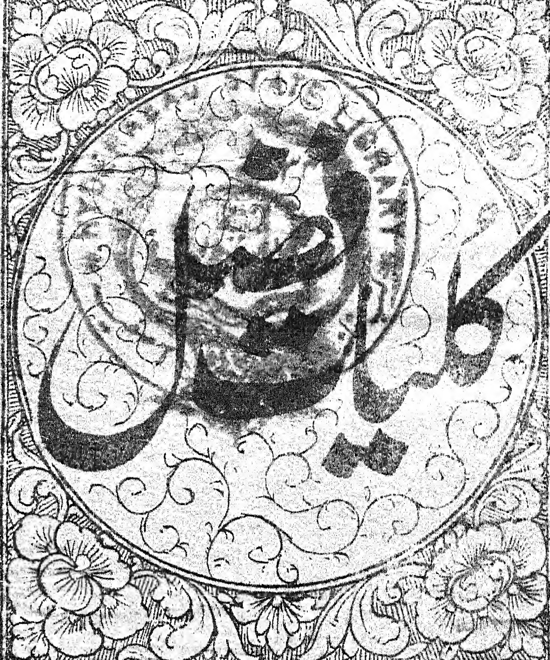
بتوفیق خدائے جہاں آفرین بفضل آفرینندۂ ماء و طین

محیط فصاحت حروف



باہتمام منشی عبدالغنی صاحب منیجر

مطبع جگت پرکاش میرٹھ رونق انطباع یافت

اول مرتبہ ۱۰۰۰ جلد

قطعہ تاریخ ریختہ کلک جواہر سلک در یکتای بحر بلاغت طوطی چمنستان فصاحت شاعر نازک خیال بلبل شیرین مقال جناب منشی عبد الحکیم صاحب محشر سالکیمہ

میرے محسن محمد افضل خان
ہیں فصیح البیان عالی شان

آج فضل جناب باری سے
ہوگئے ہیں وہ صاحب دیوان

واہ کیا ہے کلام پاکیزہ
مرحبا کسقدر ہے صاف بیان

سچ تو یہ ہے نہیں ہوئی اب تک
مثنوی ایسی ایسا ہان دیوان

مصرع ایک ایک سلک گوہر ہے
شعر اک اک ہے موتیونکی کان

کہا گئے موہنہ کی آج داغ و امیر
آپکے ہاتھ میہ رہا میدان

مومن و ذوق و آتش و ناسخ
دلسے لائی ہین آپ پر ایمان

ہے بجا گر لکھون مین ای محشر
رشک سحبان غیرت حسان

دوستونکو ہوئی خوشی حاصل
دشمنونکی خطا ہوئی اوسان

فکر تاریخ جب کیا مینے
غیب سے ہوگئے بہم سامان

منشی چرخ یون لگا کہنے
خوب ہے واہ مثنوی دیوان

قطعہ تاریخ جناب منشی عبد الغنی صاحب غنی مدرس اول مدرسہ فیض عام میرٹھ

جس سے پوچھے ہو سن دیوان افضل
ہے بحر فصاحت ہی کان بلاغت

غنی تم بھی از روی انصاف لکھدو
چھپا خوب کیا یہ محیط فصاحت

۱۳ ۵ ۱۲

یا فتاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی جب سی حامی ہی تیرا لطف و کرم میرا
بنا ہی سجدہ گاہِ آسمان نقشِ قدم میرا

بھرا از زورِ طبیعت سے ہی انداز رقم میرا
دبیر آسمان سی بھی نہ اوٹھیگا قلم میرا

فسون ہی سحر ہی جادو ہی انداز رقم میرا
صفِ اعدا کی حق مین بنگیا نیزہ قلم میرا

مین وہ ہون عاشقِ سرباز میدانِ محبت مین
کہ قیس و کوہکن آ آکے لیتے ہین قدم میرا

سحر کسطرح کرتی ای قیامت شامِ تنہائی
نہوتا گر خیال اوسکا شریکِ درد و غم میرا

ارادہ ہے مرا اقلیمِ الفت پر چڑھائی کا
ہجوم یاس و ناکامی و حرمان ہی حشم میرا

نہ لیجائی بہاکر کشتیِ تن سیلِ اشکونکی
لحاظ اتنا تو آخر چاہیے ای چشمِ نم میرا

زمینِ کربلا ہی یا تیرا کوچہ ہی ای قاتل
کہ دل جاتا ہی بیٹھا اور نہین اوٹھتا قدم میرا

میری دلکی نگینہ پر ہی نامِ مصطفےٰ کندہ
دمِ آخر نہ نکلی کیونکہ آسانی سے دم میرا

الٰہی قامتِ موزون کا کسکی وصف لکھنے کو
قلم آیا ہی ہوکر شاخِ طوبیٰ سے قلم میرا

جگہ دیتے ہین دل مین اہل معنی میرے مضمونکو
خدا کی فضل سے افضل ہے وہ طرز رقم میرا

دیگر غزل

وصف کیا ہمسے ہوای معنی کامل تیرا
مدح خوان سورۂ یٰسین و مزمل تیرا

توہی وہ نامِ خدا نامِ خدا مین شاہا
نام خود ذاتِ خدا نے کیا شامل تیرا

قمریان کرتی ہین شمشاد سی تعریف تیری
تذکرہ پہولون سے کرتے ہین عنادل تیرا

شب معراج مین تہا غلغلۂ صلی علیٰ
وصف کرتے تھے شہا عرش کی حامل تیرا

حسن مین تجکو کیا خالقِ یکتا نے وحید
تجہسے سایہ بہی نہوتا تہا مقابل تیرا

سرنگون کفر ہوا شوکتِ اسلام بڑہی
دین سرافراز ہے ای سید کامل تیرا

آپکو آپ پہ کسطرح نہ قربان کرون
مین ترا جان تری جسم ترا دل تیرا

جہوم کر کہتے تہے فردوس مین حور و غلمان
حسن کیا حسن ہی ای پاک شمایل تیرا

حسب منشا تیری مولا نہ ہوا کوئی بہی کام
قرب پہر کیسے یہ بندہ کرے حاصل تیرا

زلف واللیل تو ہین عارضِ روشن والشمس
رخِ تابندہ ہے رشکِ مہِ کامل تیرا

دفتر قربِ الہی مین تو ہے سر دفتر
حکم لاتے ہین بجا افضل و فاضل تیرا

دیگر غزل

ہر نفس ہے لبِ خاموش پہ چرچا تیرا
دل مین پنہان ہی میری شوق تماشا تیرا

کیون نہ ہو مردمِ دنیا سے کنارا مجکو
ہے مرے دیدۂ گریان مین اوجالا تیرا

تیرا وہ رتبہ ہے ای ناسخ انجیل و زبور
آجتک بہرتے ہین دم خضر و مسیحا تیرا

چشمۂ چشم سے گویا کہ رواں ہیں آنسو
دل سے مٹتا ہی نہیں نقش تمنا تیرا

روز و شب رہتا ہی دلمیں تری گیسو کا خیال
سود کو نین ہے ہو جائی جو سودا تیرا

کچھ دو عالم سے نہ مطلب نہ غرض ہے انکو
جو کہ دارین میں رکھتے ہیں وسیلہ تیرا

ورد ہی شام و سحر نام کا تیرے مجکو
ہر زبانِ سر مو پڑھتی ہے کلما تیرا

طور پر حضرتِ موسیٰ کو نہ تھی تابِ جمال
بنگیا برقِ طپاں شوقِ تماشا تیرا

نگہتِ گل کی روش ہند سی اونکر جاؤں
باغ یثرب سے گر آئی کوئی جھونکا تیرا

غش ہو طاری نہ پریشان نظری پھر نہ رہے
پردہ اوٹھہ جاے کہیں برقِ تجلی تیرا

طلبِ دید میں پتھرا گئیں آنکھیں افسوس
دیکھتے جلوہ کہیں صورتِ موسیٰ تیرا

دل اگر خانۂ حق ہے تو کبھی تو بھی تو آ
یا نبی دیکھتے ہیں دیر سے رستا تیرا

کاش وہ دن ہو کہ افضل صفتِ حلقۂ در
دیدۂ شوق سے تکتا رہے روضہ تیرا

دیگر غزل

چشم انجم بند تھی سر چرخ کا چکر میں تھا
جلوۂ حق پردۂ چشم دلِ مضطر میں تھا

خوف روزِ حشر کا ناحق دل مضطر میں تھا
دست امید جہاں دامانِ پیغمبر میں تھا

کیا کہیں وہ ران طالع کا اثر کیا سر میں تھا
گاہ چکر سر میں تھا اور گاہ سر چکر میں تھا

سرو بستانی جسے کہتے ہیں کیسی تھے کہڑے
وہ چلن وہ اوج نخلِ قامتِ دلبر میں تھا

برق تڑپی رعد چلایا اوڑا ابر سیاہ
زور کیا ای گریۂ غم تیری شور و شر میں تھا

پہری موج طبع کی لہرین جناں میں دیکھکر
شوق سے پانی دہان چشمۂ کوثر میں تھا

چھوڑ دیتے واعظا سنگِ درِ جاناں کو کیوں
تولنا ایمان کا ہمکو اسی پتھر مین تھا

آتشِ ہجرانِ میرے سینہ مین تھی کیا شعلہ زن
گویا انگارا کوئی دہکا ہوا مجمر مین تھا

ایک عالم کو مسخر کر لیا او فتنہ گر
کیا عمل تسخیر کا چشمِ ستم پرور مین تھا

خاک مدفن کی میری عرشِ معلے تک اوٹھی
معجزہ اک یہ تو ادنی سا تیری ٹھوکر مین تھا

اک قیامت تھی سو قربان قدِ دلبر پہ ہوئی
اور کیا ای شیخ رکھا دامنِ محشر مین تھا

گر سمہ ہیم مین بتا دو یا ہوا دلکا جہان
نوح کا طوفانِ پنہان میری چشمِ تر مین تھا

اور بھی فسادِ سودای جنون دونا ہوا
زہر کا چھینٹا ستمگر کیا تیری نشتر مین تھا

پی گئی اپنی رگِ گردن مزہ لی لیکے گھونٹ
کس بلا کا ذائقہ آبِ دمِ خنجر مین تھا

نقشِ تسخیرِ بتان آیا نہ افضل کوئی ہاتھ
نقش جب سچ مچ کوئی پوچھی تو سیم و زر مین تھا

دیگر غزل

پرتو تیری جلوہ کا ہر ایک سو نظر آیا
کاشانۂ دل مین بھی ہمین تو نظر آیا

آئینہ صفت رہگئے موںہہ دیکھکے حیران
اوس شوخ کی آنکھوں مین وہ جادو نظر آیا

رم خوردہ صحرای جنون ہی میری وحشت
جسدن سے نہ وہ غیرتِ آہو نظر آیا

دو جلوونکی طلعت ہی چلو دیکھنے والو
یعنے وہ مہِ عید لبِ جو نظر آیا

کسطرح لکھون وصف ہی اُس مہِ نو کا
شاہین خرد سوختہ بازو نظر آیا

بیٹھے ہین اس اُمید پہ ای حضرتِ دل ہم
پہیر ینگے اونہین جب کوئی پہلو نظر آیا

افضل تیری اشعار مین کیا آب ہی اللہ
ہر شعر ہمین روکشِ لولو نظر آیا

دیگر غزل

کبھی بنکر کبھی تنکر کبھی ہنسکر مارا
ہر طرح کشتۂ الفت کو ستمگر مارا

گرم جوشی سے مجھے یار نے خنجر مارا
سانس کس بات پہ ٹھنڈا دل مضطر مارا

بحر الفت کا کنارا نہ کبھی ہاتھ آیا
شکل گرداب بہت اشک نی چکر مارا

آپ کی ناوک مژگان کی نہین کوئی خطا
تیر نالے نے مری میری جگر پر مارا

موںہہ لگانے کی نہین یار کی رفتار کبھی
فتنۂ حشر عبث پہرتا ہی ٹھوکر مارا

قیس و فرہاد مقابل نہ ہوا کوئی کبھی
ہمنے خم معرکۂ عشق مین اکثر مارا

انکو محفل مین کبھی بیٹھ کی کچھ لیتا کچھ
درد بیتابی دل نے مجھی اوٹھکر مارا

جان نکلی نہ کسی طرح گران جانو کی
ملک الموت نی گولا کہہ طرح سر مارا

بال بیکا نہ ہوا فضل خدا سے قتل
زلف دلدار نے پھندا مجھی اکثر مارا

دیگر غزل

سر جدا تن سے میرا ای تیغ بران کردیا
بوجھ اوتارا دوش سی یہ تونے احسان کردیا

یاد لب نی پر نمک کیا شور افغان کردیا
ہر دہان زخم کو گویا نمکدان کردیا

غیر نی برہم سر گیسوی پیچان کردیا
یا مری قسمت کی اولجہن نی پریشان کردیا

کسنے چھیڑا کسنے چھیڑا تجکو اید ست جنون
تونے پرزے پرزے کیون میرا گریبان کردیا

وہ اگر بر مین نہین ارمان تو ہی اس شوخ کا
عشق نے آباد گھر مین کوئی مہمان کردیا

ایک مدت سی دل مردہ مین تھا ارمان کی نعش
آنکر پہلو مین زندہ تنے ای جان کردیا

درد کہتا تھا کہ پہلو میں مرے پل بھر میں غم تھا / دلکو نظروں ہی میں غائب چشم فتان کردیا

زلزلہ کی لہر ہی موج خرام فتنہ گر / بید کی صورت ثبات دلکو لرزان کردیا

بل بہت کرتی تھی مجبور دل کے مثل مار زلف / ہمنے موہنہ کالا اترا ای شام ہجران کردیا

آتش فرقت نہ تھی کم باغ ابراہیم سے / سینہ داغوں نے مرا رشک گلستان کردیا

تیری مضمون ہین رنگین افضل شیرین بیان / جسکی شوخی نے خجل لعل بدخشان کردیا

دیگر غزل

جہان مین جلوہ آرا کیون نہ ہو طرز رقم میرا / نہین کچھ مطلع خورشید سی مطلع ہی کم میرا

یہان تک داغ کہائی ہین ستمگر تیری فرقت مین / کہ سینہ بنگیا ہی قالب نقش درم میرا

ہزارون آرزو ارمان لاکھون سیکڑون حسرت / ہے پھر دمبدم کس کسکا ہمدم ایکدم میرا

اگر لایا ذرا بھی پیر گردون بل جوانو سے / ابھی سے ہی نہ دونگا گر ہی باقی دم مین دم میرا

عنایت سی تری رہتا ہی ہر دم جشن جمشیدی / نہین ہی تبہ شہا اسکندر و دارا سے کم میرا

بجہائی تشنگی خون رگ گردن کی شربت سے / بھری دم کیون نہ قاتل تیری شمشیر دو دم میرا

یہ کسکی نرگس آنکھونکا ہین بیمار ہوا یارب / کہ آنکھونسے نکلتا ہی مری رگ رگ کی دم میرا

شرف بخشا ہی افضل مری مضمونکو خالق نے / زبان پر ہی سخن سنجونکی اوصاف رقم میرا

دیگر غزل

نہ ہو بے خطا دیکھہ دشمن کسیکا / نہ لے صبر الشوخ پر فن کسیکا

ہے رشک قمر روے روشن کسیکا / بلندی پہ ہے اوج جوبن کسیکا

ذرا ای صبا ہوشیاری سی چلنا
زمین سے نہ چھو جای دامن کسیکا

کسی نے طلائی ہے زنجیر پہنی
گلوگیر ہے طوق آہن کسیکا

سنبھالو کہین اپنی زلف پریشان
کہ دل ڈس رہی ہے یہ ناگن کسیکا

شہیدان غم ہاتھ خالی چلے ہین
قیامت مین پکڑین گے دامن کسیکا

عبث اوسکو دل آپ دیتے ہین فضل
ہوا ہے نہ ہوگا وہ پرفن کسیکا

دیگر غزل

کوئی دم بھر مین فرہاد اور کوئی مجنون بنا دینا
یہ کیا انداز شوخی ہے کہ بن بنکر مٹا دینا

دکھا کر نرگسین انکھین کبھی بیخود بنا دینا
کبھی مست ستم سی چٹکیان لیکر جگا دینا

مصیبت کچھ نکچھ ہی آج تجھپر پردۂ گریان
تیری عادت نہین ہے بےسبب آنسو بہا دینا

الہی کیا کرون جاتا ہی دل سوی بت کافر
یہ گہر تیرا ہی تو ہی اسکو آفت سی بچا دینا

زمین پر جا بجا گرد خرام ناز بیٹھی ہی
گرا اوٹھی فتنۂ محشر تو مٹی مین دبا دینا

رسائی کر نہ کرتی اوسکا ناوک لی اوڑا اوسکو
نئی پہلو سی آتا ہی ادسی ملکر دغا دینا

جلے جاتے ہین سوز عشق سی جان و جگر ہی ہے
یہ تیرا اسکرا دینا ہے یا بجلی گرا دینا

نہ آیا او کچھ ظالم تجھے آیا تو یہ آیا
دل بیکس مٹا دینا جلا دینا اوڑا دینا

کبھی او وستم ہی اس بت قاتل کی کوچہ مین
کسیکا خون بہا لینا کسیکا خون بہا دینا

نہ ہوئیگی کبھی اختر شماری شام ہجرانکی
رہیگا یاد ای گردون ترا آنکھین دکھا دینا

کسی مشتاق تیغ ناز کو گر سر بکف دیکھو
تو غمزہ سی اجازت لیکی ابرو کو ہلا دینا

حکایت طول ہی غمکی بڑی ہے داستان صاحب	کوئی آسان نہیں ہے حال دل اپنا سنا دینا
دلِ مظلوم کو آویزۂ گوش سخن کرنا	غزل افضل کی بزم اہل معنی مین سنا دینا

دیگر غزل

گیسوؤن کا فقط بہانہ ہوا	شانہ چہوٹے ہی درد شانہ ہوا
گو وہ بن ٹہنکے ہو گئے تصویر	غیر مٹ مٹکے نقش پا نہ ہوا
کبریائی پہ حرف آجاتا	شکر ہے بت ہوا خدا نہ ہوا
تیغ تولی نہ تہی کہو کسدن	خون مرا کب تمہین روا نہ ہوا
شب وصل اونسی ہو گئی ان بن	ہو کے سرسبز مدعا نہ ہوا
میری خون سی تمہاری ہاتہہ ہین سرخ	رنگ مہندیکا کیا ہوا نہ ہوا
آپ خنجر مین وہ مزہ تہا کہ مین	زخم کہا کہا کے بے مزا نہ ہوا
تہی شہادت قوی مگر قاتل	تیرے ہاتہون سے فیصلہ نہ ہوا
کب قیامت اوٹہی نہ قامت سے	فتنۂ حشر کب بپا نہ ہوا
بن سنور کر تو اور ہو گئے غضب	سادہ پن ہی سے کیا نہ ہوا
لب بلب ہو کے یون لگی کہنے	اب بہی کیا پورا مدعا نہ ہوا
چل کہ خنجر سبہال کر افضل	سوی مقتل وہ بت روانہ ہوا

دیگر غزل

جسجگہ ذکر جناب شہ ذیشان ہوگا	اوس زمین پر سر افلاک بہی قربان ہوگا

بندۂ درگہہ سرور جو مسلمان ہوگا
تو گدائی مین وہی تخت سلیمان ہوگا

بن زیارت نہ کبھی چارۂ عصیان ہوگا
ہان اسی خاکِ شفا سی مرا درمان ہوگا

ہائی جس دل مین نہین حبِ شہنشاہِ عرب
روزِ محشر وہ پشیمان سا پشیمان ہوگا

مصحفِ رخ تیرا ای باعثِ ایجادِ جہان
یاد ہی جسکو وہی حافظِ قرآن ہوگا

گنجِ دل سی غمِ شہ مین کوئی نالہ نکلا
تو کلیدِ درِ کاشانۂ رضوان ہوگا

تجھسے جسطرح ہی روی نبی دکھلادے
ای مقدر میری سر پر تیرا احسان ہوگا

گر گئی چاہ مین خود حضرتِ یوسف کبھی
تمنے دیکھا کہین وہ چاہِ زنخدان ہوگا

انکھہ اوٹھا کر نہ کبھی لعل و گہر کو دیکھے
جو تمہاری لب و دندان کا ثنا خوان ہوگا

جسکی فرقت مین سہی آجتک اندوہ و الم
ایخدا اب وہ میری حال کا پرسان ہوگا

وہ جو ہین رہروِ گلزارِ مدینہ انکی
راہ تکتا ہوا فردوس مین رضوان ہوگا

داغِ عشقِ شہِ ذیشان سے ہی سینہ گلزار
اس سی بڑہکر کوئی کیا اور گلستان ہوگا

عنبرین زلفِ پیمبر کا ہون مین سودائی
حشر تک پاؤن مین یہ سلسلہ جنبان ہوگا

ہے فضیلت تیری اشعار مین فضل کیسی
آفرین گو تیرا ہر ایک سخندان ہوگا

حال کچھہ خوب نہین اونکو سنانا دلکا
کم نہین شورِ قیامت سے فسانہ دلکا

ایک یہ دن ہی کہ جسے بتانے پامال
ایک وہ دن تہا کہ طالب تہا زمانہ دلکا

جانئے اور کہین دیکھئے الفت کے مزے
ہم نہین جانتے کیا شے ہے لگانا دلکا

شوق سے کیجے ہاتونکو حنا سے رنگین ‏— خون ہی منظور ہے سرِ دست بہانا دلکا

خرمنِ حسن پہ آخر کو گراوی بجلی ‏— ہم نہ کہتے ہے جلائیگا جلانا دلکا

دیدیا مفت مین اوس شوخ کو ملتی ہی نظر ‏— ہمنے کچھ مرتبہ افسوس نجانا دلکا

آج اوس در پہ بپا شور قیامت ہوگا ‏— آمد حشر کے ہمراہ ہی آنا دلکا

یہی بیباک کئے دشمن ہی تو ہم بہی اک روز ‏— سیکہ لینگے تیری نظروں سے ملانا دلکا

اپنی قسمت ہی نہین ہمین کسیکی تقصیر ‏— اک تمہین کیا ہو کہ دشمن نے مانا دلکا

سنکے شکوہ میری وہ قہر و غضب سے بولے ‏— کس سے کہتے ہو ستانا نہ ستانا دلکا

ہجر مین ہوئی فلک بیکسی عشق نہ پوچہ ‏— یاد ہے بہر دعا ہاتہ اوٹہانا دلکا

شب ہجران میری نالوںنے قیامت ہوگی ‏— اک زمانے کو ستائیگا ستانا دلکا

دیکہئے جذبۂ الفت کا اثر اے افضل
آج اونکی بہی زبان پر ہے فسانا دلکا

نجد مین قیس کے ٹہوکر جو لگی دل ٹوٹا ‏— نہ کوئی بندِ سرا پردہ محمل ٹوٹا

کہا کے خنجر جو زمین پر سرِ بسمل ٹوٹا ‏— نمکین دیکھ کے خون خنجر قاتل ٹوٹا

کسکو درکار ہے ٹوٹے ہوئی دلکا مرہم ‏— ظاہرا حال رکہا کرتے ہین کامل ٹوٹا

دل مین غنچہ نکی ہوئی آہ رسا سے تاثیر ‏— زور فریاد سے بازوی عنادل ٹوٹا

وای قسمت کہ ہوئے غیر تو پیکر مسرور ‏— اپنی تقدیر سے ساغر سرِ محفل ٹوٹا

عشق نی پاؤن جو پہیلای بیابانِ ندان ‏— ہاتہ رکہتے ہی میری تارِ سلاسل ٹوٹا

چہوٹ چلتی ہی تیری کوچہ مین کب چلتی ہین لوگ
کہ لگی اور کہی ٹہوکر تو میرا دل ٹوٹا

زر جان نقد سیمین پہ دولت مین پیش کرین
جو ڑدی دل جو کوئی حور شمایل ٹوٹا

آس کس طرح نہ قفل دم بسمل ٹوٹے
سخت جانی سے دم خنجر قاتل ٹوٹا

ہند سے جانب یثرب مجہی چلنے ندیا
اہی فلک کیون مرا ارمان نکلنے ندیا

کثرت شرم معاصی سی یہ افتاد پڑی
کہ مجہے بار ندامت نے سبہلنے ندیا

منزل راہ شریعت ہہی اگرچہ نازک
پر سہارے نے تیرے ہمکو پہسلنے ندیا

مرتے دم ہی تیری دیدار سی ہوتے شادان
اتنا وقفہ بہی تو بیداد اجلنے ندیا

لے چلین چل تجہے یثرب ہی کہتی تہی دلا
ہاے کم بخت کبہی ہند سے ٹلنے ندیا

تہا مین عصیان کی سبب آگ مین جلنی کی لئی
لیکن ابر کرم عز و جل نے ندیا

نزع کے وقت تیری دید کا تہا بسکہ خیال
آنکہہ سے نور بصارت کو نکلنے ندیا

واسطہ دیکے تیرا مانگتے جو کچہہ ملتا
ہاے افسوس کہ قسمت نے مچلنے ندیا

نخل تن سارا گیا سوکہہ غم ہجران مین
بخت خفتہ نے مجہے پہولنے پہلنے ندیا

رنگ یکرنگی عشق شہ دین تہا مقصود
اسلئے رنگ رخ شوق بدلنے ندیا

کیا کیا جوشش اشک غم ہجران تو نے
آتش عشق نبی مین مجہے جلنے ندیا

بہ گئے خون تمنا کے ہزارون قطرے
دل سے دریا تیری الفت کا ابلنے ندیا

کشتگان رہ مولا نے بجہائین پیاسین
آب شمشیر کو شہ رگ سے اچہلنے ندیا

لیکے ہم حسرت دیدار بھی ساتھہ چلے　　اے اجل جان دی پر اسکو نکلنے ندیا

تیرے قربان ترے صدقے نہو کیونکر افضل
تو نے ایکدم کفِ افسوس کو ملنے ندیا

لگاکے ماتھے پہ تمنے قشقہ اوڑہا ہے وہ بہین کا حنا کا
ملاکے آنکھونسے تمنے آنکھین بنایا تو وہ ہے ہین قضا کا

نہین ہمین پر کچھہ آئی آفت کہ ہین سبھی بندۂ نزاکت
بتونکی جب سے ہوئی حکومت جہانسے خوف اٹھگیا خدا کا

برا نہ مانو سمجھہ ہی جاؤ کرو نہ پامال شوخیون سے
ذرا تو چشمِ ادب سے دیکھو کہ دل مرا گھر ہے کبریا کا

کسیکے چتون مین ہے شرارت کسیکی آنکھو نمین ہے مروت
کسیکی مہر و وفا کی عادت کسیکا انداز ہے جفا کا

ملو تو دل صاف کرکے ملنا زمانہ سازی مین کیا کہا ہے
کہ مہ جبینونکی دوستی مین جو ہے تو اک داغ ہے دغا کا

طواف کعبہ کو ترک کرکے گیا ہے کیون بتکدے کی جانب
کیا ہے جسنے بتونکو سجدہ تو کیا وہ بندہ نہین خدا کا

وہ میرے پہلو سے دل اوڑاکر یہہ کہتے ہین مجھسے مسکراکر
بلا تو لے اسکو ہاتھہ اوٹھا کر اثر تو دیکھین تیری دعا کا

جلوگے سوزِ الم سے فضلؔ صنا دیئے ہین ہم مقرر
کر دوستی ایسے بیوفا سے ازل سے دشمن ہے جو وفا کا

دیگر غزل

تیری یادگاری نے مہ لقا میرے دل سے سبکو بہلا دیا
تیری برقِ ہجر نے مصطفےٰ جلے دل کو اور جلا دیا
پھرا خاک چھانتا دربدر جسے در کا وحشی بنا دیا
ہوا اپنی ہستی سے بے خبر تونے جلوہ جسکو دکھا دیا
ہوا پارہ پارہ جگر مرا غمِ ہجر سے شہ دوسرا
کہ ہے زندگی بھی تو بے مزہ تیرے عشق نے یہ زا دیا
تھی یہ آرزو شبِ شوق مین کہ نبی سے غمکا بیان کرون
مجھے بختِ خفتہ نے اوس گھڑی بھی تھپک تھپک کے سلا دیا
رخِ پاک شاہ جو دیکھتا سدا رہتا چین سے دل مرا
کبھی تو نے میری نہ ایخدا گلِ آرزو کو کھلا دیا
ترا مثل سب سے نہ عدیل ہے تو حبیب ربِ جلیل ہے
ترا دین سب سے جمیل ہے تو نے نام کفر مٹا دیا
ترا نور پاتا ہون سو بسو تجھے دیکھتا ہون مین کو بکو
مرے دلکا شغل ہے تو ہی تو یہ سبق عجیب پڑھا دیا

میں فدا ہوں تیرے ہی نور پر میں فدا ہوں تیری ہی نور پر
مرا کام کچھ نہیں طور پر مجھے تو نے جلوہ دکھا دیا

تپ ہجر سے تھا جگر جو شق بس اب وہ میں عیش کی ہے رمق
تیرے سوز حسن نے نور حق مرے کشت غم کو جلا دیا

کبھی آستان نہ دکھا دیا کبھی ہند سے نہ بلا لیا
مجھے تو نے جام جمال کا کوئی جرعہ بھی نہ پلا دیا

تیرا نام آیا زبان پہ جب وہیں ملگئے مرے لب سے لب
مجھے ذائقہ وہ ملا عجب کہ کسی نے شہد چکھا دیا

ہوا اسکو چھوڑ کے گدا تھا تیرے در کا افضل بینوا
کہیں کر تو پھر خدا دعا کہ فلک نے اوسکو مٹا دیا

دیگر غزل

دل تنگ پھر مبتلا ہے کسیکا ۔ سر زلف دام بلا ہے کسیکا
نہیں وہ سی لب لعل پر سرخئ پان ۔ جگر ہو کے خون جم رہا ہے کسیکا
گنہگار گیسو ہیں اپنی خطا سے ۔ اجل بنکے پھندا پڑا ہے کسیکا
سر بندگی کیوں جھکاتے ہیں بندے ۔ بت بیوفا تو خدا ہے کسیکا
کھٹکتا ہے ہر دم سر نوک مژگان ۔ کلیجے میں کانٹا لگا ہے کسیکا
اسیر بتان آپ سے ہم ہوئے ہیں ۔ دل مضطرب کیا گلہ ہے کسیکا

محبت مین بھی ہے نصیب اپنا اپنا — چلن یا جفا یا وفا ہے کسیکا
دل آئینہ آب سے ہے ہمین نقشہ — کہچا ہے کسیکا ہٹا ہے کسیکا
سنائے اونہین لاکہہ فقرے بناکر — نہ سمجھے وہ کیا مدعا ہے کسیکا
بگڑ کر وہ کہنے لگے وصل کی شب — کسی شخص پر زور کیا ہے کسیکا
مقدر سے اک بوسہ ہاتھہ آگیا تہا — نہین اور کچھہ پان لیا ہے کسیکا

رکھین خاک کیا اس سے امید وصل
کوئی مہ جبین کب ہوا ہے کسیکا

ای مسیحا مجھے دم دیکے نہ ٹالا ہوتا — اپنے بیمار محبت کو سنبھالا ہوتا
وجہ محرومی دیدار کو ٹالا ہوتا — مونہہ کبھی پردہ پنہان سے نکالا ہوتا
حوصلہ دلکا سبھی آج نکالا ہوتا — تیر کے ساتھہ ہی بھالا بھی سنبھالا ہوتا
کوئی پہندا دل ناشاد پہ ڈالا ہوتا — چاہ سے یوسف بیکس کو نکالا ہوتا
گر نہ آتی میری ظلمت کدہ خاص مین تو — مونہہ شب ہجر کا کسطرح سے کالا ہوتا
برہمن پوجتے بت سیکڑون سجدے کرتے — ہڈیونکی تیرا اہمبار جو مالا ہوتا
دم کشتن کسی محرور کا پیتی جو لہو — لب شمشیر ستمگار پہ چھالا ہوتا
کوئی قصہ مرا کہہ سنکے کبھی طے کرتے — کوئی مقصد مراحل پھر کے نکالا ہوتا
گرد پیشانی کی زلفونکے بٹھاتے بچھو — آستین مین کوئی سانپ آپنے پالا ہوتا
نار دوزخ کو بجھاتا مری آہونکا دھوان — شورش حشر سے لڑتا مرا نالا ہوتا

یوہی نخوت جو تیرے دلمین ہوتی کافر
ہر گہڑی ایک نیا چاہنے والا ہوتا

تجکو سلطان حسینان جہان سب کہتے
تیرا انداز زمانہ سے نرالا ہوتا

شب ہجران مین جو ہم دردکے نالے کرتے
تہہ و بالا ابہی یہہ عالم بالا ہوتا

اختر سعد تیری کان کے گوہر ہوتے
شرف نیر اعظم تیرا بالا ہوتا

دل مین رہجائے نہ ارمان وصال او کافر
شکم حوت سے یونس کو نکالا ہوتا

اک نظر بہی جو دکہاتے رخ روشن مجہے
دلمین ٹہنڈک میری آنکہوںمین اوجالا ہوتا

دل نہ دیتے بت کافر کو اگر ہم افضل
نہ یہہ آہین نہ یہہ شیون نہ یہہ نالا ہوتا

خون کرتا ہے دل کلی کلی کا
ہنس ہنس کے وہ دیکہنا کسیکا

رونا ہے ہمین تیری ہنسی کا
انجام برا ہے دل لگی کا

نظرون مین سما گئی وہ صورت
موتہہ دیکہتے کس طرح پری کا

چلتی ہوئی رکہی ہے گلے پر
بنوائے موتہہ ذرا چہری کا

اوس در پہ بہٹہا دیا بصد شوق
ممنون ہون اپنی لاغری کا

تمسے بہی زیادہ خودنما ہے
آئینہ تمہاری آرسی کا

مرنا ہے عبث دل تیرے در پر
منشا ہے یہ اپنی زندگی کا

اللہ کی شان ان بتون کو
دعوا ہے خدا سے ہمسری کا

قسمت مین نہ تہا شہید ہونا
شکوہ نہین دست نازکی کا

نظرون سے کسیکے گر گئے آپ
بد نام ہے نام لاغری کا

یہہ ہیچ ہیہ نیرنگی یہ اوچہاؤ
شب ہے گیسو ہے یا کسیکا

ملتے ہو کلیجہ چٹکیو نسے
کرتے ہو بہانہ گد گدی کا

آیا نہ جواب کچھہ شب وصل
موہنہ دیکھتے رہگئے کسیکا

اُردو بھی جو لکھہ سکین نہ افضل
دعوا او نہین نظم فارسی کا

دیکھہ تو او ستمگر ابھی کیا کیا ہوگا
خونِ مقتول کا سر پر تیری گویا ہوگا

لبِ رنگین کو نہ دو لعل سے اونکی تشبیہ
بیگنہ حضرتِ دل خونِ مسیحا ہوگا

خاک ہم نذر کرینگے دلِ سوزانکی ضرور
گر او نہین مدنظر طور کا سر یا ہوگا

دلِ ناداں کو مرے ہاتھو نمین کہنا ہر دم
کہ یہہ تڑپیگا تو عالم تہہ وبالا ہوگا

اک ذرا سی مری فریاد مین بے چین ہوے
دیکھیئے گا ابھی الفت ہی تو کیا کیا ہوگا

دلِ مضطر کو نہ دو شیشے سے نسبت
کہ یہ ٹوٹا تو ابھی خون ہمارا ہوگا

یہی اللہ سے کرتا ہون دعا مین شب و روز
کہ مین جسکا ہوا وہ بھی کبھی میرا ہوگا

میری رونے پہ عبث ہنستے ہو تم اے صاحب
اب سے جو رنگ ہمارا ہے تمہارا ہوگا

دل اگر دیتے ہو افضل تو سمجھکر دینا
ہمکو معلوم ہے جو اسکا نتیجہ ہوگا

کوئی جانا نمین عجب طرحکا سامان دیکھا
کوئی بیخود کوئی بیدم کوئی بیجان دیکھا

ساقیا ہوگئے کیا شیشہ و ساغر خالی — آج ہمنے ترے میخانہ کو ویران دیکھا

چشم بد دور نہ ہو جائے نظر غیرونکی — ہمنے پڑھ پڑھکے دعائین رخِ تابان دیکھا

خون ہو ہوکے بہے لخت جگر آنکھون سے — دلمین اوترا ہوا جب آپکا ارمان دیکھا

ہم یہ سمجھے کہ چمکتی ہے گھٹامین بجلی — تہہ گیسو جو کسیکا رخِ تابان دیکھا

سر مرا کاٹ کے مقتل مین لگے وہ کہنے — کشتۂ ناز تڑپتا ہے یہان ہان دیکھا

ایک ہی چشم نمائی مین گرے غش کھاکر — تمنے کیا طور پہ ای موسئ عمران دیکھا

حلق تشنہ مرا سیراب ہے موجِ تیغ تیری — چشمۂ فیض تجھے خنجر بران دیکھا

تیرے دامن کو کہین گرمئ خون پھونک نہ دے — دم خون ریز تری تیغ کو عریان دیکھا

حسرتین سیکڑون یان دفن ہین اے گور و کفن — ہمنے پہلو مین نیا گنج شہیدان دیکھا

ڈر ہمین تھا کہ نہو دیدۂ مردم کی نظر — آنکھ بھر کر نہ تجھے آفتِ دوران دیکھا

ہے کلیجہ مین نہان اوس کمر نازک کا دہیان — مو عقیق جگر ہمین یہہ نمایان دیکھا

کسکی ہے حسرتِ عارض تری دل مین افضل
کہ تجھے صورتِ آئینہ حیران دیکھا

دلِ تنا لان سے ہے اور زلف دوتا سے جھگڑا — یا کسی عاملِ کامل کا بلا سے جھگڑا

ہم بھی کیا سادے ہین الجھتے ہین بہر — مول لیتے ہین کسی شوخ ادا سے جھگڑا

رہین فردائے قیامت بھی یہی دل لگیان — طے ہو تو نکا نہو ای کاش خدا سے جھگڑا

شبِ ہجران بھی ٹہی گیسوئے جانان ہی سے — لو تماشا ہے بلا کا ہے بلا سے جھگڑا

بعد مردن بھی مقدر سے سگِ جانانکا — ہڈیون پر میری ہوتا ہی ہما سے جھگڑا

جیکیا مین وہی جیسے سر بالین دمِ نزع — رہا تا دیر ادا اور قضا سے جھگڑا

دل نے ہر قیدِ تعلق سی رہائی پائی — رہ چکا پر سرِ گیسوے دوتا سے جھگڑا

اپنے مقتول کا خون شوق سی ہاتھونکو ملو — ہاتھا پائی ہوکر ہو دزدِ حنا سے جھگڑا

کوئی جانان نہ سہی وادیِ وحشت ہی سہی — اے میری خاک نکر بادِ صبا سے جھگڑا

قتل کرنے کو میرے تیغ ستم لے آؤ — آج مٹ جائے ہمارا بھی بلا سے جھگڑا

چھیڑنا اوس بت کافر کو نہ تم اے فضل
مفت بڑھ جائے نہ وحشت کا حیا سے جھگڑا

دیکھنا سوزِ دروں عیسیٰ دوران دیکھنا — ہے کوئی دم کا یہ دم سینہ مین مہمان دیکھنا

میری قسمت کیطرح بگڑی ہین وہ اغیار سے — بنگیا کام آج اے حال پریشان دیکھنا

کسقدر سوزِ تپ فرقت سی جلتا ہی جگر — ہاتھ سینہ پر ذرا رکھکر مری جان دیکھنا

بیٹھے بیٹھے صبح سے شام آگئی اے دل اٹھو — آج قسمت مین نہین دیدار جانان دیکھنا

سوزِ غم جوش تپش شور و فغان آہ و بکا — حضرتِ عشق آتے ہین کس دہوم سے ہان دیکھنا

کفر جب کعبہ مین پہیلا شوکتِ دین پھر کہان — کیطرح بکھری ہے رخ پر زلف پیچان دیکھنا

غیرتِ یوسف تجھے اب ہم نہ دیکھینگے کبھی — ہمکو راس آیا نہ تیرا روی تابان دیکھنا

قول پر ثابت ہین ہم جان و جگر لیجے — پر ہمین یہی ہے تمہارا عہد و پیمان دیکھنا

عاشقونکو فائدہ دیتا نہین اظہار شوق — دیکھنا اونکو نہ ہر دم چشم گریان دیکھنا

حضرتِ یوسف نہ کیون تہے زلیخا کے اسیر — لوحِ قسمت مین لکھا تہا کنج زندان دیکھنا

دیکھیے آتے ہین دل پکڑے ہوے ہاتہو نسے وہ
کام فضل کر گیا اپنا پریشان دیکھنا

کر گیا کام زمین لرزہ بسمل کیسا — دل لگا کانپنے تہر تہر ترا قاتل کیسا

دور بیٹہا ہوا دیکھا کیا قاتل کیسا — تہہِ شمشیر تڑپتا رہا بسمل کیسا

وہ لگائے رہے تھم تھم کے گلے پر چرکے — تہہِ شمشیر تڑپتا رہا بسمل کیسا

دم کشتن جو گری تیغ دودم ہاتہہ سے چھوٹ — دیکھتا رہگیا مین جانبِ قاتل کیسا

تو کہین ہو بہی خریدار ہمارا ظالم — جان و ایمان لئے پہرتے ہین ہم دل کیسا

تیرہ بختی نے مری رنگ جمایا ہی کہین — آپکے عارضِ روشن پہ یہہ ہے تل کیسا

دل کہان آئینہ آگے سے سرکتا ہی نہین — اپنی صورت پہ خود آرا ہوا مایل کیسا

اثرِ وحشتِ مجنون ہو کہ لیلا نے کہا — ساربان چاک ہے دل پردۂ محمل کیسا

میرے پہلو مین رہا یار کی زلفونکا اسیر — مجکو اے بارِ خدا تونے دیا دل کیسا

تابِ رفتار نہین پاس ہے کوئی جانان — ہاے واماندہ ہوا بر سرِ منزل کیسا

مین ازل سے ہون تری حلقۂ گیسو کا اسیر — آج یہہ میرے لئے طوق و سلاسل کیسا

خالِ عارض سے ہوئی رخکی چمک لاف زون — اوڑا کافور کو یے وانۂ فلفل کیسا

تلخئ مرگ سے واقف نہ ہوئی جانِ حزین — نیمچہ زہر بجہا تہا بتِ قاتل کیسا

شمع نے گریہ تو پروانہ نے دلسوزی کی — مجکو ظالم نے جلایا سرِ محفل کیسا

تونے مارا دمِ فریاد کسی بیکس کو
خون لگا بولنے سر پر تیری قاتل کیسا

چارہ سازونکا بیرا ہو دمِ اظہارِ جفا
منہہ مرے زخمونکا محشر مین گیا سل کیسا

بہولکر بہی نہ کبہی یاد ہم آئے افضل
ہمسے وہ آفتِ دوران ہوا غافل کیسا

ہے دلمین گذر سیدِ مکی مدنی کا
نعرہ ہے زبان پر مری اللہ غنی کا

قامت سے جگر چاک ہی سروِ چمنی کا
ہے شور گلو مین تیری غنچہ دہنی کا

کس کس کا کیا طائرِ دل صید نہ تونے
ہے کون نہ گہایل تری ناوک فگنی کا

اوس غنچہ دہن کے دُرِ دندانکی صفائی
کہلوا لی ہے کشتہ مجہے ہیرے کی کنی کا

احوال دگرگون ہی تیری سرخیٔ پان سے
یاقوت کا مرجان کا عقیق یمنی کا

پہولونسے بہی ہلکا تجہے پایا ہے شبِ وصل
اللہ رے عالم تری نازک بدنی کا

تو مجہسے چلے چال تو مین کیون نہ چلون چال
پابند ہون مین بہی تیری پیمان شکنی کا

دیکہا او بتِ سفاک میرے زخمِ جگر مین
رہجائے نہ ریزہ کوئی برچہی کی انی کا

لب چاٹتے رہجاتے ہین حاسد سرِ محفل
کیا شور ہے افضل مری شیرین سخنی کا

خانۂ اغیار مین مسند نشین تو کب نہ تہا
زینت افزائے مکانِ غیر رنگین تو کب نہ تہا

تو وہ تیرِ نگاہ سرمگین تو کب نہ تہا
کشتۂ غم ایدل اندوہگین تو کب نہ تہا

سانس ٹہنڈے کس گہڑی بہرتی نہ تہی ہم بیوفا
پہلوئے اغیار مین راحت گزین تو کب نہ تہا

در پے آزار اے جانِ حزین تو کب تھا / برسر بیداد ای نفسِ لعین تو کب نہ تھا

یہ خیالِ خام ہے میرے دلِ نافہم کا / میرا مونس مرحبا صد آفرین تو کب نہ تھا

بسملِ تیرِ نگاہِ دلبران ہم کب نہ تھے / ناوکِ انداز نظر ای نازنین تو کب نہ تھا

ہجر کی شب و لیلیٰ اور مجہہ مین تھی پردۂ دل / مین پریشان کب تھا اندوہگین تو کب تھا

خاطرِ نازک مین تیری کب تھے ہم جلوہ گر / میرے دل کی لوح پر نقشِ نگین تو کب نہ تھا

قتل پر میرے نہ کسدن تونے باندہی تھی کمر / سر بکف مین کب نہ تھا چین بر جبین تو کب نہ تھا

افعیٔ گیسو ترا تھا کب نہ ظالم نیش زن / اے بتِ مغرور مارِ آستین تو کب نہ تھا

کچھہ نئی کاوش نہین ہے عاشقِ مسکین سا تہ / بر سر پرخاش اے چرخِ برین تو کب نہ تھا

در پے آزارِ روحِ **افضل** خستہ جگر
آفتِ دل فتنۂ جانِ حزین تو کب تھا

مہندیکا ولولہ جو تیرے دل مین رہگیا / مین مر کے ای صنم مرضِ سل مین رہگیا

بوسہ کا داغ عارضِ قاتل مین رہگیا / جو عیب تھا وہی مہِ کامل مین رہگیا

مہندی لگائی غیر نے وہان اپنے ہاتھہ سے / خون ہو کی حسرتونکا یہان دل مین رہگیا

ہمت بڑی تھی ہاتھہ تھا اونچا نہ چھو سکا / مجنون تڑپ کے سایۂ محمل مین رہگیا

اے بت خدا کیواسطے اوس سے بہی گذر / کینہ ذرا سا جو وہ تیرے دل مین رہگیا

گو مین رہا رہا نہ رہا لیکن اے رقیب / افسانہ میرا یار کی محفل مین رہگیا

طے ہمنے راہِ عشق کو پوری طرح کیا / تہک تہک کی قیس پہلی ہی منزل مین رہگیا

افضل ہمارے نالہ نے سیدھا کیا بہت
بل پھر بھی گیسوے بت قاتل میں رہ گیا

ردیف بای

اختر ہمارے بخت کا کیا اوج پر ہے اب
جو مدعی تہا دیکھو وہی نامہ بر ہے اب

میرا علاج گر تمہیں مدِ نظر ہے اب
رکھدو جگر پہ ہاتھ کہ درد جگر ہے اب

تو بر سرِ قتال جو اے فتنہ گر ہے اب
کچھ یاں بھی غم نہیں کہ ہتھیلی پہ سر ہے اب

آنکھوں میں تھا کبھی کبھی تھا دل میں جلوہ گر
اے بت ترا خیال کہاں ہے کدھر ہے اب

ہے مجھکو عشق گیسو و عارض و بال جان
رونا اسی خیال کا شام و سحر ہے اب

کچھ اور پھر جا دل مضطر خدا کو مان
ظالم شب فراق کی ہوئی سحر ہے اب

دلمیں خلش جگر میں تپش جانمیں سوزشیں
سینہ فگار خشک ہیں لب چشم تر ہے اب

ہیں تجھسے ملکی اور بھی رسوائی خلق ہوں
اے شوخ اک زمانیکی مجھپر نظر ہے اب

سوتے ہیں نہ شبکو چین سے آغوش غیر میں
نالہ ہمارا بانگ خروسِ سحر ہے اب

ہو چار کی کسینے تو روکی کسینے وار
ناوک فگن کوئی کوئی سینہ سپر ہے اب

اے آرزوے وصل لئے دل میں چٹکیاں
تیرا خیال بھی مجھے آٹھوں پہر ہے اب

آغوش مدعی سے چلے آرہے ہیں آپ
دیکھا ہماری آہ میں کتنا اثر ہے اب

دلمیں مقام ہے کسی برقِ جمال کا
تارِ نفس سے دمبدم آتی خبر ہے اب

جوشِ جنونکا ناخنِ وحشت علاج ہے
نشتر سے تیرے کام نہیں چارہ گر ہے اب

افضل نہ کیون ہو عرش برین پر مرا دماغ
ہنگام خواب یار کی زانو پہ سر ہے اب

کم بخت دل مرا تیری جوبن کو ہے قریب
مجھسے بعید ہے مرے دشمن کے ہے قریب

ٹوٹے مسی ملی ہے لب لالہ رنگ پر
اک غنچۂ گل اب گل سوسن کو ہے قریب

بس نحن اقرب سی یہہ ظاہر ہی صاف صاف
ہر اک بشر کی تو رگ گردن کو ہی قریب

پھرتا ہی گرد حسن دل داغدار کیون
کیا داغ دیکھیے مہ روشن کو ہے قریب

ثابت ہوا یہہ رشتۂ زنار و سبحہ سے
کچھ واسطہ ہی شیخ و برہمن کے ہے قریب

ملتی ہین حسرتین کف افسوس دور سے
اور غیر آج اوس بت پرفن کی ہے قریب

دامن اوٹھا کے جائیگا قاتل کدہر کو تو
میرا غبار ہی تیرے دامن کو ہے قریب

اے شوق دید دیکھہ ذرا چشم غور سے
بیٹھا وہ شوخ سامنے چلمن کے ہے قریب

رہتے ہین ہمتو سایۂ جنت مین جیتے جی
مسکن ہمارا یار کے گلشن کے ہے قریب

افضل بچاؤ دلکو سر زلف یار سے
یہہ راہ گیر دیکھیے رہزن کو ہے قریب

لیچلی سینہ سے شوق رخ سرور یارب
دل ہے بے چین میرا جان ہی مضطر یارب

اپنی آنکھونکو کرون نور سے انور یارب
ہو کہین مجکو بہی دید میسر یارب

آتش ہجر نبی نے مجھے یانتک پہونکا
دل بہی پہلو مین میرے بنگیا اخگر یارب

نہ مجھے حور کی خواہش ہے نہ غلمانکی ہوس
لیگیا چھین کے دل جلوہ سرور یارب

پہر مرا عرش معلیٰ سے بہی پایا بڑہجاے
مجکو دکہلائی جو تو روضۂ اطہر یارب

داغ الفت کا میری سینہ مین روشن ہے چراغ
کام آئیگا یہی قبر کے اندر یارب

ہے یقین مجکو ملے اسکے صلہ مین جنت
مینے لکہی ہے جو یہ نعت پیمبر یارب

جز تیرے در کے کہان جاؤن امیدین لیکر
نہ پہرا بہر پیمبر مجہے در در یارب

ہے تمنا کہ قیامت مین طفیل احمد
ابر رحمت کا ہو سایہ میری سر پر یارب

نعت خوان ہون مجہے دامن رحمت مین لپیٹ
لے مجہے شعلۂ دوزخ نہ لپک کر یارب

گل رخسار پیمبر کا ہے بلبل افضل
آشیان ہو چمن خلد کے اندر یارب

ردیف التاء

مزے مین عیش مین گذری ادہر تمہاری رات
تڑپ تڑپ کے کٹی اسطرف ہماری رات

لگی نہ آنکہہ کٹی کروٹمین ساری رات
عجیب طرح کی تہی مجکو بیقراری رات

ترے فراق مین اے رشک یوسف مصری
برنگ برق تڑپتا ہون ساری ساری رات

وہ زلف کیا تہی کہ تہی اک بلاے آفت جان
کہ مثل ناگ کے ہی ڈستی دلکو ساری رات

نہ پاس تہا کوئی ہمدم نہ تہا کوئی ہمدرد
تمہاری یاد نے کی میری غمگساری رات

غلط ہے طول شب ہجر کا بیان کرنا
وصال یار کی ہے میرے حق مین بہاری رات

وہان تو وصل عدو مین پہنچ آئی تہو
یہان پہ دیدۂ تر سے ہی اشکباری رات

شب وصال کیا اس ادا نے اور بہی قتل
کہ ابتو چہوڑو خدا کے لئے ہماری رات

کیا تہا وعدہ پہ آیا نہین وہ شوخ افضل

یہہ کہئے آپ نے کسطرح سے گزاری رات

عشق روزِ ازل ہوا قسمت
بعد قالو ہوگئے ہی بلا قسمت

مجکو ہی شکل گردشِ ایام
لئے پھرتی ہے جابجا قسمت

لیکے دل میرا چار سوون پر
کہتے ہین یا نصیب یا قسمت

کہتی ہے آنسوونکی رنگینی
دیکھیے رنگ لائے کیا قسمت

مجکو تم اور تمہین رقیب ملا
تسے بہی ہے میری سوا قسمت

چھپ لین رخ وہ میری جانب سے
مین کرون عرض مدعا قسمت

آج خواب عدم مین ہے دشمن
ایکدن ٹک جاگ اوٹھی ہو کیا قسمت

در دلدار تک پہونچ جائین
کبہی تو ہو جو رہنما قسمت

کوئی جانان مین دلکے ساتھ ہی ساتھ
چلدیئے ہم بہی کہہ کے یا قسمت

گیسو و خال سے ہی عشق افضل
ہے بلاؤن مین مبتلا قسمت

ردیف الثاء

کیون نہو بلبل شیدا گل تر کا وارث
ہر کوئی ہوتا ہی یان صاحب زر کا وارث

ہے فرہاد کی اور قیس کی اچھی گذری
ایک تہا کوہ کا اور ایک تہا بر کا وارث

اے خیال رخ دلدار نہ جا دے کہین
جز ترے کون ہے اوجڑے ہوئے گہر کا وارث

جان تک ہوتے ہی صیاد کی غیرت نے کہا
اوٹھ گیا بلبل شیدا ترے سر کا وارث

چھوڑ دو کام سبھی نام خدا پر افضل
وہی مالک ہے ہر اک جن و بشر کا وارث

ردیف الجیم

ہان شوقِ ہمکنار میرا در بدر ہے آج
اوس بت کو دلمین غیر کا سنتا ہون گہر ہے آج

ملتی یہہ زخم دلسے خبر معتبر ہے آج
بیشک خطا یہ آپکا تیرِ نظر ہے آج

روزِ سعید ساعت شمس و قمر ہے آج
ملجاؤ بہی گلے سے کہ عید الفطر ہے آج

آجاؤ تم تو سوزش و کاوش مٹے تمام
بیتاب میرے سینے مین میرا جگر ہے آج

وہ آتی آتی پہر گئی کیون اے دل حزین
کم بخت تیر ہو نالہ کا اولٹا اثر ہے آج

اے آہِ شعلہ بار ذرا دم کی دم ٹہر
طغیانی ہو نہ یہ دیکہہ میری چشم تر ہے آج

اے انتظارِ چشم تمنا کو دے سجہا
سنتے ہین گرم آنیکی اونکی خبر ہے آج

سینے سے میری سینہ کی زخمونکی کیا حصول
فکرِ رفو مین کیلئے تو بخیہ گر ہے آج

دلسے مکانکو چھوڑکے صاحب کہان چلے
آباد آپ ہی کے قدم سے یہ گہر ہے آج

کہنے تو غیر حال ہوا کسکے سوگ مین
کیون منتشر یہہ زلف سیہ وش پہ سر ہے آج

روزِ فراق روزِ جزا سے بہی بڑہ گیا
ہوگی نہ اسکی شام یہ کیسی سحر ہے آج

افضل خار عشق کا انجام ہے یہی
اوس حسن صندلین سے مجہے دردِ سر ہے آج

ردیف الحاء حطی

ادہر ادہر کہین ہو نانہ وہ جہانکی طرح
ہمارے سینے مین رہنا ہماری جانکی طرح

مزہ تو لیتی دو کٹ توتنکو کچہہ یہہ خنجر
چلے نہ دست ستم میری جان بانکی طرح

ہمارے نقش قدم سے تمہاری کوچہ کی
زمین بہی رنگ بدلتی ہی آسمانکی طرح

ہوگی حضرت رضوان تمہاری جنت مین
یہانکی وضع یہانکی ادا یہان کیطرح

عدو کے اختر تابندہ پر زوال آئی
ستارے مانگ مہ جبین لیجیے کہکشانکی طرح

کہان وہ ضبط کہان وہ شکیب صبر و سکون
ہمارا حال ہی مضطر دل تپان کیطرح

اورائی غنچہ و بلبل نے دو ہی باتو نہین
میری زبانکی طرح یار کے دہانکی طرح

یہہ کسکے عشق مین فضل خراب حالت ہے
قدم قدم پہ جو گرتے ہو ناتوانکی طرح

ردیف الظا معجمه

پہنا لباس تو نے جو ای گلبدن ہے سرخ
رنگ نشاط سے میرا کا ہشید تن ہے سرخ

تیری اسیر زلف کا ہی پیرہن سیاہ
تیری شہید ناز کا قاتل کفن ہی سرخ

کس کسکا خون کریگا بتا ای عدو کی جان
کیا رنگ ہی کہ آج تیرا پیرہن ہے سرخ

شیرین کی روئے سرخ پہ زردی سی چہا گئی
تیشہ کا مونہہ لہو سی تیری کوہکن ہے سرخ

دونون ہین دود آہ کی ہاتہون سی روسیاہ
میری زبان ہی لال ثنا و نکا دہن ہے سرخ

فصل بہار آئی ہی بلبل سے نغمہ سنج
اتنے کہلے ہین پہول کہ سارا چمن ہے سرخ

آنکہین ہو کہا ئی کیون نہ ہین آج تیری تیغ
غصہ سے تیرا سینہ ہی تو ای تیغزن ہی سرخ

لب پہ مسی ہے یار کے سیندور مانگ مین
لعل مین سیاہ ہے مشکِ ختن ہے سرخ

تحریر غمکی کھچ گئی افضل جگر مین یہان
شنجرف رنگ پانسے گر اونکا دہن ہے سرخ

حیا مین بہی ترے عشوے ہین فتنہ گر گستاخ
ہے آنکھ پردہ نشین اور تیری نظر گستاخ

ملو نہ مہندی کے بدلے کسیکا خون دیکھو
رہو نہ عالم طفلی مین اسقدر گستاخ

ہے یہہ شرارت و شوخی خلاف شیوۂ حسن
نظر سے جاؤگے گر ہوگے جسقدر گستاخ

رکھے ہین پیش نظر ہر گھڑی تیری تصویر
ہمارے مردم دیدہ ہین کسقدر گستاخ

وہ کہتے ہین تیری آنکھونکے سامنے آئے
سوا ہمارے جو دیکھے ادہر اودہر گستاخ

ہمارے سایہ سے جلتا ہے کسلئے ظالم
ہمارے قتل پہ باندہی ہے کیون کمر گستاخ

ہین دیکھتا ہون تو نہین اور وہ دیتے ہین دشنام
زبان کسیکی کسیکی ہوئی نظر گستاخ

مزاج یار نہ برہم ہوا یہ دل بیتاب
لگا نا ہاتہہ شب وصل دیکھکر گستاخ

یہہ کہتے ہین شب عشرت وہ مجھسے اے افضل
بس اب تو اپنی طرح سے ہین نگر گستاخ

ردیف دال مہملہ

لاکھہ چلائے کوئی کوچہ مین ونکے ناشاد
نہین سنتے نہین سنتے وہ کسیکی فریاد

کیون ہمین کسلئے کرتے ہے میری جان تم یاد
خیر ہے خیر ہے فرمائیے کیا ہے ارشاد

شوخی و حسن و آزار رسانی بیداد
تمنے یہہ حسن کی سرکار سے پائی جاداد

جیسے گذری تری بیداد مین جیسی بلبل
اکدن تو بھی گذر جائیگا یون ہی صیاد

بسمل عشق کو تسکین ہوئی پر نہ ہوئی
حیف صد حیف ہوئی محنت قاتل برباد

طفل اشک آنکھون سے جسطرح میری جانے لگے
یارب اسطرح نہ بے گھر ہو کسیکی اولاد

شیشۂ دل سے نہ بدخواہ نکلنے پایا
لاکھہ تدبیر سے قابو مین ہوا یہہ ہمزاد

تیری صحبت مین بہی ظالم نہ ملا چین ہمین
وہی آہین وہی نالے وہی لب پر فریاد

دیکھکر غمزۂ خونریز کی دزدیدہ نظر
دم چرانے لگی ہے تیری تیغ فولاد

قتل کر کے بہی جنازہ کے رہا ساتہہ ہی ساتہہ
مر کے بہی تجہسے نہ چہوٹا مرا ایسا جلاد

کیا اسی در پہ دم سرد ہین نے بھر کے لئے
اور بہی کوئی شکایت ہے ترا اے ناشاد

پتلیون مین رہے آنکھون مین بسے دلمین رہے
شعبدے خوب ہین اللہ میری جان سین یاد

اپنی محفل مین جو بیٹھا مجھے دیکھا تو کہا
سامنے آنکھون کے پہر آگیا کیون اے ناشاد

جان شیرین ادسے کیون تلخ نہوئی افضل
سر شیرین پہ لگا بولنے خون فرہاد

اسیر دام ہوئی تیری جب سے ہم صیاد
ہزار رنگ کے سہتے ہین رنج و غم صیاد

الم سے ناک مین ہین بلبلون کے دم صیاد
گئے ہین جب سے چمن مین ترے قدم صیاد

عزیز وہ ہون کہ رکھتا ہی مجکو مٹھی مین
سمجھتا ہے مجھے ہاتہہ آگیا درم صیاد

بہار آئی ہے گلشن مین شاخ گل کی عوض
خدا کرے ترا ہو جائے سر قلم صیاد

بلا سے تو مجھے مٹھی مین داب کر لے چل
سکت نہین کہ چلون اوڑ کے دو قدم صیاد

پھڑک پھڑک کے بسر کی تری جدائی مین
قفس مین لیکے چلا مجکو تیرا غم صیاد

کبھی روش کو کبھی اپنا دام دیکھتا ہے
اسی خیال مین رہتا ہے دمبدم صیاد

یہہ جائین چھوڑ کے تنہا تجھے چمن کی طرف
نہین ہین تیرے اسیرونکا یہہ دہرم صیاد

قفس سے چھوڑ دے ظالم کہ دیکھہ لون مین چمن
یہہ مرحلہ مجھے درپیش ہے اہم صیاد

نہ گوش گل کو خبر ہو پرونکے بندہنے کی
کہلے کسی پہ نہ تیرے سوا بہرم صیاد

خدا کو خوب ہی روشن یہہ بلبلون نے کہا
ہمارا ضبط النفس اور ترا ستم صیاد

قصور بخشدے تو اب تو بار دیگر پھر
قدم چمن مین جو آئین تو لی قسم صیاد

دو روزہ موسم گل ہی چمن مین رہنے دے
خدا کیواسطے مجھپر نکر ستم صیاد

پڑا ہے صبر کسی عندلیب کا افضل
کہ زیر سایۂ گل ہے بچشم نم صیاد

ردیف ذال معجمہ

کس فسونگر کے ہے یہ ہاتھہ کا لکھا تعویذ
حشر کرتا ہے ستمگر تیرا برپا تعویذ

او نہ تیرا نہ چلے گا دل شیدا تعویذ
چھوڑ بہی کسکا عمل اور کہانکا تعویذ

ڈال لی سورہ یوسف کو گلے مین اپنے
بس یہی خواب کا تیرے ہے زلیخا تعویذ

نظر غیر سے محفوظ رہوگے ہر دم
زلف مین باندہ کے کہلو میرے دل کا تعویذ

کیا کسیکا دل پرجوش کروگے تسخیر
کیون بہانے لگے لکھکے لب دریا تعویذ

اک پریزاد کے گیسو کا ہی سایہ سر پر
عاملو مجکو شب قدر مین لکھنا تعویذ

ہمنے اپنے دلِ آوارہ کی تسکین کے لئے
نام لکھہ لکھہ کے ترا بازو پہ باندھا تعویذ

تونے پہنا جو گلے مین تو بڑہی اوسکی شان
بنگیا ہے ہمہ تن حسن کا پرزا تعویذ

کشتۂ ناز ہون تیرا مری مرقد کے لئے
لائینگے چرخ چہارم سے مسیحا تعویذ

آئینہ سامنے رکہہ مہرے دکہانے کے لئے
اوسنے ڈالی کبہی ہیکل کبہی پہنا تعویذ

نہ ہوا پر نہ ہوا اوس بتِ کافر کو اثر
پڑ گیا جہوٹا عمل دیگیا دہوکا تعویذ

کیا اسے خونِ کبوتر سے لکہا ہے افضل
خود بخود اوڑ گیا بازو پہ نہ ٹہیرا تعویذ

ردیف راے مہملہ

ہم تری خاطرِ نازک مین سمائین کیونکر
ناتوان انجمنِ ناز مین آئین کیونکر

بن اجازت اونہین آنکی چہپائین کیونکر
مجہسے رسوائے محبت کو بلائین کیونکر

سرخئے پانسے زبان لال ہے بیٹہے ہین خموش
وہ فسانہ میلِ غیر انکو سنائین کیونکر

حلقۂ ماتمِ اغیار ہین زلفین تیری
دلکو اس دامِ مصیبت مین پہنسائین کیونکر

چشمِ وزدیدہ بہی دیکہی گرہ گیسو بہی
کہئے اپنے دلِ گم گشتہ کو پائین کیونکر

کہچ گیا ہے یاد سرِ حلقۂ گیسو سے حصار
دیکہین آتی ہین شبِ ہجر بلائین کیونکر

گرچہ وہ یوسف تو نہین جو سرِ بازار پہرین
لاکہہ پردے ہین اونہین آئین تو آئین کیونکر

خاکسارئے سے وہ سمجہین ہین کہ ہوتا ہے عروج
مجکو پاتو نہین بناتے ہین مٹائین کیونکر

مذہبِ عشق سے آگاہ نہین ہے ناصح
راہ پر اوس بتِ گمراہ کو لائین کیونکر

کہیں یوں پھرتے شمشیر وہ گردن پہ لگے
دیکھیں جانباز اوٹھاتی ہیں جفائیں کیونکر

دم رفتار ہزاروں کی قضائیں آئیں
اسقدر آگئیں ظالم کو ادائیں کیونکر

کچھ نہ کچھ پھر تسلی تو رہے حضرتِ دل
اونکے ارمان یکایک نکل آئیں کیونکر

ہاتھ کو زور نقاہت نہیں چلنے دیتا
دھجیاں جیب و گریبان اوڑائیں کیونکر

ابھی کب ہوگی کہ پروانہ کی جب تو نہوئی
سجتے لو دیکھ تو اے شمع لگائیں کیونکر

ہم جو نہ بہی سہے کچھ کعبہ کا حق کہتے ہیں وہ
دل عندیہ افضل کو جلائیں کیونکر

نہ ہو پر ہم سر یجان ہمسے دیوانوں کی باتیں ہیں
جو دانا ہیں وہ دب جاتی ہیں نادانوں کی باتونمیں

سرورمی سی جب ہونے لگیں بہکی ہوئی باتیں
لگا دی قہقہے شیشوں نے مستانوں کی باتونمیں

یہہ سوزِ عشق ہی کیوں آگ میں کمبخت گرتے ہیں
میری شمع لحد ہنستی ہے پروانوں کی باتونمیں

تیری یہ پاس محبت سی ہمیں اونکی بہی ہے ہاے
برا مانینگے ہم کیا تیرے دربانوں کی باتونمیں

لگایا ہاتھ تمکو وصل کی شب تو خطا کیا
بگڑتے کیوں ہو صاحب چاہنے والونکی باتونمیں

خدا جانے یہہ گوشِ دلہن کیا کیا پہونک دیتے ہیں
میری حسرت لہو ہوتی ہے ارمانوں کی باتونمیں

تیری دولت سرا میں سائلان بیٹھے ہیں
خفا ہوتا نہیں ہے کوئی مہمانوں کی باتونمیں

کہاں وہ میں حسینانِ جہاں کی ہی فصاحت ہے
عبث ہی محو تو اے شیخ علمانوں کی باتونمیں

یہہ ذکرِ خیر رہتا ہے سدا رندوں کی صحبت میں
تیری کیوں رال ٹپکی شیخ پیمانوں کی باتونمیں

گلا کاٹینگی شمشیر جفا سے آپ ہم افضل

اجل ہی آفرین کہتی ہی مردانونکی باتونپر

ردیف زای معجمہ

وہ غنچہ دہن مائل عدا ہے شب و روز
کانٹا سا مرے دل مین کہٹکتا ہی شب و روز

سنکر میری بپتا یہ دل مجہسے وہ بولے
جو حال ہے تیرا وہی میرا ہے شب و روز

گیسو ترے رخپر نہین ہو جب ستمگر
نیرنگئے ایام سے یکجا ہے شب و روز

پہیرین ہین کسیدن تم وصل اوسنے نگاہین
ابتک وہی آنکہونمین تماشا ہی شب و روز

اوس بت حنائی کے تصور مین خدایا
آنکہونسے رواں خونکا دریا ہی شب و روز

وہ میانہی سوا اغیار کی آجاتی ہو دم مین
ہمسے تو نیا آپکا فقرا ہے شب و روز

طالع ہی مرا روکش تقدیر سکندر
پہلو مین بت آئینہ سیما ہے شب و روز

اک جنگ کی ان دل تہا سو وہ لی ہی چلی آپ
فرمایئے اب کیا تقاضا ہی شب و روز

اے بت تیری چاہت مین وہ رسوائے جہان ہون
ہر شخص مری چال پہ ہنستا ہے شب و روز

کچہہ پیش خدا پیش نہین چلنے کی افضل
کس فکر مین یہ خاک کا پتلا ہے شب و روز

ردیف سین مہملہ

مرہم راحت آیا حیف مجہہ گہائل کی پاس
رکہدیا پیالا نمک کا اوسنے زخم دل کے پاس

ہوگئی مخلوق ساری جمع کیوں قاتل کے پاس
اے اجل شور و فغان تک بہی نہین بسمل کے پاس

ساربان نے ناقۂ لیلی کو رکہا دور دور
ہاتہہ مجنونکا نہ پہونچا پردہ محمل کے پاس

راہِ الفت ای جنون پوری ہمسے طی ہوئی
گر گئے ہم ضعف سے جب آ گئے منزل کے پاس

ای فلک مقتل مین دل اوسکا گیا دونونکا خون
موت تہی میری برابر تیغ تہی قاتل کے پاس

وصل کی شب ہمرہِ جانان گئی صبر و شکیب
یاس ہستی ہے کہان امید لاحاصل کے پاس

جذبہ الفت نے کی دونو نطرف کیا کیا کشش
دل گیا اونکی خبر کو اور وہ آئی دل کے پاس

ای صبا جنکی لگی تجکو ہوا تک بہی نہین
روز وہ کہیلتے ہین گل ہمیر دل بسمل کے پاس

کون ہوتا ہے میرے احوال مین پرسان حال
آئی اکدن بہی نہ آسانی میری مشکل کے پاس

دیکہکر میری نقاہت آگیا اوسکو بہی رحم
ناتوانی نے بٹہایا پہلوے قاتل کے پاس

رنج و غم کا مجکو تہا فرقت مین تیری فتنہ گر
اکطرف تہی تیغ اک جانب تہا خنجر دلکے پاس

سبزہ خط ہے نہ اے دل اوس زنخدانکے قرین
ہے حصارِ آہنی گویا چہ بابل کے پاس

صحبتِ فاضل سے ہے دارین افضل عروج
بہولکر بیٹہو تم ہرگز کسی جاہل کے پاس

ردیف شین معجمہ

خودی اگر دل مین ہے سمائی تم اپنے گہر خوش ہم اپنے گہر خوش
پسند کسکو ہے خودنمائی تم اپنے گہر خوش ہم اپنے گہر خوش
کہانگا انداز و ناز غمزہ ادا کہان کی کہان کا عشوہ
اوٹہا رکہو طرز دلربائی تم اپنے گہر خوش ہم اپنے گہر خوش

نہ آؤ وعدے پہ تم نہ آؤ ستاتا ہی جسقدر ستاؤ

بسر کرینگے شب جدائی تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش

بہت ہوا اپنی پھبن پہ شیدا بہت ہے جوبن کا تمکو دعوا

یہ خود پسندی یہ خود ستائی تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش

نہیں کوئی اسقدر فتنہ پرور کرا اپنی تہمت رکھے ہے مجھپر

یہ پیش بندی یہ پیشوائی تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش

تمہارے سر پہ ہے تاج شاہی تمہیں کو زیبا ہے خودنمائی

ہمیں ہے حاصل برہنہ پائی تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش

تمام قصو نپہ خاک ڈالو زبانسے مت حرف بد نکالو

نہیں ہے اچھی یہ جگ ہنسائی تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش

بلا سے ہوگر ہے بیقراری بلا سے ہوگر ہے آہ و زاری

کریں نہ منت ہم آزمائی تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش

کہا یہ اوس بت نے وصل کی شب کرہے افضل کہو نہ مطلب

یہہ سینہ زوری یہہ ہاتا پائی تم اپنے گھر خوش ہم اپنے گھر خوش

ردیف صاد مہملہ

ہاتا پائی کا شب وصل ہے اچھا اخلاص
طلب بوسۂ عارض پہ وہ بولے کیا خوب

کہا اوسنے نہیں بھاتا مجھے تیرا اخلاص
ہو مبارک تمہیں صاحب یہ تمہارا اخلاص

چین سے بیٹھنے دیگی نہ تمہاری الفت
آفتین ڈھائیگا مجھپر ابھی کیا کیا اخلاص

پلہ مہر و وفا دونون برابر ٹھہرے
ہمنے جب چشم کی میزان مین تولا اخلاص

تم بھی ہو جاؤ ہمارے کہ تمہارے ہوئے ہم
ساتھہ اخلاص کے ایجاب ہے اپنا اخلاص

خواہش وصل پہ یون مجھسے بگڑ کر بولے
کام آئیگا میرے خاک کسیکا اخلاص

صاف ظاہر ہے حسینونکا تو باطن ہے خراب
شعبدہ انکی محبت ہے تو دھوکا اخلاص

مجھمین اور اونمین ہے جسطرحکی الفت ایدل
نہو عاشق و معشوق مین ایسا اخلاص

ہم ہین جس رنگ کے ہے اپنی محبت ویسی
تم ہو جس طرز کے ویسا ہے تمہارا اخلاص

دل لگانیکا کسی سے نہین موقع افضل
گم زمانہ سے ہوا صورت عنقا اخلاص

ردیف ضاد معجمہ

آتا ہے جھوم جھوم کر زیر و زبر سے فیض
برسے ہے تیرے عہد مین دیوار و در سے فیض

لیتی ہین لذتین دل شیدا کی حسرتین
جاری ہے کسقدر مری خون جگر سے فیض

کھو گئے ہین کام سے دونون جہانکے ہم
حاصل ہوا ہے یہ ترے عشق کمر سے فیض

یارب بدل گئی ہے زمانیکی کیا ہوا
اس عہد مین نہین ہے بشر کو بشر سے فیض

کھلتے ہین گل چٹکتے ہین غنچے ہزارہا
دیکھو تو کسقدر ہے نسیم سحر سے فیض

شیخی عبث جتاتے ہین بس آپ شیخ جی
ہوگا نہ کچھہ تمہاری دعای سحر سے فیض

اک شب ہمارے گھر نہ کبھی روشنی ہوئی
ہوگا کسیکو اوس بت رشک قمر سے فیض

اے خنجرِ فراق نہ کر خونِ آرزو
شاید ہوا ور بھی مجھے اوس ستمگر سے فیض

کہتے ہین اہل حسن کو بے فیض کسلیے
افضل ہے سبکو انکے رخِ جلوہ گر سے فیض

ردیف طاء مہملہ

دل سا رفیق دور کرین ہم کہین غلط
تیرا خیال ہے یہہ بس اے نازنین غلط

پہلو مین غیر کے وہ رہے ہین تمام شب
بکھری ہوئی ادا اونسے پوچھو نہین غلط

پھر راستی سے تونے کبھی اختیار کی
رفتار آج ہے تیری چرخِ برین غلط

حرف غلط کی طرح اوڑاینگے تیرا اسر
قاصد خبر یہہ آج اوڑی ہر کہین غلط

دلسے تصورِ رخِ دلدار مٹ گیا
کہہ کر یہی ہوگیا میرا نقشِ نگین غلط

موصوف سے صفت کا نتیجہ ہے دیکھنا
مضمون غلط نہ کیسے ہو جب ہین ہمین غلط

نقش غلط ہو لوحِ غلطنامہ جہان
افضل یہہ آسمان غلط یہہ زمین غلط

ردیف ظاء معجمہ

مصحفِ خلق تیری زلفِ دوتا ہی حافظ
کعبۂ دل کا میرے آج خدا ہے حافظ

یون گذرتی ہے ہماری دلِ بیکس کی سدا
ہے نگہبان مصیبت تو بلا ہے حافظ

اس بہارِ چمن حسن کا تیری اےشوخ
باغبان غمزہ و انداز ادا ہے حافظ

سرمۂ دیدۂ عرفان مین سمجھتا ہون مدام
جلوۂ ظاہر و باطن کی جلا ہی حافظ

لپچلا دام مین صیاد تو غنچون نے کہا — لے تیرا بلبلِ ناشاد خدا ہے حافظ

نظرِ دیدۂ بدبین کا اثر کیا ہی بہت — گر تیرے مصحفِ عارض کا خدا ہی حافظ

غنچہ و گل کو نہ گلچین کا رہیگا کھٹکا — گر یہی بلبلِ نالان کی دعا ہے حافظ

زشک سعدی کو ہے رنگِ سخنِ افضل پر
اس گلستانِ فصاحت سی جدا ہے حافظ

ردیف عین مہملہ

روے روشن سے کسیکے دلین شرمائی ہی شمع — پردۂ فانوس مین لپٹی ہوئی آئی ہے شمع

بے سبب جلنا تیرا بزمِ حسینان مین نہین — یہہ کسیکے دل جلانے کی سزا پائی ہی شمع

اک ذرا تم بہی اولٹ دو رخِ روشن سے نقاب — اپنے جلوی پر بہت کچھ آج اترائی ہی شمع

واہ ای پروانہ کی گرم اوسنے دشمن کی بغل — اور جلانے کو مرے ظالم نے جلوائی ہی شمع

اے گل خوبی ذرا تو بہی تو ہو گرمِ سخن — دو گہڑی ہنس بولنے کو بزم مین آئی ہے شمع

دل جلانیکا ستمگر کو یہانتک شوق ہے — بعد مردن بہی میرے مدفن پہ منگوائی ہی شمع

مین ہون اور تاریکی شب اور ہجومِ یاس و غم — تم عدو پاس اور انیس کنج تنہائی ہے شمع

خون پروانونکا کیا محفل مین ہے مدِ نظر — اوسنے انگشتِ حنائی کی جو دکھلائی ہی شمع

دو گہڑیکی تو بہی ہی مہمان عاشق کیطرح — ڈہل گئی رات اور مونہکو سحر آئی ہے شمع

جان نثاری قابلِ تحسین پروانونکی ہے — لایق صد آفرین تیری شکیبائی ہی شمع

گریہ و زاری ہماری دیکہکر شام فراق

کچھہ چراغ اور افضل دیکھئے لائی ہے شمع

ردیف غین معجمہ

دکھاکے جلوہ رخسار کی بہار چراغ
ہر اک پتنگ کو کرتا ہے بیقرار چراغ

ہمارے داغ جگر سے ہے شرمسار چراغ
تمہارے طرز تبسم پہ ہے نثار چراغ

خوشی سے صورت پروانہ جان فدا کرے
تمہارے رخ کی اگر دیکھ لے بہار چراغ

حنائی ہاتھ نہیں تیرے نہ داغ پڑ جائیں
جلا نہ دست نگارین سے اے نگار چراغ

یہ کسکی سرخی رخسار کا اوڑایا طرز
کہ آج رنگ سے ہے تیرا گل انار چراغ

کسیکی بزم میں ہنس ہنس کے پھول دیتا ہے
کسیکی قبر پہ روتا ہے زار زار چراغ

پس فنا ہمیں داغ جگر ہی کافی ہے
جلائے کوئی نہ دیکھو سر مزار چراغ

کسیکی آہ کا جھوکا بجھائے دیتا ہے
کوئی جلاتا ہے محفل میں بار بار چراغ

لگی ہے لو تیرے دلمیں کسیکی عارض کی
جو شام سے ہے سحر تک تو اشکبار چراغ

سنے گا ایک بھی پروانہ کی نہ تا دم صبح
ہوا کے گھوڑے پہ ہے شام سے سوار چراغ

نہیں ہے مہر پہ موقوف اوسکا فیض افضل
بجھا ہے ایک تو روشن ہوئے ہزار چراغ

برچھی سی کیا او نہیں چبھ رہی مجھے ادائے تیغ
مژگاں کو روک لو اگر ابرو دکھائے تیغ

ہوکر برہنہ اپنی جھلک جب دکھائے تیغ
اے شوخ کسطرح سے نہ ہو سر فدائے تیغ

تو جسپہ مہربان ہو کہیں کا نہ وہ رہے
تیری وفا سے خوب ہے قاتل جفائے تیغ

کیا طرز جانستان کہین قبضہ مین آگئی
چلتے ہین تیرے ہاتھہ ستمگر بجاے تیغ

ممکن نہین کہ آے ستمگر خدا ہی آنچ
بیٹھے ہین قتلگاہ مین زیر لواے تیغ

ہوتے ہین ضد بضد تیری ابرو پہ مدعی
نشتر کوئی کہے کوئی اسکو بتاے تیغ

ہی کُندہ وہی قتل سے یون ہم چرا گئی
رکھتا ہے سر پہ کیون میرے قاتل بلاے تیغ

مین ہون ازل سے ابروے پرخم کا شیفتہ
کافی ہے میرے واسطے ظالم قضاے تیغ

افضل غزل اک اور لکھو اس زمین مین وہ
مضمون سے جسکی صاف ہو ظاہر اداے تیغ

آرام ایکدم کسی پہلو نہ پاے تیغ
جب تک کہ میرے خون نہ تیری نہاے تیغ

مجھہ بیگنہ کی نعش پہ گردن جھکاے تیغ
کہتی زبان یاس سے ہے ہاے ہاے تیغ

قاتل پیے گی کیا مرا خون گلو ہسن
بیٹھی ہے آج مجھہ پہ یہہ کیون منہ کہاے تیغ

چرکا ذرا سا دیکے ستمگر نے لی اوٹھا
کہتا ہے رکھیا مین دم قتل ہاے تیغ

سونا ہے سر مین چین جبین کا کسیکی یان
ممکن نہین علاج ہمارا سواے تیغ

ہونگی پوری سب تیری کشتہ کی منتین
باندہی ہے چاہ تیر علم اب اوٹھاے تیغ

کیا خوب مہمان ہے سبط رسول کی
کہانا کہلاے تیر تو پانی پلاے تیغ

سیراب ہے گلو ہے مگر تشنہ کام دل
دو چار قطرے اسکو بہی مونہہ مین چواے تیغ

آجاے طرز جاندہی میرا اگر پسند
قاتل سے پہلے مجکو گلے سی لگاے تیغ

خوش ہوکے مجھہ پہ خضر و مسیحا ہی جان دین
آب حیات مین جو تو اپنی بجھاے تیغ

ای دل ذرا سی سختی کشتن اگر اوٹھائے
تا حشر چین سے تجھے بیٹھک سلائے تیغ

قاتل یہہ ابدار بہی اور شعلہ دم بہی ہے
پھر کاٹے تجکو اور یہہ مجکو بجھائے تیغ

قاتل نہ لی نہ لے ہی خور و نوش کی خبر
پیتی ہے خون ہمارا ہمیں کو ہی کہائے تیغ

فصل ہماری دم کا دیا جسکہ اسنے ساتھ
پہر کسطرح سے ہم نہ ہوں گرم ثنائے تیغ

ردیف الفاء

گردن جہکی ہے ابروے خمدار کیطرف
آنکھیں لگی ہیں جلوۂ رخسار کی طرف

کوئی نہیں ہمارے دل زار کیطرف
ساری خدائی ہے بت عیار کیطرف

تیور بدل بدل کے نظر کر رہے ہیں وہ
میری طرف کبھی کبھی اغیار کیطرف

پڑھتی ہے زلف سورۂ والشمس بار بار
اے مہر حسن اب ترے رخسار کیطرف

ای جوش عشق ہمکو بہی کیا لے اوڑیگا تو
مجنوں کی طرح وادئ پرخار کیطرف

اللہ ری بیکسی شب فرقت میں بار بار
تکتا ہوں یاس سے در و دیوار کیطرف

ای دل ہمارا کعبۂ مقصود ہے یہی
سجدے کرینگے ہم در دلدار کیطرف

جب آپ ہی کی چشم عنایت پہری تو پہر
محشر میں کون مجھسے گنہگار کیطرف

داغ جگر کی سیر دکہائینگے ہم تمہیں
گلگشت کیا ضرور ہے گلزار کیطرف

ممکن نہیں کہ نام شفا تک زبانپہ آئے
جیتے ہی گر جہکیں ترے بیمار کیطرف

گریہ سے تجکو نار جہنم بجہائینگی
دیکہا کبھی جو آہ شرربار کیطرف

تیشہ کی کیا خطا ہی اجل تیری کوہکن
تہی گھات مین لگی ہوئی کہسار کیطرف

افضل نہ کیون ہو ابروی قاتل سے ہمکو عشق
جوہر وہین وہ جھکتے ہین تلوار کیطرف

ردیف قاف

خال ہندو سی نہ ہی زلف سیہ فام سی شوق
ہون مسلمان مجھے اے شیخ ہی اسلام کے شوق

اے ترا بلبل ناشاد نگہبان ہے خدا
فصل گل آئی ہے صیاد کو ہی دام کے شوق

کیون نہ ہم نام مبارک کا وظیفہ کرتے
آپکے سر کی قسم ہے ہمین اس نام سی شوق

ہم ازل سے ہین تری قامت و گیسو پہ نثار
یان لڑکپن سے ہے مشق الف و لام کے شوق

محتسب کا ہے نہ ہے حضرت زاہد کا خطر
کنج خلوت ہی کہین کیجیے مے و جام سی شوق

غیر کا طالع خوابیدہ کہین جاگ اوٹھا
ورنہ کیون تمکو ہوا نامہ و پیغام سی شوق

بت پرستی مین برہمن کو کوئی لذت ہی تو ہو
رام سے شوق ہے تجھے مجھکو دلارام سی شوق

طائر دل کو مرے ہاتھ نہین لگتا ہی مدام
نہ چھٹا اور نہ چھٹیگا یہ گل اندام سی شوق

نکلی جان پہ خدا خیر کرے اے افضل
پھر ہوا اوس بت سفاک کو صمصام کے شوق

ردیف کاف تازی

دل چھپا ہے کیا دہن کو موجود ہین جان تک
لینے کا کہین نام تو آجائے زبان تک

آنے مین تکلف ہی اگر اونکو یہان تک
تو لیکے چل اے جوشش دل آج وہان تک

طاقت نہیں گویائی کی آگے تیرے ظالم
پھر جاتے ہیں شکوے میرے آ آ کے زبان تک

غارت ہو وہ دل جسمین نہو تیری محبت
جو لے نہ تیرا نام وہ جلجائے زبان تک

تاثیر کا شکوہ نہ شکایت ہے اثر کی
برگشتہ ہے مجھسے میرے فریاد و فغان تک

اتنا ہی نہ تہا خون تن لاغر مین ہمارے
بھر جاتی جو بیدرد تیری نوک سنان تک

سو بجلی کرن ہمنے لکہا زلف صنم کو
پہونچا کسی شاعر کا نہ یان وہم گمان تک

اطفال سر شک آہن نہ کیون دیکے مشتاق
انداز پہ مرتے ہین تیرے پیر و جوان تک

اک روز بلا لینگے تیری زلف رسا سے
دیکھین تو شب ہجر مین ہے طول کہان تک

سایہ کیطرح راہ مین گرتا ہون ہر اک گام
باقی نہیں تن مین کہین اب تاب و توان تک

ہوتی جو تمہین یاد ذرا سی بھی ہماری
بہولے سے تو آتے کبھی اک روز یہان تک

پہونچے تیری کوچہ مین بد شوار ستمگر
مشکل سے ہوا اپنا گذر باغ جنان تک

کل بوسہ کا تہا آج تو ہے وصل کا طالب
افضل تیری ہر بات کو مانینگے کہان تک

ردیف گاف عجمی

کس کے جلو سے ہے گرچہ انقلاب مین آگ
تو اپنے دل کی طپش سے ہے اضطراب مین آگ

جلا ہون عین جوانی مین جیسا مین ظالم
لگے خدا کرے یون ہی تیرے شباب مین آگ

بتو وہ تفتہ جگر ہون کہ میری آہ نے
رہیگی صورت دوزخ سدا عذاب مین آگ

مٹایا گردش گردون کو اوس خرامش نے
لگا دی اوس رخ روشن نے آفتاب مین آگ

سلگ رہے ہین شب غم تمام داغ جگر
سرشک چشم مین ڈوبا ہوا ہی سوز جگر
لکہا جو نامہ ستمگر کو نقشہ جانی کا
وہ شوخ ساد دلی سی یہ ہنسکے کہتا ہے

بلا کی ہے بت کافر تیری عتاب مین آگ
طلسم عشق لگادی ہی تو نی آب مین آگ
تو اوسنے نامہ پہ رکہہ دی مہر جواب مین آگ
دہہ بر ہی کہ الہی لگی سحاب مین آگ

فدا ہوں اک بت آتش پرست پہ افضل
کر یگی سجدہ ہزارون مہری جناب مین آگ

ردیف لام

مجھے ہند سے لیکے مدینے چلے کہین شوق ہوا سے ولا رسول
میری آنکھونکا نور بڑہاے ضیا جو مین آنکھونسے دیکھون سرا رسول

مین تو آتش ہجر سے جل ہی گیا تن زار ہی میرا گھل ہی گیا
میرے سینہ سے سانس نکل ہی گیا تمہین کچھ بھی خبر نہین ہا رسول

وہی کون و مکان مین ہین صدر نشین جو ہین خاک نشین وہ نشہ دین
وہی قصر جنان کے بنے ہین مکین دل و جان سے ہین جو فدای رسول

میری دیدہ دلین بہی خواب نہین میری جان حزین کو بہی تاب نہین
مین تو بہولتا مثل کتاب نہین میرا نقش نگین ہے لقاے رسول

میری سر پہ ہے عصیانکا بار گران میری جان ہے آتش غم سی طپان
میرا سینہ ہے مخزن آہ و فغان کہون کس سے مین تیری سوا رسول

میری جان و جگر ابھی آن ہی کہین اگ لگاے نہ تشنہ لبی
دلِ تفتہ کی پیاس بجھیگی جبھی کہ جب آبِ وصال پلاے رسول

میرے سینہ مین تیری صفات رہے میری دونون جہانمین بات رہے
پسِ مرگ بھی میری حیات رہے مجھے زندہ رکھیگی ثناے رسول

مجھے شعر کے لکھنے سے منع نکر مین نمانونگا واعظِ وسوسہ گر
مرا شغل رہیگا یہہ آٹھہ پہر مین ہمیشہ لکھونگا ثناے رسول

نہین فضل خستہ کا کوئی شہا کہ کھلے مقاصدِ دل ہو سدا
تمہین حامی ہو اسکے شفیع ورا نہین کوئی تمہارے سوا رسول

رکھتے ہین دلمین رنگ تمناسے خار پھول — تو عندلیب شاخ چمن پر ہزار پھول
ہم نقدِ دل بھی یک کلیجے پہ داغ کھائین — جوبن کی تیری صفت مین لوٹین بہار پھول
قامت ہے سرو شاخ کمر لب ہین برگِ گل — سنبل ہے زلف آنکھہ ہے نرگس عذار پھول
رنگِ جمالِ روس گلِ رعنا کا دیکھکر — شاخونمین جھومنے لگے مستانہ وار پھول
ہوگا نہ دسترس گلِ رخسار تک کبھی — ناحق ہوے ہین گردن جانانکے ہار پھول
اک روز اس بہار مین آئیگی خزان — اتنا نہ اپنے حسن پہ اے گلعذار پھول
تشہیر چارسو ہو تمہارے شہید کی — رکھدو سرِ مزار جو تم آکے چار پھول
کرنے لگے ہین عارضِ رنگین کے لعل نور — ہو جیسا آپ جاتے ہین کیون بار بار پھول
دیکھا ہے جب سے عاشقِ شیدا کو آپکے — کرتے ہین بلبلونکی طرف مار مار پھول

گریہ سے میرے ہوئے ہیں پیدا اگر گہر
تیرے دہن سے جھڑتے ہیں ہنسنے میں پھول

اک تجھسے ہر غنچۂ خاطر نہ کھل سکا
تو اور کیا کھلائیگی باد بہار پھول

دونونکا فرط شوق سے ہے یہ گھڑی حال
بلبل ہے نعرہ زن تو ہے سینہ فگار پھول

اصحاب راشدین کی فضل ثنا لکھو
یہہ ہی تو ہونگی باغ رسالت کے چار پھول

کسیکا مال تہا حاصل کسیکا داغ تہا حاصل
کسیکو کچھہ ہوا حاصل کسیکو کچھہ ہوا حاصل

شب غم کیوں طپاں ہے کسلئے پہلو بدلتا ہے
بتا تو ایدل بیتاب ان باتوں سے کیا حاصل

کہا تہا قوت بازو سے لا اونگا شیرین کو
گئی تیشہ زنی اے کوہکن تیری لا حاصل

لڑا کر تجھسے آنکھیں زخم کاری تن پہ کہا کہا کر
کیا مشکل سے طمغہ عشق کا ای فتنہ زا حاصل

نکچھہ خواہش دوا کی نکچھہ حاجت دعا کی ہے
لب جان بخش جانانسے مجھے ہوگی شفا حاصل

بہری ای تیرہ رو چہل بچ ہے تیری پوری پوری ہیں
کئے سیہہ پیچ کس تونے ای زلف دوتا حاصل

نہ کہا ئینگے کبھی ہو کا مسکی اور کاجل کا
طریقہ اور دل لینے کا کرای دلربا حاصل

جو چاہی حق کا ملنا زاہدا تو مل حسینوں سے
بتوں سے ہم نے ہی ملکر کیا نام خدا حاصل

اگر دہاں تاج زیب سر تو یاں ہے خاک کا بستر
انہیں یہہ مرتبہ حاصل ہیں یہہ مرتبا حاصل

غم کیہ ای ہیر گردون آسیا سان ہمکو جکرہ ہیں
ہمیں یہہ گردش چشم بتاں سے فیض تہا حاصل

کسیکی لوح دلپر نام فضل تہا مگر کندہ
مٹا کر کیا ہوا تجھکو عدوے ناسزا حاصل

چھیڑکر سینہ جو دیکھے طپش دل قاتل
ابھی ہو جائے مری طرح سے بسمل قاتل

جل گئے آتش ہجراں سے دل و جان و جگر
سوز الفت نے نہ رکھا کسی قابل قاتل

کوہ کن کے لیے بہی صورت شیریں ہے اب
قیس کے حق میں ہوا پردۂ محمل قاتل

تیغ گردن پہ مری رکھکے کہا بسم اللہ
نہوا شرع سے غافل دم بسمل قاتل

لیلکے شمشیر گر آئے تو گلو حاضر ہے
جان کوئی چیز نہیں تیرے مقابل قاتل

خون میرا تیرے چھپائے سے چھپیگا نہ کبھی
چشم خونریز پکارے گی کہ قاتل قاتل

جان گئی اپنی بلا سے نہیں غم کچھ اسکا
ہو گیا تیرے شہیدوں میں تو شامل قاتل

تیغ کے ساتھ وہ ابرو بھی ہلی ہے شاید
کیوں یہ مقتل کے در و بام گئے ہل قاتل

کچھ فقط خون کا میری نہیں پیاسا تو ہی
دم خنجر بھی تو جلنے سے ہے مائل قاتل

ایسے دیوانیکو ہے حلقۂ گیسو کافی
دیکھ پہنا نہ مجھے طوق و سلاسل قاتل

قبر پر افضل ناشاد کی قرآن پڑھنا
رہ الفت کی بہی خوب ہی منزل قاتل

ردیف میم

ترے عشق میں اے شہ کون و مکان مجھے چین نہیں ہے خدا کی قسم
ترے شوق میں باعث امن و امان مجھے چین نہیں ہے خدا کی قسم
یہی عرض ہے ایک شفیع ورا مجھے شہر مدینہ میں لیجیے بلا
کہ ہوں دور سے ہند میں نالہ کناں مجھے چین نہیں ہے خدا کی قسم

ترے مصحفِ رخکو جو دیکھہ لون دل و جان و جگر اپنی رہن ہون
رہی حسرتِ وصل کا ہر نشان مجھے چین نہین ہی خدا کی قسم

مجھے خواہش قصر نعیم نہین مجھے نار جحیم سے بیم نہین
ترے نام کا شغل ہے وردِ زبان مجھے چین نہین ہی خدا کی قسم

ترے کوچہ کا جب سے کہ عشق ہوا مجھے ہند کی اس نہین ہوا ہوا
مرا جسم ہی گو یہان دل ہی وہان مجھے چین نہین ہی خدا کی قسم

ترے وسوسے آتے ہین شام و سحر پی دیدنِ حالت جان و جگر
مری آہ سے اوٹھتا ہے شور و فغان مجھے چین نہین ہی خدا کی قسم

میرے سینہ مین عشق کی آگ سی ہی مرے جان و جگر مین بھی لاگ سی ہی
رگ و پے مین سمایا ہی غم کا دھوان مجھے چین نہین ہی خدا کی قسم

تری ہجر کی جب سے پڑی ہی نظر ہوا نخل اُمید کا خشک ثمر
میرے دل کی بہار مین آئی خزان مجھے چین نہین ہے خدا کی قسم

تری دوستی کام نہ آئی صبا کبھی لائی نہ باغ بقا کی ہوا
سدا سینہ رہا مرا عرق فشان مجھے چین نہین ہے خدا کی قسم

مین تو کعبہ و دیر بھی دیکھہ چکا کہین جی نہ رہا کہین دل نہ لگا
مجھے تو ہی بتا کہ جاؤن کہان مجھے چین نہین ہے خدا کی قسم

ہوا افضل زار کو اے شہ دین تری ذات سے مقصد دوا کا یقین

تو ہے راحتِ دل تو ہے فرحتِ جان مجھے چین نہین ہے خدا کی قسم

جو بزم نعت مین نعتِ نبی سنائینگے ہم
خدا سے دلکے مقاصد تمام پائینگے ہم

ٹھہر تو جا دل مضطر ذرا تو دم لیلے
فسانہ رخِ احمد ابھی سنائینگے ہم

ہمارے وکیل ہے ای شیخ یاد رہے نبی
نجائینگے کبھی دوزخ مین ہم نجائینگے ہم

اگر نہوگا رخِ مصطفے کا نظارا
تو چشم شوق سے رو رو کے خون بہائینگے ہم

بروز حشر جہان ہوگا مجمعِ عشاق
تمہارے داغ جدائی وہان کھلائینگے ہم

نہوگا حضرتِ دل آپ سا کوئی محروم
کہ روز کہتے ہو یثرب کو آج جائینگے ہم

کہا ہے گردشِ گردون نے تنگ آ کے مولا
یہ بار فکر کہان تک بہلا اوٹھائینگے ہم

اگر کہین گے نکیرین کسکا بندہ ہے
تمہارا آپکو خادم شہا بتائینگے ہم

نہین ہے مردم دنیا کی داد سے مطلب
تمہین سے داد غزل کی حضور پائینگے ہم

یقین ہے آنکھون سے دیکھینگے جلوہ کونین
جو خاک کوئے نبی چشم مین لگائینگے ہم

تمہارے نام کو پڑھ پڑھ کے ای شہ ذیشان
غرور نفس کی سب سرکشی مٹائینگے ہم

خدا کیواسطے اتنا تو خواب مین کہدو
کہ اپنے روضہ پہ افضل تجہے بلائینگے ہم

ہو لگر ہی اب او جہین دست قاتل سے ہم
منزل مقصود پہ پہونچینگے پہلے قیس سے
یا الٰہ العلمین جلد سے قصہ پاک ہو

زلف کی حلقو سے نکلے ہین بڑی مشکل سے ہم
ابتو آ لپٹے ہین اے لیلا ترے محمل سے ہم
بس لٹکتے ہین معلق گیسوے قاتل سے ہم

تجھسے ملکر فتنہ گر آپسمین چھریان چل گئین
ہمسے دل بدلا لگا لینے کبھی کے دلسے ہم

وصل کی شب مجھسے یہ کہنے لگے ہنس ہنسکے وہ
کہہ تو دو کس بات مین کم ہین مہ کامل سے ہم

قتل کرکے بھولے پن سے میرے قاتل نے کہا
روز محشر تجھسے لینگے خطا بسمل سے ہم

ناصحا عشق بتا نہین پہرتے ہین بہٹکے ہوے
رفتہ رفتہ مل رہینگے مرشد کامل سے ہم

ترک الفت پہر دل ناشاد قسمین کہا تو لین
ہین پشیمان سے پشیمان عہد باطل سے ہم

ساغر مل غیر مل ملکر پئین آپسمین خوب
اور اوٹہین ناکام اے ساقی تری محفل سے ہم

گرمی خون نے دم کشتن کیا افضل یہ رنگ
لپٹے خنجر سے گلے کہہ دامن قاتل سے ہم

ردیف نون

گر وہ دشمن کو گل داغ جگر دیتے ہین
دامن عیش مرا پہولونسے بہر دیتے ہین

پاون جب فتنہ محشر پہ وہ دہر دیتے ہین
ٹہوکرین کہا نیکو ہم کاسہ سر دیتے ہین

دست دشمن مین وہ شمشیر و سپر دیتے ہین
قتل کرتے ہمین خون مفت مین کر دیتے ہین

ایک بوسہ کی عوض اے بت کافر تجکو
زر جان دولت دل نقد جگر دیتے ہین

کیا یہی حق ہی کہ نیکی کا بدی ہے ثمرہ
آپ دل لیکے مجھے داغ جگر دیتے ہین

پھونکتی آتش غم نخل جگر کو لیکن
پانی سر روز میرے دیدہ تر دیتے ہین

جلکے کیون خاک ہوا جاتا ہی نالونسے میرے
کیا فلک تجکو بہی یہ داغ جگر دیتے ہین

تہام لین آدم ثانی سی کہو کشتی کو
آج طوفان کی خبر دیدۂ تر دیتے ہین

یہان ہوئی ذبح تمنا وہ ہوے سر بسجود
عید قربانکا ادا شکر وہ کر دیتے ہین

کچھہ میری چارہ گرون کو ہی جنون ہے شاید
جائی مرہم جو نمک زخم مین بہر دیتے ہین

ہان ادہر ہی کوئی غمزہ کی چہری چلجائے
کہ شب وصل اذان مرغ سحر دیتے ہین

قتل عشاق پہ گر آپ کمر چست کرین
باندہنے کے لئے ہم تار نظر دیتے ہین

واعظ و ناصح و شیخ اور وہ صنم ہی دیکہین
کون کون آج دل و دین و جگر دیتے ہین

پئے تفریح جو وہ باغ مین جاتی ہین کبہی
گلکو دیتے ہین قبا غنچونکو زر دیتے ہین

آرزو روتی ہے بل ملکی تمنا کے گلے
نالے لڑ لڑ کے جگر خون سے بہر دیتے ہین

عید قربان ہے کہین پہر وہی جا بیچ چہری
ای ہو ہم ہی خدا کے لئے سر دیتے ہین

گو نہین خون تن لاغر مین ہے اب بہی قاتل
سونہہ تیرے خنجر فولاد کا بہر دیتے ہین

میری فریاد کو سکان فلک کیا سنتے
اونگلیان نالی میری کانمین کر دیتی ہین

پیرہن مین تیرے لاغر کا پتا کون لگائے
نالی اڑتی ہوئی لوگونکو خبر دیتے ہین

یہہ مضامین تیری اے فضل شیرین گفتار
ہم عدو کو تو احبا کو شکر دیتے ہین

جب سے پہلو مین میرے وہ بت مغرور نہین
ٹہیرتا سینہ مین دل صورت کافور نہین

خاتم حسن طلائی پہ نگینہ رکہلو
پارۂ دل ہے میرا ریزۂ بلور نہین

اے شہ حسن تیرے ناز اوٹہاؤن کیونکر
مین سکندر نہین دارا نہین فغفور نہین

طالب دید مین موسی کیطرح دیدۂ شوق
آج وہ برق جہان سوز سر طور نہین

وہ اگر لاکھہ کہین حضرت دل تم نہ کہو
حسن مغرور ہے کچھہ عشق تو مغرور نہین

آج ہم پہلوے اغیار ہو کیا باعث ہی
کل تو کہتے تھے یہہ شعبدہ ہین منظور نہین

دل و دین جان و جگر لیتے ہو کس کے عوض
کچھہ پری تم نہین غلمان نہین حور نہین

منتین لاکھہ شب وصل وہ ٹھانین لیکن
نکلی دل سے تری اے بت مغرور نہین

تو نہ ظالم نہ اسے بہر خدا تو کہ مرا
دل صد چاک ہی یہہ خانۂ زنبور نہین

شربت وصل پلا دو اسے اے رشک مسیح
ابھی مر جائیگا کچھہ کہکے یہ رنجور نہین

دہن تیغ پہ پیتے ہی پڑینگے چھالے
زخم کا خون ہے میری شربت انگور نہین

سرمہ طور ہوئین نرگس مخمور ہو تم
خاک بھی ہوکے جدائی مجھے منظور نہین

ہو کہین اب تو شب وصل مین حسرت پوری
روز کی خوب نہین اے بت مغرور نہین

ہمکو ہر دم ہے ترا پاس محبت فضل
دور آنکھون سے ہی تو دلسے مگر دور نہین

کچھہ فقط ہم ہی نہین ہان تری متوالی ہین
دو جہان سید ذیشان تری متوالی ہین

حشر مین سایہ فگن ابر کرم ہو اونپر
دلسے جو شافع عصیان تری متوالی ہین

ملتی ہی زلف پیمبر سے تیری ساری شبیہ
اسلئے اے شب ہجران ترے متوالی ہین

چشم تر کہڑی ہی پہنچے خاک بیابان مین اڑے
کتنے بکہرے ہوے جانان تری متوالی ہین

کعبہ و دیر کی جہلا نہین دلمین خواہش
کہ تیری روضہ کے قربان تری متوالی ہین

ابتو جلوہ مجھے للہ دکھادے شاہا
یہہ میرے دیدۂ گریان تری متوالی ہین

ولسے عاشق تیری آسیہ باغ فردوس — صورت بلبل نالان تیری متوالی ہین

ملک جن و بشر حور و پری ارض و سما — سب کے سب فخر سلیمان تیری متوالی ہین

منتشر حال نکر دیکھہ زلیخا کی طرح — غیرت یوسف کنعان تیری متوالی ہین

آسمان درد کے صدمے دا کو دکھیہ دے — ہم کہے جلینگے ہان ہان تیری متوالی ہین

دم بھری عشق کا افضل کی حقیقت کیا ہی
سیکڑون ساقی احسان تیری متوالی ہین

بت خود نما کی ہین آفت کی باتین — غضب کی ہین چالین قیامت کی باتین

جدا کر دیا باتون باتون مین اونکو — دل مضطرب ہین یہ قسمت کی باتین

لیا نقد دل دیکے داغ جدائی — یہہ سب ہین تمہاری عنایت کی باتین

سر شام سے صبح تک وصل کی شب — سنین او دنے کیا کیا شکایت کی باتین

نکل آئے پردے سے بیساختہ وہ — بری ہین بری ہین محبت کی باتین

وہ کرتے ہین شکوے تو خاموش ہین ہم — کہ خلوت سی نکلین نہ خلوت کی باتین

تمہین حور و غلمان سی بہتر نہ سمجھین — کہان اونمین ناز و نزاکت کی باتین

عبادت کہان کی بہلا کسکی توبہ — کہ یہہ شیخ صاحب ہین فرصت کی باتین

نکر وصل مین ذکر غم دیکھہ افضل
یہان چاہیئین عیش و عشرت کی باتین

ہم اونکو ہم نفس آرام جان اپنا سمجھتے ہین — خدا جانے ہمین وہ اپنے دل مین کیا سمجھتے ہین

اُبلتے ہین مضامین گہر موج طبیعت سے
ہم اپنی خاطرِ مواج کو دریا سمجھتے ہین

خیال غیر دلمین غیر ممکن ہے ٹہر جائے
سمجھ لیتے ہین تجکو وہ کسیکو کیا سمجھتے ہین

ہر اک گوشہ سے یون پوچہا ہی مژگانکی تیرونکی
تن عاشق کو مشقِ ناز کا تودا سمجھتے ہین

تجھے شایان نہین ہین چہل مین گستاخیان ابیل
ہم اونکی ناز بیا کو بہی بیا سمجھتے ہین

جگر کیا جان بہی بیکر مول لینگے عشق گیسو کو
ہم اس سودے بہتر او کیا سودا سمجھتے ہین

جواب نا مناسب یا مناسب وہ جو دیتے ہین
ہم اپنی لوحِ قسمت کا اوسے لکھا سمجھتے ہین

متاعِ دل جو دے بیٹھے ہین ہمکو غرض کیا ہی
محبت کو پرے پر یونکی ہم سودا سمجھتے ہین

بگڑتے ہین میری ہر بات پر کیا کیا بناوٹ سے
خدا جانے وہ اپنے آپکو کیا کیا سمجھتے ہین

اگر وہ شعلۂ انوار سے برقِ تجلے ہین
ہم اپنا داغِ مہجوری ید بیضا سمجھتے ہین

دہن پر حاسدونکی مہر خاموشی نہو کیونکر
ہم اپنا سر زمین شعر پر قبضا سمجھتے ہین

لب نازک سے منہکر چہل کی شب یون لگے کہنے
تجھے افضل ہم اپنا عاشق شیدا سمجھتے ہین

کر گیا بسکہ اثر نالۂ سوزان دلمین
لو وہ کہتے ہین قیامت کی ہین سامان دلمین

یاد رہتی ہی بہری آپکی ہر آن دلمین
کبہی بہولے سے بہی آئے میرے جان دلمین

جلوہ گر جب سے ہی مہر درخشان دلمین
اور سے اور ہوی کچہ سر و سامان دلمین

آپ کو آپ ہی کی مصحفِ عارض کی قسم
وہ ادا کیا ہے کہ تم جسپہ ہو نازان دلمین

کیا تیری زلف پریشانکی خطاوار ہین یہہ
چہپ رہی ہین میری کیون حسرت و ارمان دلمین

کیون نہو جائین یہ زخم نہان چھل چھلکر
چٹکیان لیتا ہی ظالم تیرا پیکان دلمین

تو کہان جاتا ہی ای جلوہ جانان دلسی
ٹہر جا اور ذرا مین ہوی قربان دلمین

مین نے سر اپنے رکھی آپکی تہمت ساری
پھر بھی قایل نہین ہوتے ہو میری جان دلمین

کیا ہی چاہ زنخدان زلیخا سمجہا
تم رہی کیون صفت یوسف کنعان دلمین

اوسکی زلفونکی مین ہم دیکھنے والی ظالم
تو سمجھتی ہی ہمین کیا شب ہجران دلمین

ای صنم ہی یہ تیری مصحف عارض کا خیال
یا ہی تحریر کوئی سورہ قرآن دلمین

زلف کو عارض تابان سی ہٹا لو شب وصل
کر نہ رہجای کوئی خواب پریشان دلمین

بیگناہونکی گلی کاٹ کی ہنگام ستم
سرخرو ہوتا ہی کیا خنجر بران دلمین

حیف نکلا تہا شب وصل جہانسی ارمان
رکہدیا اوسنی اوٹہا کر وہین پیکان دلمین

ہمنے شیشے مین اوتارا ہی پریزادونکو
نالہ ہی یا کوئی افسون پریخوان دلمین

یہی باعث تو ہی افضل میری حیرانی کا
صورت آئینہ بیٹھی ہین وہ حیران دلمین

جو میری دلمین ہی وہ عالم امکان مین نہین
جو تیری آنکھ مین ہی گردش دوران مین نہین

قمریان آج نہ پروانہ نہین کیون تیری
جلوہ جو قد مین ہی وہ سرو چراغان مین نہین

تشنہ لب سب ہی رہی چاہنے والی ظالم
ایک قطرہ بھی تیری چاہ زنخدان مین نہین

مجہسی فرماتی ہین وہ دیکہ کی پروانیکو
کوئی تم مین سی گرا آتش سوزان مین نہین

وہی وحشت ہی سودا کی ترقی پہ ہنوز
تیرا دیوانہ پریروا ابھی سامان مین نہین

کہتے ہین اور ہی افسانے کچھ افسانہ طراز
ذکر خیر اپنا کہین محفلِ جانانہ مین نہین

موسمِ گل ہے نکر قید ابھی بلبل کو
خاک اوڑ جائیگی صیادِ گلستان مین نہین

سوزِ غم صورتِ آئینہ چھپاؤن کیونکر
قطرۂ اشک بھی پانی بدیدۂ حیران مین نہین

تیری ہنسنے کی ادا میری فغانکا انداز
گلِ خندان مین نہین بلبلِ نالان مین نہین

تمکو کیونکر نہ کہین دیدۂ مشتاق عزیز
تم مین جو بات ہے وہ یوسفِ کنعان مین نہین

کہا گئی دیکھنے والونکی نظر کیا فضل
شوخیان پہلی سی اوس نرگسِ فتان مین نہین

رنگ کہلائیگا کیا دیکھنا دیوانہ پن
تمکو دیوانہ بنائیگا مہیلر دیوانہ پن

کہیل لڑکونکا نہین اے مہ لقا دیوانہ پن
خاک اوڑائیگا نہ کیا کیا دیکھنا دیوانہ پن

دیکھنے کو سیر وہ گھر سے نکل آتے تو ہین
فی الحقیقت ہوشیاری ہے مرا دیوانہ پن

سامنے آنکھونکے جب تک شمعِ وحشی ہے ہم
آپ کی آئے ہے آہو بن گیا دیوانہ پن

عاشقِ زلفِ بتان کسواسطے ہوتے نہ ہم
واقعی محتاج تھا زنجیر کا دیوانہ پن

رشکِ لیلا ایک نظر غرفہ سے تو بھی دیکھ لے
زیب دیتا ہے ترے مجنونکو کیا دیوانہ پن

مجکو زندان مین نہ بھجواو نکے در پر رہنے دو
چارہ ساز و اور بھی ہوگا سوا دیوانہ پن

چھوڑی ہے زلف پریشان مجھسے کہتی ہین وہ
ہم نکالین گے کسی دن یہ ترا دیوانہ پن

دیکھکر اے غیرتِ لیلا تجھے مجھہ قیس کو
آفرین کہتی ہے وحشت مرحبا دیوانہ پن

ہوکے عاشق روش معشوقونپہ رہتی ہے سدا
ہمسے اچھا ہے ترا زلفِ رسا دیوانہ پن

اس نقابِ عارض گلگوں پہ کیا پہولے ہین آپ
پرزے ہی کردیگا برنگِ گل مرا دیوانہ پن

چہپکے کیون بیٹہے پسِ چلمن تماشا دیکہیے
کیا زبانِ غیر سے کچہہ سن لیا دیوانہ پن

خوب قسامِ ازل نے کی ہے افضل لگی
شیخ کو دستار دی ہمکو دیا دیوانہ پن

تمنا ہی لبِ جان بخش مین جانبی گذرتی ہین
تیری چاہت مین ای عیسیٰ نفس بن آئی مرتی ہین

جو خط دیتا ہی قاصد تو قلم ہاتہ اسکی کرتی ہین
اگرچہ مونہہ سے کہتا ہو زبان ونکی کترتی ہین

بسرِ شامِ جدائی کروٹین لیلیکے کرتی ہین
نہ مرتی ہین نہ جیتے ہین نہ جیتے ہین نہ مرتی ہین

سناتا ہون جو دردِ دل تو دلپر ہاتہ دہرتے ہین
جو کہتا ہون ہی زخم تو ٹہنڈی سانس بہرتے ہین

خبر تجہکو نہین ہے آجتک کیا قہر ہے ظالم
کہ برسو سی تیری کوچہ مین ہم فریاد کرتی ہین

تجہی بہی جوشِ وحشت چاہیی ہمراہ ہوجانا
کہ اونکی دیدۂ دزدیدہ دل لیکر ابہرتے ہین

شبِ فرقت مین یارب موت بہی آنکہین چراتی ہے
جدائی مین وہ جہوٹی ہین جو کہتی ہین کہ مرتی ہین

شعاعِ حسن خورشید گرتی ہی چارون طرف بجلی
قیامت ہے ہین آتی سیکڑون جل جلکے مرتی ہین

ستم ہی تیری عہدِ حسن مین ای گلشنِ خوبی
ہم اپنے دامنِ امید کو خارون سے بہرتے ہین

نہ الجہائے بنا ہی قصرِ تن کہنا خیال اتنا
دلِ مضطر تیری بنتا ہونسی ہم بہی ڈرتے ہین

الجہنا دست ایدل موت کی پہندے مین پہنسنا ہے
سنبہلتے ہی نہین جسوقت وہ گیسو بکہرتے ہین

جزائی خیر دی اللہ قاتل تیغ کو تیری
ہم اسکی گہاٹ سے بحرِ الم کے پار اترتی ہین

کہ اسکے ہم بہی شیدا ہین کوئی اپنا بہی مفتون ہے
کوئی ہمپر بہی مٹتا ہی کسی پر ہم بہی مرتے ہین

نہ آؤ دیدۂ و دل مین کہ یہ شیوہ نہین اچہا
تمہاری دل لگی ہی اور ہم جان سی گذرتی ہین

پہونچ جاتی ہین وہ ہی منزلِ مقصود پر بیشک
قدم راہِ عشق کہکر جو تیری کوچہ مین دہرتی ہین

میری دل مین عدو اونکی حسن مین ہی لاگ اول سے
دبا جاتا ہی یہ اوتنا ہی وہ جتنا ابہرتی ہین

انہین شغلِ جفا کاری ہمین پاسِ وفاداری
وہ اپنا کام کرتی ہین ہم اپنا کام کرتی ہین

ہم اس پر وسے قربان ہین ہم ان لفظونکی صدقی ہین
ہم اس صورت پہ شیدا ہین ہم ان آنکہون پہ مرتی ہین

بلندی عاقبت نیچا دکہا دیتی ہی اے افضل
کہ سر چڑہتی ہی اونکی جو نظر و نسی اوترتی ہین

بسر شامِ الم یون اے ستم ایجاد کرتی ہین
کبہی شیون کبہی نالی کبہی فریاد کرتی ہین

عدو کو شاد کرتی ہین مجہی ناشاد کرتی ہین
کسی پر چشمِ رحمت ہی کہین بیداد کرتی ہین

کمندِ زلف سی دیجے رہائی طایرِ دلکو
کہ صدقی مین اسیرِ دام کو آزاد کرتی ہین

غنیمت ہے خزان ہی واسطی تیری رس آ بلبل
ستم فصلِ بہاری آتی ہی صیاد کرتی ہین

پہڑک جاتی ہین ہم کیونکر تمہاری بیت ابرو پر
جو ہین اہلِ نظر آنکہون سی اپر صاد کرتی ہین

ہمین تمسی محبت ہے تمہین غیرونکی الفت ہے
ہمین تم بہول جاتی ہو تمہین ہم یاد کرتی ہین

بلا سی اپنی جان جاتی تو جاتی غم نہین اسکا
تیری حسرت تو پوری آج اے جلاد کرتی ہین

لگی ہی شب یادہ نیند کی جہونکی سی آتی ہین
کبہی مجہسی کبہی غیرونسی پیار شاد کرتی ہین

یہہ نقشِ کل حجر ہوتا نہین کیا قہر ہے افضل
بہت کم بخت تیرے نام کو ہم یاد کرتے ہین

نکہنا ہمسے ہرگز مبتلای حسن خوبان ہین
یہی تو ابدائی وان بگڑ جانیکے سامان ہین

اگر تم حسن پر مغرور ہو ہم دل پہ نازان ہین
جو تم بلقیس دوران ہو تو ہم گویا سلیمان ہین

خدا جانی وہ ہم کشتن پہ پہر کیا فسون پہونکا
کہ ہم سو جانسے قاتل تیری خنجر پہ قربان ہین

دکہا کر زلف کو ابرو کو مژگان کو سر میدان
کہا اوسنے یہ برچہی ہی یہ خنجر ہی یہ پیکان ہین

نکر بیفائدہ سینہ فگاری ناخن وحشت
ابہی تو شغل کو موجود یان جیب و گریبان ہین

کہا مینے کہ تم اس حسن پر مغرور ہو کتنے
لگے کہنے کہ ہان مغرور ہین پر تمکو کیا ہان ہین

سوای شربت دیدار بچنا غیر ممکن ہے
طبیب چارہ فرما مبتلائی درد ہجران ہین

یہ کسنے چشم مستانہ دکہا کر کر دیا مضطر
کہ ہم زلف پریشان کی طرح ہر دم پریشان ہین

ہماری چاہ اکدن چاہ مین تمکو گرا دیگی
بہت کچہہ آپ نازان ہین کہ رشک ماہ کنعان ہین

وہ زلف پر گرہ رخ پہ لٹکا کر لگے کہنے
کسیکی اسمین حسرت ہے کسیکی اسمین ارمان ہین

تمہارا میزبان ہو غیر اپنا میزبان غم ہے
کسیکے تم بہی مہمان ہو کسیکے ہم بہی مہمان ہین

کہا اوس رشک لیلا غیرت شیرین نے ای افضل
جو سچ پوچہو تو قیس و کوہکن تمسے پشیمان ہین

رہتا ہے وہ منظور نظر میری نظر مین
ڈہونڈہے ہے جسے درد طلب راہ گذر مین

آئین تو شب وصل وہ مہمان مری گہر مین
آغوش مین لون بلکہ دل و جان و جگر مین

اللہ ری نزاکت تیری ای شوق حسینان
بل پڑ گئے ہین لچکے دوپٹے کے کمر مین

ہون ایکے موصل شب ہجر انسی تو پہوچہون
آرام ملا ہو تو پہر جا میری گہر مین

کس طور سے ہوا اوس بت کافر سے رسائی
کچہ زور دعا مین ہے نہ تاثیر اثر مین

تو لاکہہ کہے ایک نمانونگا مین واعظ
سودا ہے سر زلف بتان ہے بہر سر مین

تم کرتے ہو یکتائی کا دعوا یہ غلط ہے
پہرتے ہین بہت ایسے حسین میری نظر مین

ای رشک مسیحا کہین جلد سے خبر لے
چلنے کو ہے بیمار ترا شام و سحر مین

اوٹہتا ہے تری چال سے گر فتنۂ محشر
دیتی ہے قیامت مری اک شور سحر مین

مین سمجھون کہ طالع ہے میرا اوج پہ افضل
اغیار کے گہر سے جو وہ آئین میری گہر مین

مخلصی کی صف عشاق کو راہین نملین
چشم جلاد سے مردم کو پناہین نملین

یہ تری یاد مین بہولا کہ تری کوچہ کی
ای ستمگر مجہے ڈہونڈہے بہی راہین نملین

چشم مشتاق پہ ڈالا تہا حیا نے پردہ
وہ ملی بہی تو شب وصل نگاہین نملین

حلقۂ چشم مین دل حلقۂ گیسو مین جگر
ان بلاؤن سے کسیکو بہی پناہین نملین

لے لی کروٹ میری جانب سے شب وصل اونسے
سینے سے سینہ لگا ہو نسے نگاہین نملین

شب غم بحث رہی دونو نہین کیا کیا افضل
میری فریاد و فغان سے میری آہین نملین

خار حسرت میرے سینے مین چہا کرتی ہین
چمن حسن سے گل غیر چنا کرتے ہین

یہ نکہہ ای فلک پیر کہ کیا کرتے ہین
ہم تیری جان کو کمبخت دعا کرتی ہین

جلوہ حور مبارک ہو تمہین ای ناصح
ہمتو بتخانے مین دیدار خدا کرتے ہین

خاک مین ملتے ہین جن صورت گندم عشاق
گندمی رنگ حسینونپہ لپا کرتے ہین

ہے خیال رخ دلدار کہ ہو ضعف بصر
تر مری سی مری آنکھونمین پھرا کرتی ہین

دیکھیے اپنی بہی ہو عقدہ کشائی کہ ہنو
آج وہ گیسوی سربستہ کو وا کرتے ہین

اونکی تعظیم سلیمانکو بہی واجب ہوگی
ای پری جو ترے کوچہ مین ہوا کرتی ہین

تیغ ابرو بہی کہنچی تیر مژہ کا بہی چلا
آپ اک ناز مین دو وار کیا کرتے ہین

ای خاک سے ہی بہی وی کوچہ جانان مین چلا
خاک پر بیٹھے ہوی ہین تیرا کیا کرتی ہین

غیر سے شعر میرے سنکے وہ بولے افضل
خوش رکہی تجکو خدا ہم بہی دعا کرتی ہین

وہ ستم کرین مین ستم سہون وہ جفا کرین مین وفا کرون
وہ اوٹہا مین چہیڑ دین چپ رہون وہ کہا کرین مین سنا کرون

کبہی سوی چرخ نگاہ کی کبہی دل کو تہام کے آہ کی
ترے دست جور سے فتنہ گر یہ نہو سکے تو مین کیا کرون

اونہین روز و شب یہی فکر ہے اونہین ہر گہڑی یہی فکر ہے
مین قتیل چشم کو کیا کہون مین اسیر زلف کو کیا کرون

کبہی صاف ہمسے ہوا نہ تو کبہی خاص دل سے ملا نہ تو
اسی فکر مین رہا کینہ جو یہ جفا کرون وہ جفا کرون

M.P. 23/2/95

تیری زلف کی مجھے مار ہو جو کسی سے دلکو لگاؤنین
دمِ شعلہ زا سے زبان جلے جو کلام تیرے سوا کرون

میرا سوزِ غم سے یہ حال ہو ہتہین جب تو میرا خیال ہو
کبھی بیٹھہ جاؤن مین ضعف سی کبھی آہ کرکے اوٹھا کرون

وہی ظلم مجھپہ کرینگے وہ وہی دور مجھسے رہینگے وہ
میری ایک ہی نہ سنینگے وہ مین ہزار اونسے کہا کرون

کہا مین نے ای بتِ بیخبر جو وفا نہین تو جفا ہی کر
لگا کہنے وہ ترے ساتھہ مین نہ وفا کرون نہ جفا کرون

یہہ مثل ہے ٹہیک بلا خطر کہ نکوئی کا ہے بدی ثمر
کوئی مجھپہ جور و جفا کرے مین کسی سے مہر و وفا کرون

وہ اوٹھا مین تیغ ستم اگر مین جہکاؤن پاؤن پہ اونکے سر
دمِ قتل فضل خستہ جان وہ ادا کرین مین قضا کرون

ردیف واو

اونکا ارشاد ہے میری نہ برابر بیٹھو
دور سے بات کرو پاس سے ہٹکر بیٹھو

چٹکیان لیتا ہی ہنس ہنسکے کسیکا کہنا
ہوگئی ابتو سحر خواب سے اوٹھکر بیٹھو

کاش وہ دن ہو میری طرح سے تم بھی صاحب
تہام کر دلکو کلیجے کو پکڑکر بیٹھو

موہنہ بنا کر طلبِ وصل پہ اوسنے یہ کہا
ایسے آنے سے تو بہتر ہے کہ بس گھر بیٹھو

داد حشر سے رو رو کے کرین ہم فریاد
اور تم دلکو سنبھالے سر محشر بیٹھو

شکل آئینہ رہو صاف میری جانب سے
مجکو حیران نکرو تم نہ سکندر بیٹھو

غیر سے کہتے ہین وہ میری جلانے کے لیے
قدم آنکھون پہ رکھو شوق سے سر پر بیٹھو

آکے فرمانے لگے یون سر بالین مزار
ہوگیا حشر بپا خاک سے اوٹھکر بیٹھو

مجکو محفل مین جو دیکھا تو وہ ہنسکر بولے
کیون چلے آتے ہو دروازے باہر بیٹھو

دور ہو کچھ تو شب ہجر کی کاوش افضل
دو گھڑی جلسۂ احباب مین چلکر بیٹھو

دور سے حسرت و ارمان نکالو دیکھو
ہاتھ گردن وہ کہتے ہین نہ ڈالو دیکھو

اپنے سر مفت نہ غیرونکی بلا لو دیکھو
دیکھے دو چار دعائین انہین ٹالو دیکھو

وائے محرومی قسمت کہ وہ بولے شب وصل
ہاتھ اپنا مرے سینے سے ہٹا لو دیکھو

نظر خلق سے گرجاؤگے بجلی کیطرح
بر سر بام نہ یون نام اوچھالو دیکھو

چشم مشتاق کو ایک گونہ تسلی ہو جاے
رخ سے تم زلف پریشانکو ہٹا لو دیکھو

کہہ رہی ہی یہ تیری آنکھ کی گردش ظالم
آج گرداب بلا مین انہین ڈالو دیکھو

وہ دم رقص یہ ہنس ہنس کے لگے فرمانے
تم بھی اپنا دل بیتاب سنبھالو دیکھو

ہان ہمارے دل پر داغ کے ڈسنے کے لیے
افعی گیسوے پر پیچ نہ پالو دیکھو

یہ صدا آتی ہے اوس چاہ زنخدان سے سدا
چاہ کا نام نہ لو چاہنے والو دیکھو

کھینچ لائی ہی یہان حسرت دیدار مجھے
خود نکل جاؤنگا آنکھین نہ نکالو دیکھو

کہتی ہین اونسے یہ دزدیدہ نگاہین اونکی
دل ہزارونکی نگاہونمین چہپا لو دیکہو

ہم بہی ہو جائین نہ موسی کیطرح سے بیخود
سرمۂ طور ان آنکہون مین تو ڈالو دیکہو

اس مریض غم الفت کا مداوا کیسا
اور دو چار طبیبونکو دکہا لو دیکہو

دل اگر کاکل خمدار کے پہندے مین نہین
تم قسم مصحف رخسار کی کہا لو دیکہو

بسملونکی رگ گردن سے ابہی چہلتے ہین لہو
اک ذرا گوشۂ دامن کو سنبہالو دیکہو

میری جان فرط نزاکت سے یہ بل کہائیگی کمر
بدہیان ہونکی گردن مین نہ ڈالو دیکہو

غیر کا نقش مٹا یار کے دل سے افضل
چلکے تم شوق سے رنگ اپنا جما لو دیکہو

ستم کیون ہے الم کیون ہو جفای آسمان کیون ہے
جو تم دلمین ہو اگر تو اندوہ جہان کیون ہو

مبارک عشق او رفرہاد کو ایسی نکونامی
زبانون پر حسینونکی ہماری داستان کیون ہو

وہ کافر شکوۂ عہد وفا پر ہنسکے کہتا ہے
کسیکا کوئی دنیا مین الہی قدردان کیون ہو

پڑہا میری سنانیکو یہ مصرع بزم دشمن مین
خدا دی حسن جسکو اسکا خواہان کوئی کیون ہو

شب غم آتش ہجران کو ظالم کسطرح روکون
نہو جب دل ہی قابو مین تو پہر ضبط فغان کیون ہو

کسوئی پر کہین تا بہ کبہی سنتی نہین دیکہا
مقابل غیر کے اے بت بیجا امتحان کیون ہو

سوال وصل پر کہتے ہین جب تک شب نہین ملتے
خدا نی جب زبان دی ہی تو پہر تم بی زبان کیون ہو

اگر آئین شب وصل اپنے مہمان ہو تو یہ کہتے ہین
خفا کیون ہو خفا کیون ہے خفا تم مہربان کیون ہو

دل ناشاد پہلی صلح کر لی وصل پہر ٹہرے
اگر دل صاف ہو جائی تو حجت درمیان کیون ہو

ذرا ہان ہی ہوا ہی شوق جانان تیز تر ہونا
جو دل کی آگ جل اوٹھی تو سینی مین نہان کیون ہو

اوٹھاو تیغ دست ناز سی ہم سر جھکاتے ہین
نظر انداز مقتل مین ہمارا نیم جان کیون ہو

برنگ بید مجنون نکا دل بھی کانپ جاتا ہی
ہمارا قصۂ وحشت فزا اونسی بیان کیون ہو

طبیعت دونون جانب صاف ہی افضل تو پہر رنجش
یہان کیون ہو وہان کیون ہو وہان کیون ہو یہان کیون ہو

سادہ دل ہی کوئی مرجائے بت پر فن نہ ہو
دوستی کرکے مری جان کے دشمن نہ ہو

پردے پردے مین لگی آگ لگانے صاحب
گل ہو جاے چراغ تہ دامن نہ ہو

ہے شب وصل صنم آؤ نکالین ارمان
صاف دل ہوکے خدا کی لئے بدظن نہ ہو

بندۂ بت ہوا اللہ کو جان دیتی ہے
شیخ جی ہوکے مسلمان برہمن نہ ہو

سر سے تعویذ لحد پر نہ کہو آئینہ تم
دیکھو آشفتہ وحیران سر مدفن نہ ہو

ہاتھا پائی نہ کرو وصل کی پہلی شب ہے
ایسے بیباک ابھی اے مہ روشن نہ ہو

حلق پر تیغ نہ پہیرو مرے پتھر نہین مین
سنگدل اتنے مری جان دم کشتن نہ ہو

سمجھو تم سبحہ و زنار کو یکسان افضل
دشمن شیخ طرفدار برہمن نہ ہو

کون کہتا ہے مرا جلوۂ زیبا دیکھو
دیکھتے جاتے ہو کیا حضرت موسی دیکھو

اوڑ گیا عشق مین کیا میرا ہی خاکا دیکھو
آئینہ لیکے ذرا اپنا ہی نقشا دیکھو

ہو کے برہم میری شکوے پہ کہا اوس بت نے
اولٹے الزام ہمین پر یہہ تماشا دیکھو

خیر ہے کسلئے اسد رجہ اوچہلتے کیون ہو | دل میرا زلف کے پہندے مین الجہا دیکہو
بہول جاؤگے یہہ سب وعظ و نصیحت ناصح | سامنے اوس بت کافر کے ذرا جاو دیکہو
لاکہہ حکمت سے یہہ بیمار جنون سنبہلا ہے | اب نہ گر جائے کہین شان مسیحا دیکہو
عاقبت حضرت یوسف کو کیا اپنا اسیر | تم ہی دیکہو اثر عشق زلیخا دیکہو
پیچ مین ڈال گئی گیسوی پیچان افسوس | دیگئی چشم فسونگر مجہے دہوکا دیکہو
نقد دل قیمت بوسہ ہی کہین کہتی ہین وہ | اور جاکر کہین اس نرخ کا سودا دیکہو
اوسکو امید شب وصل ہو کیا آئندہ | جسکا ارمان کوئی ابتک نہی نکلا دیکہو

بندۂ عشق ہوے تم تو ابہی سے افضل
کیا دکہاتا ہے فلک اسکا نتیجہ دیکہو

کہین کسی سے عشق کا ماجرا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ طلب وہ شوق وہ مدعا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
کہا مین نے جب کہ طبیب سے تپ غم سے جلتا ہے جان و تن
تو کہا یہہ درد ہے لادوا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہ شب وصال کی صحبتین وہ نیاز و ناز کی حرکتین
وہ گلے مین باہونکا ڈالنا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
کہین بوسہ رخکا جو لے لیا تو غضب سے ہونٹ چبا چبا
کبہی کچہہ کہا کبہی کچہہ کہا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ ٹھہانا نقش جمال کا وہ اوٹھانا ذکر وصال کا

وہ خموشیوں میں بھی پوچھنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی کہہ اوٹھے جو نشے میں ہم کہ مزے اڑائیں چلو ہم

تو نگاہِ قہر سے دیکھنا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ زمانہ لطف حیات کا وہ سرور دنکا وہ رات کا

مجھے تمنے سارا بھلا دیا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی سنتے تھے نہ برا بھلا کہ ادھر اودھر تھا خلا ملا

جو میں مبتلا تو تھے تم فدا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کوئی وہ بھی دن تھا کہ جان جان تھا ہمارے آپکے درمیان

وہ وفا وہ مہر کا سلسلہ تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبھی تڑپا افضل بے جگر تو تڑپا کے شوق سے جلد تر

وہیں ہاتھ سینے پہ رکھدیا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

تمہاری تیغ ابرو سے کوئی کیونکہ نہ گھائل ہو
الٰہی عرصۂ مقتل میں لاشہ جبکہ بسمل ہو
سمجھ لیجیے جو کچھ ہو وصل کی شب آرزو دلکی
فریب نرگس پرفن کے آگے کیا چلے جادو
الٰہی اک گل خنداں کی غم میں جان جاتی ہے

اگر تم بیرحم ہو بیدرد ہو ظالم ہو قاتل ہو
میری خوں سے سطر دامن شمشیر قاتل ہو
کہ تم ذی فہم ہو ذی ہوش ہو زیرک ہو عاقل ہو
بہک جاتا ہے اک شوخ تیغ کیسا ہی کامل ہو
صف ماتم میں نوحے کی عوض شور عنادل ہو

بسر ہوتی ہی یہان تو ایک بیراقی مین اے ظالم
خوشا قسمت کہ غیرونسے تیری آباد محفل ہو

رہی تقوی نہ باقی بہول جاؤ پارسائی کو
اگر تم ناصح ناداں کسی کمسن پہ مائل ہو

گرائیگا تمہارا دور کہنچنا تمکو پستی مین
اگر تم مہر تابان ہو اگر تم ماہ کامل ہو

پڑہی او جہا الہی ہاتھہ گردن سے گرے خنجر
مزہ ہو قتل گہہ مین دو بدو قاتل سے بسمل ہو

سر مقتل وہ کہتے ہین کہ سر رکھدہ تہہ خنجر
کہ میری چاہنے والو نہین افضل تم تو قائل ہو

مجھ کہتا ہے جنون پیش قدم سر رکھدو
اونسے کہتی ہے ادا حلق پہ خنجر رکھدو

گرد اوڑا دو قدم ناز سے ہنگام خرام
طاق گردون پہ قیامت کو اوٹھا کر رکھدو

قصۂ الفت کا چکے عشق کا جھگڑا مٹ جائے
اک سرے سے صف عشاق پہ خنجر رکھدو

کچھہ تو ٹہیرے دل بیتاب شب فرقت مین
اونکی تصویر کوئی میری برابر رکھدو

لیچلے خوب سمجھکر اسے مال اپنا سا
خیر اسمین ہے کہ مرا دل مضطر رکھدو

نہ رہے آپکی پھر کوئی شکایت باقی
جسقدر ہین میرے شکوی میری سر پر رکھدو

چین آتا نہین تپ لرزۂ اندوہ سے ہائے
جانئی دل میری بغل مین کوئی پتھر رکھدو

وعدۂ وصل زبانی تو کئے ہین لاکھون
باور آتا نہین جب تک کہ نہ لکھکر رکھدو

خادم درگہہ والا ہون ازل سے مین بہی
مجھہ پہ دست کرم اے ساقی کوثر رکھدو

لطف ہی کچھہ نہین معشوق بغیر اے افضل
توڑ دو شیشہ ہی ہاتھہ سے ساغر رکھدو

اگر وے ہاتا پائی شام وصلت ہو تو ہونیدو
پھر اونکو دیدہ دشمن مین خفت ہو تو ہونیدو

جفا کاری بت کافر کی عادت ہو تو ہونیدو
دل و جان و جگر پر آہ آفت ہو تو ہونیدو

ہماری ساتہہ ایدل حسرت و ارمان بہی جائینگے
کسی مہرو کا مانع کنج خلوت ہو تو ہونیدو

سر اونکی ٹہوکر ونمین یکی بخت اپنا جگائینگے
اگر اسمین ہمسی کچہہ ہزار تہمت ہو تو ہونیدو

نہونگی بندہ طاعت خدا کو موہنہ دکہانا ہی
بتونکی گر گدائی مین حکومت ہو تو ہونیدو

کبہی اے حضرت دل بت بہی تہی الله گہر مین
اگر مائل کسی بت پر طبیعت ہو تو ہونیدو

زمین و آسمان مین زلزلہ آئے تو آنیدو
ذرا دو گام چل لیجیی قیامت ہو تو ہونیدو

جنازی کو مری دیتی ہین کاندہا اور یہ کہتی ہین
اگر بیچین اب بہی اسکی میت ہو تو ہونیدو

وہ کہتی ہین کہ ہم رفتار سی فتنی اوٹہائینگے
قیامت ہو تو ہونیدو قیامت ہو تو ہونیدو

خدا را ہنسکے تم دو پہول رکہدینا سر مدفن
اگر گریان ہماری شمع تربت ہو تو ہونیدو

اوٹہا دو رخسی پردہ کل کا وعدہ آج آ پہونچا
سوا نیزہ پہ خورشید قیامت ہو تو ہونیدو

تمہین تو کام خونریزی سی ہی اور خون بہانی سی
کوئی دل کوئی ارمان کوئی حسرت ہو تو ہونیدو

ہماری مردے ہین کہ یہ ہی ہین گرم نالونسی
چلو برہم مزاج اہل جنت ہو تو ہونیدو

تہین فضل الہی افضل سنتا ہد الفضولونکی
کسیکے سر پہ دستار فضیلت ہو تو ہونیدو

جو پہلو مین کبہی وہ ماہ پیکر جلوہ آرا ہو
تو فرط رشک سی بیتاب یوسف اور زلیخا ہو

تمہاری آستان پر کوئی کب تک جبہہ فرسا ہو
نہین مٹتا نہین مٹتا مقدر کا جو لکہا ہو

تم آؤ جان آئے چین آئے خوشدلی آئے
ہمار زندگانی ہو میرا یاور نصیبا ہو

ہمارے اختلاج قلب کی تمسے دوا ہوگی
کراہنے وقت کی اے مہربان تم ہی مسیحا ہو

یہہ سر ہو جدا ہو کر قتل قاتل شوق سے اگر
تری شمشیر بران کا کہین پورا تقاضا ہو

تمہارا عاشق مضطر تو تڑپے درد ہجرانسے
عدو کی آنکہہ مین اور مرغ بسمل کا تماشا ہو

مسی ملکر لبو نپر پان اگر وہ بیدہن کہائے
عدم مین عالم ہستی نے کیا کیا رنگ بدلا ہو

مزہ ہو گر ہو فرط عشق سی دونونکو ہچکی
ادہر حسرت تڑپتی ہو ادہر ارمان سسکتا ہو

ملا جب تیری کشتہ کو کفن دامان محشر کا
تو مدفن بہی قریب سایہ عرش معلی ہو

نہ چہپکے آنکہہ مجہہ بدست کی خورشید محشر سے
نہ کچہہ شور قیامت کا دل مضطر کو کہٹکا ہو

دگرگون حال ہو لب پے فغان ہے چشم پرنم ہے
جو تم آؤ تو د . . دلکا میری کچہہ مداوا ہو

تڑپنے سے میری قاتل قضا بہی سر کو دہنتی ہے
لگا اک اور بہی خنجر کہ جلدی کام اپنا ہو

نہ آیا پر نہ آیا جو شمن ہی واسطے ناکامی
میری ہی واسطے آب تم شمشیر ٹہنڈا ہو

پڑی ہو کوچہ جانان مین فصل اہل کس توقع پر
اوٹہو چہوڑو بہی اس قصے کو کیون ناحق مین لو ہو

تمہین ختم رسل روز ازل مین جسنے دیکہا ہو
تو پہر کیونکر در جنت نہ اوسکی واسطے وا ہو

خوشا طالع کر مجکو رویت روئے مصفا ہو
شب غم صبح عشرت ہو عجب عید تمنا ہو

تمہین ہو شافع روز قیامت سید عالم
گنہگاران امت کو نکیون تم پر بہروسا ہو

اگر اندہا بہی آنکہوںسے لگائے خاک یثرب کو
قدوم پاک کی برکت سے وہ فی الفور بینا ہو

پھرے انوا سجدہ سے شرف آدم نے پایا ہے — کہ مسجود ملایک رنہ یہ مٹی کا پتلا ہو

میرے محبوب کا پائے نگارین دیکھہ لو اگر — گمان گر روی یوسف پر نہ کچھ کچھہ اے زلیخا ہو

دئے ہین حق نے اک صفت سبکو و رب تمکو — تمہاری ہمسری کا فخر عالم کسکو دعوا ہو

تجہی کو جانتا ہون مین ہر اک گہر مین ہر اک ور مین — نہین اس سے غرض مجکو کہ کعبہ ہو کلیسا ہو

وہ دندان در عدن ہین وہ لب لعل بدخشان ہین — مقابل ہو اگر کچھہ حسن کا یوسف کو دعوا ہو

بلالو فضل احقر کو بہی اپنے مدینے مین
کہ اسکے بہی شہا دلکا کوئی ارمان پورا ہو

کہتے ہین وہ نہ مجھے ہاتھ لگاؤ دیکھو — حسرتین لیکے کہین اور ہی جاؤ دیکھو

ہاتھہ سے ہاتھہ لگا ہو نہ نگہ آنکھہ سے آنکھہ — لب سے لب سینے سے سینے کو ملاؤ دیکھو

منتشر اور بہی ہوگا دل وحشی کا خیال — سامنے بکھری اداؤں سے نہ آؤ دیکھو

ہاتھہ سینے پہ جو رکہا تو بگڑ کر یہ کہا — جو ستاتے ہین تمہین تم انکو ستاؤ دیکھو

بر سر محفل اغیار جو دیکہا مجکو — ہوا ارشاد کہ صورت نہ دکہاؤ دیکھو

ذکر جب گیسوئے پرخم کا کیا کہنے لگے — یہہ فسانہ مجھے تم پھر بہی سناؤ دیکھو

دل بہی پہلو سے تڑپکر نکل آیا ہی ابہی — تم بہی پردے سے خدارا نکل آؤ دیکھو

ہوگی فضل نہ یہان آپکی مقبول دعا
التجا لیکے کہین اور ہی جاؤ دیکھو

سونگہی جو بوئے زلف پریشان یار کو — دیکہی نہ آنکھہ بہر کے مشک تتار کو

تیری نگاہ مہر بہی جب قہر بنگئی
پہر کیا امید ہو دل امیدوار کو

ہے جای شکر آپنے آشنا تو کہدیا
اے پاسبان نزد کی میری جان نثار کو

قاصد جواب نامہ نہ جب تک تجہے ملے
ہا تو نسے چہوڑنا نہین دامان یار کو

کوچہمین تیری بعد فنا بہی تہی فتنہ گر
لیکر صبا چلی ہے مری مشتِ غبار کو

مجہہ ناتوان پہ آپکی کیونکر چہری چلی
کرتا ہی ذبح کوئی بہی لاغر شکار کو

کچہہ عکس تیری گیسو و رخ کا ہی ای صنم
ہم پا گئے حقیقتِ لیل و نہار کو

کوچہمین تیری جای ہین بیتاب ہونکی ساتہہ
رہبر بنا رکہا ہے تیرے انتظار کو

کرتا ہی تنگ کیون مجہی مجبور ہون لا
لاؤن کہانسے تیری لئے وصل یار کو

ہے بعد مرگ بہی مری تربت پہ اک ہجوم
گہیری ہوئی ہین حسرت و ارمان مزار کو

کیون دیکہتا ہی چشم حقارت سی ای فلک
وہی ہے اوجِ رحمتِ حق خاکسار کو

افضل تیرے کلام کی شہرت ہی چار سو
لیکن نہین پسند بتِ کسنہ کار کو

اشارے سے کیا کشتہ حرم مین ترا بیانکو
تہہ ابرو سکہایا کسنی جادو چشم فتانکو

ترو کون ضبط و گریہ مین ابہی آہِ سوزانکو
تو ٹکڑی ٹکرے ہو کر دو ابک دم مین چرخ گردانکو

بکہیر و مصحفِ رخ پر نہ تم گیسوی پیچانکو
کہ دین مین شبہہ پڑجاتا ہی کچہہ ہر اک مسلمانکو

جگہ کیسے ندون دلمین خیالِ روی جانانکو
خدا کس طرح رکہون واعظا کعبہ و قرآنکو

یہہ کسکی حسرتونکا خون بتا برگِ حنا مین
کر دی ہے آبروخوانی تیری حسنِ حسینانکو

تیری شمشیر کا ہم آئی تو ہم ہی کام آجائین
تمنا کون رکھتی ہی شہادت کی دل و جانکو

ہوئی ہین پرزے پرزے جیب و دامن دست وحشت سی
رفو کر سوزن حسرت سے میری چاک گریبان کو

مجھے بھی کر عطا استاد الفت کی غذا و نما
عطا کی تو نے خاتم جسطرح دست سلیمان کو

شہ حسن بتان تیری لب گلرنگ کے آگے
نہ لینگے کوڑیون کے مول ہم لعل بدخشانکو

سحر مین بھی ہمارا جوش وحشت کم نہین ہوتا
کہ ہر دم چاک کرتا ہی کفن کی بھی گریبان کو

مشبک تیر سے گر دل ہوا افسوس کیا اسکا
ہوا اور ایک گوشہ ملگیا قاتل کی پیکانکو

وہ چشم سرمہ سا بھی شرارت خیز ہی ناصح
سکھائی جسنے شوخی شوخ چشم غزالانکو

میری آنکھوں سے چشمہ خون کا جاری ہے اے قاتل
لگایا تو نے منہ جیسا ہے رنگ سرخی پانکو

پھرو گر تلملاتی صورت برق طپان ناصح
سر محشر کرونگا جب طلب بیدار جانانکو

مری انکو زخم دلسی اک خوناب جاری ہے
چھپاؤن کسطرح قاتل مین اپنے زخم پنہانکو

برنگ پیکر پروانہ خاکستر ہوئی ارمان
جدا کسنے کیا مجھسے میری شمع شبستان کو

ملی کچھ استخوان میری نہ پائی خاک حسرت کی
اونہون نے عندلیبی کہدیا یا اگر گنج شہیدانکو

لکھون وصف معارج تیرا ختم الانبیا کیونکر
رسائی ذہن ممکن مین طاقت کا کہان انکو

کرے کیا ہمسری کوئی دعوی تیرے اے افضل
کیا ہے سرنگون شکل قلم ہر اک سخندان کو

ردیف ہای ہوز

جلوۂ شان کریمی کو دکھا دے اللہ
میری بگڑی ہوئی قسمت کو بنا دے اللہ

گلِ رخسارِ پیمبر کو دکھادے اللہ
خارِ غم سے مرے دامن کو چھڑادے اللہ

مجھ گنہگار کا لاشہ بھی مدینے میں ہو دفن
میری مٹی بھی ٹھکانے سے لگادے اللہ

جلوۂ حق نظر آتا ہے تمہارے دم سے
حضرتِ عشق تمہیں نیک جزا دے اللہ

اوج پر اخترِ طالع ہو مرا روز بروز
خاک میں گردشِ گردون کو ملادے اللہ

گر نظر کو ہوئی خاصیتِ اکسیر عطا
دلکو بھی کشتۂ سیماب بنادے اللہ

تیری ہی یاد میں مشغول ہوں میں شب و روز
غیر کا نقش مرے دل سے مٹادے اللہ

دلِ مضطر کو مرے جس سے کہ تسکین ہے
غیب سے ایسا کوئی مژدہ سنادے اللہ

تن مرا گلشنِ بخارِ بہشتی ہو جائے
روح کو بلبلِ فردوس بنادے اللہ

ہیچ ہے سنبلِ فردوس کی خوشبو افضل
نکہتِ زلفِ پیمبر کو سونگھادے اللہ

ہو جسکو عشق شافعِ روزِ جزا کے ساتھ
گویا کہ دوستی ہوئی اوسکی خدا کے ساتھ

کعبہ کو چلیے عشقِ رسولِ خدا کے ساتھ
راہِ خدا کو کیجیے طے رہنما کے ساتھ

میں مدح خوان ہوں احمدِ مرسل کا دوستو
کھلتے رہینگے لب مرے صلِ علیٰ کے ساتھ

وہ دن ہو یا خدا کہ سوئے روضۂ رسول
میں اوڑ کے جاؤں ہند سے بادِ صبا کے ساتھ

واعظ نکر خدا کے لئے حسرتوں کا خون
پی لی شرابِ عشقِ نبی تو بھی آ کے ساتھ

میں تیرے رخ کو مصحفِ کامل کروں شمار
تشبیہ گرچہ دی ہیں سب والضحیٰ کے ساتھ

بدلا ہے تیرے جلوے نے لیل و نہار کو
نکلے نہ مہر و مہ تیرے رخ کی ضیا کے ساتھ

یہہ افتخار مجکو دیا تیرے نام نے ۔ قدسی پکارتے ہین مجھے مرحبا کی ساتھہ
مین مفلسی سے ہند مین تڑپون خدا کی شان ۔ لوٹین ثواب کعبہ تو نگر طلا کے ساتھہ
ہو مجکو عیش و عشرت دنیا نہو نہو ۔ راضی ہون مین تو آپکی مولا رضا کی ساتھہ
روی نیاز روضہ سرور کی سمت ہو ۔ میری تڑپ ہی طائر قبلہ نما کے ساتھہ
کچھہ آج ہی سی عشق رسول خدا نہین ۔ روز ازل سے لائی ہین دلین لگا کی ساتھہ
کیون پھیرتا ہی میری دعا و نکوای فلک ۔ خدا اور عاشقان رسول خدا کے ساتھہ
صد حیف نور عین نبی کو کیا شہید ۔ بلوا کے اہل زور نے مکر و دغا کی ساتھہ

فضل جو کچھہ طلب ہی تجھی وہ اوسی سی مانگ
سب کچھہ ملے خدا سے رسول خدا کے ساتھہ

ردیف یائی

یا الٰہی مجھے دکھلا دی وہ صورت اچھی ۔ جسکی صورت سی نہین ہی کوئی طلعت اچھی
ہے بہت ناکمین دم ہند کی رہنی سے صبا ۔ لا کے یثرب سی سونگھا دی مجھے نکہت اچھی
کیون نہ آ جائی خدا کو تیری ہر چیز پسند ۔ تیری عادت تیری صورت تیری سیرت اچھی
گر تیری کوچی کی جاروب کشی ہی ملجائے ۔ ہی مجھے تخت سلیمان سی بہی خدمت اچھی
عرصہ حشر مین دیدار تو ہو گا سب کا ۔ ایخدا آج ہی آئی تو قیامت اچھی
شافع روز جزا تمکو کیا خالق نے ۔ سارے اچھو مین ہوئی آپکی قسمت اچھی
لکھتے لکھتے صفت شاہ رسولان جہان ۔ کیا عجب ہی مری ہو جائی طبیعت اچھی

کنگرہ خانۂ کسریٰ کی ندامت سے گرے ۔۔۔ کہ نہین آگے تیری کفر کی قوت اچھی

قصر جنت کا یہی ایک ہی سیدھا رستہ ۔۔۔ ساری رستو نسی تیری راہِ شریعت اچھی

گرم ہی تیری تصور سے میری خلوتِ خاص ۔۔۔ للہ الحمد کہ ہاتھہ آئی ہے صحبت اچھی

گو نہین عیش و طرب است احمد مین تو ہون ۔۔۔ حضرتِ خضر ہے تمسی میری قسمت اچھی

گر تقرب تیرا ملجائے تو پھر اے مولیٰ ۔۔۔ میری حرمت مری عزت مری عزت اچھی

دیکھہ لے گر تیرے روضے کو محمد فضل
جان کو چین ملے دلکی ہو حالت اچھی

پوچھتا کیا ہے جسے تو دلکی ۔۔۔ آج کل ہے غذا لہو دلکی

کوئے جانان مین کی بہت فریاد ۔۔۔ کون سنتا ہے ہائے ہو دلکی

تیرے تیرِ مژہ کا زخمی ہے ۔۔۔ کیا خبر تجکو جنگ جو دلکی

فتنہ گر دیکھئے نہ ہے کیونکر ۔۔۔ خو ہے تیری ہی ہو بہو دلکی

تپِ ہجرِ بتان سے جل جلکر ۔۔۔ خاک اوڑتی ہے کو بکو دلکی

اے صنم کب تلک رہون ناکام ۔۔۔ ابتو پوری ہو آرزو دلکی

طپش و اضطرار و نالۂ و اشک ۔۔۔ یہی کھوتے ہین آبرو دلکی

کچھہ تو کہہ اے امیدِ شوق وصال ۔۔۔ بنگئی کس لئے عدو دلکی

تیری شوخی سے اے بتِ کافر ۔۔۔ ہوئی تشہیر چارسو دلکی

چلے آتے ہین تیر و تیغ و سنان ۔۔۔ کون سنتا ہے طرقو دلکی

لیگیا اک نظر مین وہ فضل کہان
جانتا ہے وہ ماہرو دلکی

ہمارے گلشنِ دل مین بسی ہے بو تیری
وہان شوق مین رہتی ہے گفتگو تیری

بنینگے تختۂ مشقِ ستم کبہی ہم بہی
ہوئی ہے شہرتِ بیداد چارسو تیری

ترا جمال صنم جلوۂ الہی ہے
ہمین خدا سے ملائیگی جستجو تیری

شبِ وصال مین یہ بدزبانیان کیون ہین
جگر مین چٹکیان لیتی ہے گفتگو تیری

نہ توڑ سنگ جفا سے ہمارا شیشۂ دل
کہ خون ہوکے نہ بہجائے آرزو تیری

پہرینگے گردشِ افلاک کیطرح دردر
ہمین کہین کا نرکہے گی جستجو تیری

جلیگا طور کی مانند اپنا جسم حزین
کہ برقِ ہجر قیامت ہے شعلہ رو تیری

بجا ہے مصحفِ رخسار کی ہمین تعظیم
صنم نہ دیکہینگے صورت بلا وضو تیری

کہلائیگی ہمین لختِ جگر غذا کی جگہ
پلائیگی شبِ فرقت ہمین لہو تیری

پس فنا بہی نہ وہ چین دینگے ای افضل
یقین ہے خاک اوڑائینگے کوبکو تیری

گر اوس صورت پہ ہمنے جان فدا کی
تو کیا اے ناصحِ نادان خطا کی

نہ ہلجائے بنا عرشِ علا کی
ہو گر لیکے دل ہم سے دغا کی

شبِ غم جان کو دل کو ڈسا کی
وہ کاکل ہی کہ ناگن تہی بلا کی

مٹے ہم صورتِ داغِ تمنا
اونہون نے چشمِ رحمت ہی نہ واکی

کہین اوس در پہ رہتی تو تہا خوب
امید وصل کیون در در پہرا کی

نہواے حسرت دیدار مضطر
دکہا دینگے تجلی مصطفا کی

وہ آئے ہم نہ تہے قسمت سی گہر پر
رسائی بخت نے کی ہی تو کیا کی

ہجوم داغ نے پہونکا کلیجہ
وفا سے یاس نے مجہپر جفا کی

ہمارے خانۂ دل مین نہ آؤ
بہت یہہ ملک ہے رب العلا کی

جگر مین دل مین سینے مین دئے داغ
مریض ہجر کی اچہی دوا کی

گلوے تشنہ پر کاٹے تہے شاید
کہ اونکی تیغ رک رک کر چلا کی

نکل اے نالۂ ناشاد دل سے
کہ یاد آئی ہے اب اونکی ادا کی

سونگہائی ہے مجہے بوئے مدینہ
الہی عمر دونی ہو صبا کی

شب غم چٹکیان لیتی ہی دلمین
دہائی ہے تیری زلف رسا کی

غزل قتل کی سنکر ہنسکے بولے
طبیعت ہیگی ظالم کی بلا کی

کیون صاف کسی آن طبیعت نہین ہوتی
آئینۂ خوبی مین کدورت نہین ہوتی

دو گام ذرا چلکے دکہا دیجے خدارا
قایل کسی صورت سی قیامت نہین ہوتی

ذریکو ابہی چاہی تو خورشید بنادے
عاجز کبہی اللہ کی قدرت نہین ہوتی

یوسف کی طرح بر سر بازار نہ آتے
پردے مین اگر حسن کی شہرت نہین ہوتی

انکہو نسی گرا مین تو کہا سر کو جہکا کر
بیمار سنبہالے کسے طاقت نہین ہوتی

سو آفتین ہین بپا دل و جان و جگر پہ / کم روز حشر سے شب فرقت نہین ہوئی

آغوش تمنا مین چلے آئے بے عذر / خلوت مین عنا گیر نزاکت نہین ہوئی

کوچے مین تیری ایڑیان کا میکو رگڑتا / ای آفت جان گر مری شامت نہین ہوتی

کیون ایسی بگڑتی ہو کہا وصل کو کسنے / اچھی میری سر مفت کی تہمت نہین ہوئی

دیتے نہ کبھی دل سا رفیق ہم انہین افضل / لینے کی اگر اونہین لیاقت نہین ہوتی

بلندی پہ ہے سر گرانی کسیکی / ترقی پہ ہے نوجوانی کسیکی

کسی نے ہمارا بہی خاکا اوڑایا / بہت خاک ہمنے بہی چہانی کسیکی

یہہ کہتے ہین وہ ہم سنینگے نہ ہرگز / فسانہ کسیکا کہانی کسیکی

میری خاکساری پہ رکہنا نظر تم / نہ سننا لگائی بجہائی کسیکی

کہین کیا کسی سے خدا کو ہے روشن / کسیکا ستم قدر دانی کسیکی

کہا سنکے ذکر وصال اوس صنم نے / الٰہی ہو غارت جوانی کسیکی

نہ نکلے زبان سے کبہی رب ارنی / جو موسی سنین لن ترانی کسیکی

دم وصل پہیرین کسینے نگاہین / اجل آگئی ناگہانی کسیکی

اگر غیر پہ ہے کسیکی عنایت / تو ہمپر بہی ہے مہربانی کسیکی

لئے جائینگے داغ غم قبر مین بہی / نہ بہولینگے ہم یہ نشانی کسیکی

نمونہ صف حشر کا کم سنی ہے / قیامت ہے اوٹھتی جوانی کسیکی

نہ لکہنا اوسی نامہ شوق فضل
بلا بہیجنا تم زبانی کسیکی

درد دلسی جو لبون تک کبہی نالے آئے
ہنسکے بولے کہ بڑی چاہت والی آئے

تیغ اوٹہائی کبہی اوسنی کبہی خنجر تولا
تیر آئے میری خاطر کبہی بہالی آئے

گریہ ہجر کی تاثیر ہی دیکہی ہمنے
روئی روتے میری آنکہونمین ہین چہالے آئی

رخ روشن کو کبہی لف سیہ کو دیکہا
کبہی گوری میری آگے کبہی کالی آئے

بت کافر تیری کوچے سی خدا کے بندے
گٹہریان سر پہ گناہونکی سنبہالی آئے

شب غم دل جو گیا بیٹہہ تو ولسی اوٹہکر
کبہی آہین میری لب تک کبہی نالی آئے

تیری ڈورسی بت بیدرد تیری کوچے سے
گرتے پڑتی ہوی ہم دلکو سنبہالی آئے

غیر کو چشم عنایت سی بٹہایا سر بزم
اور ادہر آئی تو آنکہین وہ نکالی آئے

سانس ٹہنڈی مجہے بہرتی ہوی دیکہا تو کہا
آرزو دلکی کوئی آج نکالے آئے

اونکی تصویر کو جب ہاتہہ لگایا مینے
بولی جہنجلاکے بڑے دیکہنے والی آئے

آپ بیشک ہین شہنشاہ سخن ای فضل
ہاتہہ باندہی ہوی مضمونکی رسالی آئے

گر میری اونکی عارض و رخ سی نظر ملے
سمجہون کہ ایک وقت مین شمس و قمر ملے

کہئے تو کچہہ زبان مبارک سی ای حضور
کیا کیا تمہین غلام کی عیب و ہنر ملے

قاصد وہان شوق سی مونہہ تیرا چوم لون
تیری زبان سی مجکو گر اونکی خبر ملے

جان و جگر عزیز ہین کس خستہ حال کو
دیدین خدا کا گھر بھی وہ کافر اگر ملے

کاٹون شب وصال موذن کی مین زبان
رکھدون چھری گلے پہ جو مرغ سحر ملے

غمزہ بڑھیگا اور جو حسن لینگے اشتیاق
لون پھیر خط شوق اگر نامہ بر ملے

شرما کے مجھسے کہتی ہین بزم عدو مین وہ
گر دل سے دل ملے تو نظر سے نظر ملے

شام فراق چشم ستمگر نے یہہ کہا
ہمکو بھی کچھ یہہ سرمۂ درد جگر ملے

شان خدا ہی سنکے وہ ملنے کی آرزو
ایسے خفا ہوے کہ نہ پھر عمر بھر ملے

ثابت کرین دہن کو تو گم ہون حواس ہوش
معدوم ہون جو ہم تو نشان کمر ملے

گذرا مجاز سے تو حقیقت کھلی مجھے
تم کیا ملے کہ دونون جہانکے خضر ملے

جھکتا ہی تیری پاؤن پہ اپنا سر نیاز
تیرا دماغ بھی کہین او کینہ ور ملے

رو رو کی شام ہجر یہہ کرتا ہون مین دعا
اللہ مجھہ فقیر کو وہ سیمبر ملے

بھڑکی ملی رقیب کو فصل شب وصال
اور ساغر شراب ہمین رات بھر ملے

تیرہ بختی سے سر گیسوی پرخم مین رہے
ہمتو جلتے رہے اور رقیب جہنم مین رہے

خنجر کا پاس ہے اور درد ہے میرا بھی نہین
عیش مین اوسکے رہے اور میرے ماتم مین رہے

ای صنم صورت آئینہ نہ کچھ ہمسے غبار
زنگ کلفت نہ تیری خاطر برہم مین رہے

وعدۂ وصل بھی ہوئی ہین عدو شیرین کام
ہمتو دایم بت بیدرد تیرے دم مین رہے

چشم مردم ہی جو گھبرایا تصور اونکا
دی صدا دل نے کہ یہہ حسب جان ہم مین رہے

تو نے نظروں سے گرایا بتِ نگین جب سے — ہو گئی شرمندہ گل دامنِ شبنم میں رہے

حسرتِ وصل کی یارب ہے عصمت قایم — کوئی دھبا نہ لگا دامنِ مریم میں رہے

ایک دم بھی نہ ہوں یاد سے تیری غافل — دم یہ جبتک مرے اللہ مرے دم میں رہے

اک نفس بھی نہ ملا درد جدائی سے قرار — اسی ماتم میں اسی دکھ میں اسی غم میں رہے

کیوں نہ ہوں عالمِ ایجاد میں افضل فضل
بنگئی بات ہماری بنی آدم میں رہے

دل سے مری ظالم تری الفت نہیں جاتی — آئی ہوئی کمبخت طبیعت نہیں جاتی

فتنوں کو جگہ ملتے ہیں رفتار سے تیری — قامت سے کبھی بیٹھ قیامت نہیں جاتی

ہم زلف پریشاں کا تری وصف لکھیں کیا — یہ کوچہ ہی تاریک طبیعت نہیں جاتی

کب میری فسانے سے وہ برہم نہیں ہوتے — کس روز میری اور یہ شکایت نہیں جاتی

ای بت تجھے اللہ کے کرتے ہیں حوالے — ہمسے تو کسی روز کی آفت نہیں جاتی

رہتا ہی مسلط شب غم سایۂ گیسو — یارب میری سر سے یہ مصیبت نہیں جاتی

شرما کے شب وصل لگے ناز سے کہنے — اب ہٹیں کوئی آپ سے حجت نہیں جاتی

پردیسی تجھی حسن نے بازار دکھایا — ای غیرت یوسف تری نخوت نہیں جاتی

ہم ملگئے خاک رہ وحشت میں ہوا اور — خاطر سے تمہاری یہ کدورت نہیں جاتی

ای صبر ہمارے دل مضطر کی دوا کر — بیتابی سوز تپ فرقت نہیں جاتی

یہاں گوشۂ تنہائی میں بیٹھے ہیں دم سرد — اغیار سے وہاں گرمی صحبت نہیں جاتی

کیا حذر ہے کہنے کی تکرار لینے کو تمہارے — ارمان نہین جاتی ہین کہ حسرت نہین جاتی

مدت سی تمنائی در شاہ ہے افضل
لے مجکو میری شومی قسمت نہین جاتی

کسیکی زلف کا شب بہر خیال ہوتا ہی — وبال سر مجہے ایک ایک بال ہوتا ہے

نگاہ ملتی ہی دل تمام کر کہا اوسنے — خدا کے بندونمین بیشک کمال ہوتا ہے

شب وصال نہین بلکہ ہے پیام اجل — کہ وصل ہوتی ہی میرا وصال ہوتا ہے

اوس انجمن مین جہ آیا تو آگیا دشمن — ہمارا ذکر اونہین نیک فال ہوتا ہے

کبھی تو اپنی گریبان مین تم بہی مونہہ ڈالو — ہمین سی روز جواب و سوال ہوتا ہے

بتونکا ملنا ہے آسان کوئی دل مضطر — کہ جان کنی سی بہی بڑہکر وصال ہوتا ہے

تمہاری ذکر پہ دل نے تڑپ تڑپ کے کہا — کہ دیکہو حال یہ ہی اور قال ہوتا ہے

تمہین قسم ہی بتو نقد جان عاشق لو — کہ صرف کرنیکو اچہونکا مال ہوتا ہے

نکہہ تو قصہ گیسو ولا خدا کو مان — کہ منتشر میرا سنکے حال ہوتا ہے

کوئی دقیقہ نظلم وستم نرکہہ باقی — شہید ناز تیرا پائمال ہوتا ہے

شب وصال کا احسان بجا نگا سر سے — ہمیشہ شکر کنان بال بال ہوتا ہے

پہنسے ہو حلقہ گیسو کی دام مین افضل
کہ ایسے بال کا پہندا وبال ہوتا ہے

زندونکو مٹا دیتی ہے گفتار کسیکی — مردونکو جلا دیتی ہے رفتار کسیکی

بن بنکے مسی صورت بیمار کسیکی — خون ہوکے بہی حسرت دیدار کسیکی

آجانے بہی دی لخت جگر نوک مژہ پر — تو مان نہ اے دیدۂ خونبار کسیکی

رک رک کی دم یاس نکلتا ہی شب غم — چلتی ہی میرے حلق پہ تلوار کسیکی

برباد کریگی تجہے فریاد غریبان — لے آہ نہ تو چرخ ستمگار کسیکی

ایدل تیری لٹ سکتی کو آغوش لحد مین — لیجائینگے ہم حسرت دیدار کسیکی

ہم دیدۂ گردون سے گری ہین گہر بنکے — آنکہو نہین ہے یان چشم سیہ کار کسیکی

رکہدی کوئی پہلو مین میری ریزۂ آہن — دل پیس ڈالے کہین رفتار کسیکی

سب بہول گئے فتنۂ محشر کی خرامش — آئی ہمین جب یاد وہ رفتار کسیکی

خون رگ گردن تو پیا پہر بہی ہی ناخوش — کیا کہائیگا جان خنجر خونخوار کسیکی

اسدر ہی نخوت میری جانب سے دم قتل — موہنہ پہیر کے چلنے لگی تلوار کسیکی

پیتے ہین رگ حلق سی آب دم خنجر — کہاتے ہین لب شوق سی تلوار کسیکی

ٹکڑے ہی اگر ہوکے نکلجای تو بہتر — رکہدو سر امید پہ تلوار کسیکی

کافی ہے ہمین جنبش ابرو کا اشارا — محتاج نہین کہائین جو تلوار کسیکی

وہان تیغ ادا ہی تو یہان نالۂ دل تہا — روکا کئے ہم نیزہ سپہ تلوار کسیکی

جادو تہا تڑپنا بہی دم قتل ہمارا — خون موہنہ سے اوگلنے لگی تلوار کسیکی

سنجاؤ بس اب جانی ہی دو غیظ غضب کو — حسرت نہ مٹاؤ ابھی سرکار کسیکی

ناصح تیری کہنے سی چہٹے عشق حسینان — سنتے ہی نہین تازہ گرفتار کسیکی

قتل ہمین سمجہاتے ہین دل لکہہ کر دینا
ہے چشم سیہ درپے آزار کسیکی

کب جدا ہے خیال ستم ایجاد رہے
بنکے دم سینے مین دلمین صفت یاد رہے

وار خنجر کا کوئی اور بہی جلاد رہے
کہ ہمین کچہہ تو محبت کا مزا یاد رہے

نالہ اک اور بہی کسکر دل ناشاد رہے
کر رہے چرخ نہ اس چرخ کی بنیاد رہے

اشک آنکہونمین ہین سینے مین فریاد رہے
دو نشان اہل محبت کر یہین یاد رہے

پہر ہی داغ جگر اسکو مٹادون ناصح
عشق کی پاس میری کوئی تو استاد رہے

غیر سطرح ترے ساتہہ چہپا پہرتا ہے
جیسے پوشیدہ نظر سے کوئی ہمزاد رہے

کبہی مجروح کئے پاؤن کبہی سر پہوڑا
رشک مجنون رہے ہم غیرت فرہاد رہے

خوب اون آنکہونکی تصویر کہچی ہی مانی
مردم دیدۂ جانانہ پہ میرا صاد رہے

وصل کی شب بہی ہا روز جدائیکا خیال
ہم اگر شاد رہے پہر بہی تو ناشاد رہے

میری حسرت کو ملی گوشۂ سوفا مین جا
میری ارمان ہتہ خنجر جلاد رہے

حلقۂ زلف مین ہم حلقۂ آغوش مین وہ
لو ہمین صید رہے اور ہمین صیاد رہے

کہینچتے غیرت یوسف تیری کیونکر تصویر
دیکہکر ہوشمین کب مانی و بہزاد رہے

لب جان بخش حسینانکا جو ہو کشتۂ ناز
اوسکو اعجاز مسیحا کبہی کیا یاد رہے

نہوا درد جدائی سی کہین چین نصیب
کبہی ظالم تہہ خاک اور کبہی برباد رہے

شکوے سن سنکے میری کہنے لگے حسرت ہے
جسکے ہم دلمین رہین وہ نہ ہمین یاد رہے

پڑ گیا صبر یہ آہو نکا تیری ای بلبل — تو گرفتار ہوئی بازوئے صیاد رہے

نیک ساعت مین پایا تہا تہمین ای لیل نہار — تم ہمین یاد رہو اور تمہین ہم یاد رہے

کسی کم بخت کو آرام نہ آنے پائے — کہین عشوہ کہین غمزہ کہین بیداد رہے

حلقۂ دام سر زلف بتان مین فضل
جو گرفتار ہوئے بس وہی آزاد رہے

ہوئی جب سے الفت ہماری تمہاری — مٹی ساری کلفت ہماری تمہاری

بہلا دیگی لیلا و مجنون کا قصہ — میری جان حکایت ہماری تمہاری

جو ہم منتظر ہین تو تم منتشر ہو — برابر ہے حالت ہماری تمہاری

رقیبون کے بہکانے سے کچہہ نہو گا — ملی ہے طبیعت ہماری تمہاری

خدا جانے بس کام آئیگی کسدن — یہہ صاحب سلامت ہماری تمہاری

قدم جب سے راہ محبت مین رکہا — ہوئی ہے رفاقت ہماری تمہاری

ملا ہے ستارا ہمارا تمہارا — موافق ہے قسمت ہماری تمہاری

الہی پڑے ٹوٹ اونپر قیامت — جو کرتے ہین غیبت ہماری تمہاری

شب وصل کہنے لگے وہ کہ فضل
غنیمت ہے صحبت ہماری تمہاری

دکہائی وہ میری گل پیرہن نہین دیتے — نوید وصل جو مرغ چمن نہین دیتے

کسی شہید کو آئے مزا تہہ خنجر — بجائے آب لعاب دہن نہین دیتے

کہا جو مینے کہ دل بیمیر دو مرا تو کہا
یہہ ہے ہمارا اسیر کہین نہین دیتے

حنائی ہاتو نسی پوچھے ہین اشک کیا کہیے
کہ سمجھو وہ میری دلکی جلن نہین دیتے

ہم اپنی آتش دوری سے آپ جلتے ہین
بجھنے تو داغ سپہر کہین نہین دیتے

اوٹھا نہ بار الم کہا کے مر رہا تیشہ
ذرا سی بات پہ جان کوہکن نہین دیتے

بلا سے عاشق مضطر کوئی کنوئین گر جے
وہ اپنا بوسہ چاہ ذقن نہین دیتے

جو مانگا بوسۂ رخسار نقد جانکی عوض
لگے وہ کہنے کہ ہم قیمتا نہین دیتے

نمک ہے حسن ملاحت کا ہر رگ پے مین
گواہی کیا آمری زخم تن نہین دیتے

چرائین بوسۂ عارض کو کسطرح اہل
کمند زلف کی چہوئے رسن نہین دیتے

یہ جانتے ہین کہ مجنونکی روح تڑپیگی
اُکہڑنے وہ مرا دیوانہ پن نہین دیتے

جلانا مسجد ابرو مین روز کہی کے چراغ
اوجاڑ کیون مرا بیت الحزن نہین دیتے

دیا نا تم مجھے پیرہن ہی خون آلودہ
شہید ناز کو غسل و کفن نہین دیتے

کیا ہی بوسہ طلب مدعی نے اور چپ ہو
جواب کیون اوسے دندان شکن نہین دیتے

زمین کیسی ہی کیون ہو نہ سنگلاخ افضل
سخن کو ہاتہہ سے اہل سخن نہین دیتے

ہے ہر سو کہانی ہماری تمہاری
وہ چاہت ہی جانی ہماری تمہاری

نہ کیون عشق ہو آپ مین مجھ مین یکسان
کہ ہے نوجوانی ہماری تمہاری

حنائی ہین انکھین تو سرخ ہے دہن
یہی ہے نشانی ہماری تمہاری

دیا اشک ماتم نے دونوں کو بھڑکا
نہ آئی بجھانی ہماری تمہاری

جگر تھام کر آدمی بیٹھ جاسی
سنے گر کہانی ہماری تمہاری

فلک نے سراغ محبت نہ پایا
بہت خاک چھانی ہماری تمہاری

پڑی وس غنچوں پہ بلبل ہیں ساکت
رہی گلفشانی ہماری تمہاری

جلائیگی بن آگ صرصر عدو کو
یہ آتش بیانی ہماری تمہاری

لڑیگی دریچے مین بیٹھو نہ صاحب
نظر ناگہانی ہماری تمہاری

گرائیگی برق غضب دشمنوں پر
وہ ہے لن ترانی ہماری تمہاری

کہا اوسنے خلوت مین ہنس ہنسکی افضل
خوشا زندگانی ہماری تمہاری

ہوکے نظروں سے جدا جسوقت وہ جانے لگے
مردم دیدہ ہماری پاؤن پھیلانے لگے

سنکے ذکر وصل وہ ہنس ہنسکی فرمانے لگے
کیا تماشا ہی کہ تم ہمپر بھی مونہہ آنے لگے

وہ کھڑے ہوکر لب جو بال سکھلانے لگے
سانپ سے لاکھون ہماری دل پہ لہرانے لگے

دستگیری کا ہی موقع چشم پوشی کا نہین
ای مسیحا تیری بیمارونکو غش آنے لگے

وہ ہجوم عاشقانکو زیر چلمن دیکھکر
ہوگئے جامہ سے باہر ایسی اترانے لگے

دختر رز سے کہین اقرار ہے ای محتسب
کیون در میخانے پہ ہستی ہین مستانے لگے

تیرا کوچہ ہی کہ ظالم قتلگاہ عام ہی
ایک دو ہر روز یان پر آکے مرجانے لگے

تو مسیحائی زبان بیشک ہی ای شیرین دہن
بوسہ لبکے مریض غم شفا پانے لگے

وہ ہوئی خنجر بکف اور ہم ہوئے سینہ سپر
ہم ستم سہنے لگے اور وہ ستم ڈہانے لگے

آج ہمپر بہی کسیکی ہے عنایت کی نظر
جان نثار ہونیکو کسیکی ہم بہی کہانے لگے

اپنی جانب کسنے کہینچا یا الٰہ العالمین
بیٹہے بیٹہے دست و پا کیون اپنے تہرانے لگے

مختصر کیجے کہین افسانۂ غم مہربان
تم بہی گہبرانے لگی اور ہم بہی گہبرانے لگے

سو تہہ پہ دامن رکہتے ہین گاہی گاہی سینہ پہ ہاتہ
کنج خلوت مین ہی لو وہ ہمسے شرمانے لگے

میری آگے اے فضل گرِیلون غیر نسی مین
سوی کعبہ ہاتہ اوٹہا کر وہ قسم کہانے لگے

ہے پاس کو منظور تباہی میری دلکی
نالے نے مگر بات نباہی میری دلکی

رفتار نے دی خاک اوڑاہی میری دلکی
اب وہ ہی حالت ہوئی واہی میری دلکی

اوس شوخکو مرنیکا مری کچہہ تو یقین ہو
ای ضبط نفس دینا گواہی میری دلکی

سینے مین لئے پہرتی ہے برچہی صف مژگان
رکہتی ہین خبر تیرے سپاہی میری دلکی

عارض پہ اگر خال بنائین تو وہ لے لین
دو وقت ہجران سے سیاہی میری دلکی

پہندے مین پہنسن جاے کہین لف دوتاکے
ہو خیر شب وصل الٰہی میری دلکی

چڑہنے لگی پہر فوج ستم ملک سکون پر
لٹ جاے شب ہجر نہ شاہی میری دلکی

طوفان نکر اے تو بیاد دیدۂ گریان
آتی ہے نظر آمین تباہی میری دلکی

مت مشکی بناہی ہے یہہ اسی راہگذر مین
تخریب بہت آپ نے چاہی میری دلکی

فضل ہم کہین مد نظر وہ خط عارض

رنگت ہوئی کسواسطے کاہی مری لگی

خیال غیر سے برسون گفتگو ہوتی
جو ہم کلام شب ہجر ہم سے تو ہوتی

جو اونکی کوچہ گیسو مین مثل بو ہوتی
ہماری خاک نہ برباد کو بکو ہوتی

بہا تہی کہ وہ مہندی لگاوین اون پان
لہو مین ڈوبی ہوئی دلکی آرزو ہوتی

بھلا ہوا نہ ہوا حسن و عشق مین جھگڑا
نہین تو خوب میری اونسی دو بدو ہوتی

خوشی سے عید سمجھکر گلے سے لپٹاتے
کسیکی تیغ ہلالی جو روبرو ہوتی

بنے ہین چار عناصر سی عاشق و معشوق
ہماری اونکی نہ کیون ہوس چار سو ہوتی

ہم ایک گوشۂ دلمین اسی سی کہہ لیتے
تمہاری تیغ اگر اپنی آرزو ہوتی

نہوتی ہم تو نہوتی یہہ عشق کی توقیر
نہوتی تم تو نہ جوبن کی آبرو ہوتی

مزا اٹھاتی ہی شمشیر پڑکی تم تکبیر
اور آفرین میری کہتی رگ گلو ہوتی

ہم اپنی شیشۂ دلسی نکالتے نہ کبھی
پری بنی ہوئی گر اونکی آرزو ہوتی

زبان غیر سے سنتے سحر افسانہ
جو میری اونکی شب وصل گفتگو ہوتی

شب وصال مین روتی نہ یون مقدر کو
ہنسی خوشی سی جو پوری ہر آرزو ہوتی

ہماری اشکونکا یہہ بہی طفیل ہی صاحب
کہان سے نکہری ہوئی زلف مشکبو ہوتی

وہ پہول توڑتے فصل ریاض ہستی سی
وفا کا رنگ محبت کی جسمین بو ہوتی

بہولا خدا کو بہی بت پرفن کے سامنے
چہوڑا خیال دوست کو دشمن کے سامنے

مرنے کا میرے ہوگا الم کہہ تو دیجئے
بیٹھوگے سوگ میں میرے مدفن کے سامنے

تجکو بجا ہے حسن پہ اپنے غرور آج
تقدیر ہے تیری تیرے جوبن کے سامنے

کیا جانے تونے کیا دل سرکش پہ پڑھ دیا
ہے آج سرنگون تیرے چتونکے سامنے

آئینہ رکھکے پیش نظر اوسنے یہ کہا
چمکے گی برق کیا میرے جوبن کے سامنے

وہ سبکو دیکھیں پر نہ اونہیں کوئی تاک لے
ٹٹی لگائے بیٹھے ہیں چلمن کے سامنے

ہنس ہنسکے وہ جلاتے ہیں یارب دل حزین
چمکے نہ برق میرے نشیمن کے سامنے

رنگین کلامیاں تیری ظالم اوڑا نہ لی
ملنے مسی نہ غنچۂ سوسن کے سامنے

دست ستم ہے کم میری ہمت کی روبرو
تیغ جفا ہے خم میری گردن کے سامنے

نظروں سے تیری میرے مقابل کرے رقیب
پتھر کی خاک قدر ہو کندن کے سامنے

بڑھ کسطرح سے جائیگی ہم بھی دیکھ لین
کیا چیز ہے صبا تیری توسن کے سامنے

جلوہ بتوں کا دیکھ کے یہاں تک ہے مضطر
رگڑی جبین کو شیخ برہمن کے سامنے

سایہ رہے ہی کا سر زلف عنبرین
نور خدا رہے رخ روشن کے سامنے

سوچو نہ کم سنی سے نشیب و فراز وہ
افسانہ کہدیا میرا دشمن کے سامنے

افضل نہ نکلی صورت تصویر منہ سے بات
بیٹھے ہیں بت بنے بت پرفن کے سامنے

جا پھنسا زلف کے حلقے میں یہ نادانی سے
سہل چھوٹے دل مضطر کی پریشانی سے

بے خبر دین سے ہیں غافل ہیں مسلمانی سے
باز آئے بت کافر تیری مہمانی سے

وہ پری ہمکو اوڑا لی رہی باتو نہین مگر
ہمنے تسخیر کیا نقش سلیمانی سے

تم ذرا دل پہ کفِ دستِ حنائی رکھدو
ورنہ پہنچاونگا مین آتشِ پنہانی سے

نقشِ جمنی کا نہین اور اوڑیگا خاکا
تیری تصویر کہنچیگی نہ کبھی مانی سے

ہے مجھے آپ ہی کی چاہِ زنخدانکی قسم
بڑھ گئے حسن مین تم یوسفِ کنعانی سے

منتشر ہوگی کبھی گیسو تیری رخ پر ظالم
شبِ عشرت بھی کٹی میری پریشانی سے

جان جان رکھتی ہو آئینہ سی ہم سروکار
تمکو کیا کام کسی اور کی حیرانی سے

تنِ نازک کو تیری ہاتہہ لگا کر شبِ وصل
منفعل آپ ہین ہم اپنی پشیمانی سے

شبِ وصل وس بت کم سن نے بگڑکر یہ کہا
چھوڑ دو ہاتہہ نہ کہینچو میرا نادانی سے

عشق مین وہ بھی افضل کہین مشکل نہ پڑی
حسرتِ وصل نکالی ہے تو آسانی سے

اونکو آئی ہی ہنسی دیکھہ کی حالت میری
بیکسی توڑتی ہی تجھپہ قیامت میری

خوب سنتی ہی تہہ دل سی مصیبت میری
اور بڑھجاتی الہی شبِ فرقت میری

آج کیا اوج پہ ہے خوبیِ قسمت میری
غیر کے سر پہ دھری دیتے ہین تہمت میری

شرم رہجاتی کہین صاحبِ عصمت میری
کسی پردے سے نکالو کوئی حسرت میری

وہ اوڑاتے رہی خاکِ تربت میری
کفِ افسوس کو ملتی رہی حسرت میری

تہہ ہی نظر وننے یہ کیا سحر کیا ہے ظالم
یک بیک پہر گئی کیون مجھسی طبیعت میری

مجکو کم بختِ شبِ عیش عدو سے کیا کام
دلِ ناشاد شبِ غم ہی سلامت میری

جو رِ قاتل سے تو جی چھوٹ گیا تھا لیکن
سخت جانی سے مری بند لگی ہمت میری

بند لگی پھر سکوت اے دل بیتاب وہین
مونہہ سے اونکے کبھی نکلی جو شکایت میری

اونکو ہم جو شب وصل ذرا بھی دیکھا
جا چھپی غیر کی آغوش مین حسرت میری

قیس کی روح پہ اب دیکھئے کیا گذریگی
لیچلی جانب صحرا مجھے وحشت میری

فاتحہ پڑھتے ہین مدفن پہ میری پروانے
شمع روتی ہے کھڑی بر سر تربت میری

سیکھ لی غنچوں نے گر اونکے دہن کی ترکیب
تو اوڑا لی ہے عنادل نے فصاحت میری

تجھسے کیا روز جزا خون کی پرسش ہوگی
مہر قاتل تجھے کافی ہے شہادت میری

پڑھکے نامہ میرا قاصد سے کہا یہ اوسنے
حرف مطلب پہ ہے انگشت شہادت میری

پاس اسلام کا کم بخت نے کچھ بھی نکیا
جا لڑی اوس بت سفاک سے قسمت میری

پھر رہیگی نہ مجھے مردم دنیا سے غرض
کاش ہو جائے تیری چشم عنایت میری

دلسے اوٹھتا ہے دھوان آنکھ سے آنسو ہین روان
ہوگئی غیرت ہجر سے حالت میری

وہ اگر سیج پہ پھولون مین تلتے ہین تو مین کانٹون مین
بڑھ گئی اونکی نزاکت سے نقاہت میری

جب کہا مینے کہ ہے غیر پہ کیون چشم کرم
وہ خفا ہو کے یہ بولے کہ طبیعت میری

ہاتھ اوس بت نے اوٹھائے فاتحہ جسوقت اوٹھائے
باعث رحمت یزدان ہوئی میت میری

وہ چلے چال کچھ ایسی سر بالین مزار
زلزلہ آگیا شق ہوگئی تربت میری

جب سے اوس رشک کتابی پہ ہوئی خط کی نمود
یکقلم ترک ہوئی خط و کتابت میری

رشک لیلا ہون تیری خنجر غمزہ کا شہید
فرض ہے حضرت مجنون کو زیارت میری

فکر یہ ہے کہ رکہی ہین در و دیوار نے گوش ‌‌ وہ ستاتے ہین دبی پاؤنسے تربت میری

ہاتہ جب چار عناصر نے لگایا اے قفل
تب اوٹہی کوچۂ دلدار سے میت میری

ہلا دونگا بنا نالونسے دم مین چرخ پرفن کی
نکرے ماہ کامل ہمسری اُس مہرِ روشنکی

کدورت صاف ہوجاتی ہے سب پاک پرفنکی
ہماری چشم گریان سے جہڑی لگجاے ساونکی

دل مضطر کو میری ہر گہڑی تیرا تصور ہے
تجہے ہے پاسداری ہو فا ہر وقت دشمن کی

جہٹک کر گوشۂ دامن کو کیون ہر وقت چلتے ہو
نہ پڑجاے رخ روشن پہ دیکہو گرد دامن کی

رسائی جیتے جی ہو یا نہو لیکن پس مردن
جگہ تہوڑیسی ملجاے تیرے کوچہ مین مدفن کی

دل مضطر بس اک پہلو مین میرے تو ہی کافی ہے
کرے تو ہو دوست جبکا اوسکو کیا حاجت ہے دشمن کی

سر قتل کہین جہکا ہی ہے شمشیر ابرو کو
اجل بہی منتظر بیٹہی ہے ظالم تیرے چتونکی

سبکدوشی کہان صاحب ہمارے بار احسان سے
گئی ہے ٹوٹ گردن بندہ پرور میری گردنکی

اگر اوس غنچہ لب سے ہمزبانی کا کیا دعوا
قفا سے کہینچ لونگا مین زبان اکدم مین سوسنکی

نہ اوٹہے عارض تابان سے پردہ آئیو ورنہ
حقیقت جائیگی کہل دیکہنا شیخ و برہمن کی

ہماری طرح سے وہ بہی در جانان پہ مر رہتے
اوڑائی خاک ناحق حضرت مجنون نے بن بنکی

امیدین طالب دیدار کی توڑین تو کیا ٹوٹین
الہی ٹوٹ جائین تیلیان اوس بت کی چلمنکی

بس اے گوشہ نشین تو بہی ہمیشہ رہ اے ناوک جانان
جگہ تہوڑی سی ہے دلکی قرین پہلو مین مسکن کی

نہ جلجائین کہین صبر و سکون برق تبسم سے
الا العلمین تو خیر کیجو میری خرمن کی

گلے مین جب کے دیکھے ہین کسیکے ہار پہولونکے ۔ پسند آتی نہین ہی ہمصفیر و سیر گلشنکی

کوئی نسبت نہین ہے پر وسی افضل تیغ برانکو
وہ ہی تیغ خدا ساز اور یہہ شمشیر آہنکی

ستم سی جور سی آزار سی ایذا رسانی سے ۔ لیا دل چہین تمنے مہربان نا مہربانی سے

شب فرقت مین رونا تہا نہیں جی لبہری ہمدم ۔ بجہایا ہمنے دلکی آگ کو چہیٹونکی پانی سے

اوٹھو تم بستر راحت سے کیون آنکہونکو ملکر ۔ شب وصل عدو بہی کیا کٹی ہی سرگرانی سے

نہوتا مین کبہی مضطر کہتا تہا یہہ یون لیہر ۔ کرون کیا چارہ گر مجبور ہون ورنہ نہانی سے

سنایا ماجرا انکو شب غمکا تو یون بولے ۔ کرو کچہہ اور باتین فائدہ کیا اس کہانی سے

اب انکو عہد طفلی سے ترقی کیون نہو دونی ۔ نکہر آیا ہی جوبن اور بہی انکا جوانی سے

قدم مستونکا تیری راہ تدن چلکر ہین ہتا ہے ۔ کوئی یہہ دور ساغر کم ہی دور آسمانی سے

در دلدار پر اپنا ٹہرنا غیر ممکن تہا ۔ مگر کچہہ کچہہ سہارا ملگیا ہی ناتوانی سے

نہایت انکو مجہسی عشق تہا الفت ہی چاہت ہی ۔ اگر وہ ایل بیتاب تیری بدگمانی سے

کہینگے طوطئے ہندوستان ہم تجکو ای افضل
تیری شیرین زبانی سی تیری شیرین بیانی سی

یان گردن شوق ڈہل رہی ہے ۔ وان تیغ جفا سنبہل رہی ہے

اے شمع تو کیون پگہل رہی ہے ۔ لوکس سے لگی کہ جل رہی ہے

وہ پہیر تہین گلے پہ خنجر ۔ گردش میرے سر سے ٹل رہی ہے

کب تیغ سے خون ٹپک رہا ہے
اے شوخ یہہ لعل اوگل رہی ہے

ہمک وش ہون میری بیکسی پر
مہندی تیری ہاتھہ مل رہی ہے

ای حسرت شوق دید جانان
تو آنکھہ مین کیون مچل رہی ہے

ہیسا مجھے گردش فلک نے
چکی میرے سر پہ چل رہی ہے

پھیرے ہی تری نظر کے ظالم
آنکھین شب غم بدل رہی ہے

حسرت تیری دل سے تنگ ہوکر
اے غنچہ دہن نکل رہی ہے

بولے وہ شب وصال افضل
رنگت تیری کیون بدل رہی ہے

وہ دل لیکر مکرتے ہین غضب ہے
یہہ کہتے ہین ہمارے پاس کب ہے

ملا ہے سلسلہ زلف بتان سے
دل دیوانہ کیا والانسب ہے

جگانا ایسے فتنے کو نہ ای دل
مقام خوف ہی جائے ادب ہے

بتو نکا گھر کبھی گھر ہے خدا کا
دل ویران کی کیا حالت عجب ہے

خطا کیا ہے ہماری کیا ہے تقصیر
یہ کاوش مہربان کیون بے سبب ہے

درازی پر ہے وہ زلف پریشان
ترقی پر میری فرقت کی شب ہے

نکالو حسرت دل خوب افضل
مہیا ساز و سامان طرب ہے

نعت احمد مین مرا مطلع زیبا کیا ہے
آج اقبال میری فکر رسا کا کیا ہے

کیون دلا کسلیے اتنی تجھے بیتابی ہے — نام پاکِ شہِ کونین کا شیدا کیا ہے

کہین اے حسرتِ دیدارِ نبی امتو کُل — جز خرابیِ دلِ آوارہ مین کہا کیا ہی

تیری الفت مین یہانتک مرا افسانہ رہے — لوگ یوسف سی کہین عشقِ زلیخا کیا ہے

جب ترا دستِ کرم سایہ کنان ہو سر پہ — پھیر ہولا مجھے پھر حشر کا کھٹکا کیا ہی

سنکے آئے ہین ملایکِ فلکِ ہفتم سے — مرحبا محفلِ میلاد کا رتبہ کیا ہے

ذکرِ مولودِ حبیب سے ہو کیون برہم — منکرو یہہ تو کہو دل مین عقیدہ کیا ہے

ہے یہہ وہ ذکر کہ اس فکر کا عاشق ہے خدا — ہے یہہ وہ نام کہ اس نام سے اچھا کیا ہے

دیکھ لے افضل بھی تیرے روضیکو جاکر شاہا
اک تمنا ہے یہی اور تمنا کیا ہے

لذتین خوب وہ پائین تیری تلوارونکی — آبرو رکھی ہی مقتل مین گنہگارونکی

لے خبر رشکِ مسیحا کہین بیچارونکی — غیر حالت ہی تیری چشم کی بیمارونکی

روشنی قبر مین پھیلی ہے سیہ کارونکی — رحمتِ حق ہے طرفدار گنہگارونکی

سیکڑون حضرتِ موسیٰ کیطرح غش مین پڑا — تاب کہتی نہین عاشق تیری نظارونکی

ظلم پر ظلم کیے جاتا ہی ہر روز نئے — انتہا کچھ بھی ہے ظالم ترے آزارونکی

بیڑیان حلقۂ گیسو کی پہنائے ہین آج — کسقدر اوج پہ قسمت ہے گنہگارونکی

عرصۂ قتل سے جائے نہ نکل کر کوئی — ہر طرف باڑ لگائی ہین وہ تلوارونکی

ہم کسیلیے رخِ روشنکی دہائی دینگے — روزِ محشر جو طلب ہوگی سیہ کارونکی

جسپہ بل کھائے ہین گیسو تو جبین پر ابرو
کہین برچھی کی ادا ہی کہین تلوارونکی

ساقیا روز تری دختر رز کی جانب
دور سے تاک لگی رہتی ہی میخوارونکی

ہان یہہ موباف ستارونکا گندہا ہی چوٹی مین
خوشنما ہی شب یلدا مین چمک تارونکی

نہ چلی تیغ ستم حلق پہ تب پاس سے وہ
لگے فرمانے کہ تقدیر گنہگارونکی

کم سہی مین یہ تیری جور و ستم و ظلم
آہ پڑ جاتی کہین ہم سے بیچارونکی

اسمین شیرین کی نہ خسرو کی خطا ہی فرہاد
ٹکرین ہین تیری تقدیر مین کہسارونکی

شہری کوئی تو آخر نکل آئیگا کبھی
سیر کرتے ہین دریچے سے وہ بازارونکی

خون شہیدونکا ہی یا ہی شفق گردون یہہ
یا ہی اے شوخ یہہ سرخی تیری رخسارونکی

بے سبب خیمہ نہین لٹ پریشان اے شوخ
لے رہی ہین یہہ بلائین تیری رخسارونکی

دو جہان یار کی ہین ایک نظر کی قیمت
آنکھین کھل جائینگی یوسف کی خریدارونکی

طور پہ دید کے مشتاق ہی موسی ہی فقط
بھیڑ ہے در پہ تیری تیرے طلبگارونکی

آپکی ذات سے امید وفا ہو ہمکو
سر بچان دور بلائین ہین وفادارونکی

چاہیے ہم نفس اب رگ گل کا خامہ
کہ صفت لکھتی ہی کچھ پہول سے رخسارونکی

دوستی کا نہین افسوس ہے مانا افضل
آجکل خاک ہم امید کرین یارونکی

حسرت شب وصال جو تھی نکل گئی
بس اک چھری سی چرخ ستمگر پہ چل گئی

وہ چشم انتظار بہت خوش نصیب ہے
پابوسی حبیب کو جو سر کے بل گئی

دیکھا جو بزم غیر مین مجھکو تو یہہ کہا
آنکھونکی سامنے سے یہ صورت نہ ٹل گئی

کچھہ رنگ ڈھنگ دیکھنی صحبت کا یار کی
ای آرزوی وصل ابھی کیون مچل گئی

دریا کیطرح اونکا بھی جوبن اوتر گیا
سایہ کیطرح عمر ہماری بھی ڈھل گئی

وصل اوسکا ہوگا ای دل مضطر ہو خبر مین
منحوس جو گھڑی تھی تیرے سر سے ٹل گئی

توقیر اوسکی ہوتی ہی گردونسی بھی بلند
جس انجمن مین گائی ہماری غزل گئی

گستاخیونسی میری شب وصل یار کی
کرتی مسک گئی کبھی چولی نکل گئی

افضل تمہاری دھوکی مین اب وہ نہ آئینگی
اک مرتبہ تو آپ کی یہہ چال چلگئی

دوش پر گیسوئی دلبر ہین خدا خیر کرے
آج کافر سر منبر ہین خدا خیر کرے

سرمہ آنکھونمین حنا ہاتونمین ہونٹونپہ مسی
بال بکھری ہوئی رخ پر ہین خدا خیر کرے

ایک جا پر نہین ہے آپکو شوخی سی قیام
آج اس گھر مین کل اوس گھر مین خدا خیر کرے

مجرم عشق کو کیا دیکھیے تعذیر دین
ہاتھہ مین ناوک و خنجر ہین خدا خیر کرے

چین جبین پر ہے بل ابرو پہ شکن گیسو مین
آج بدلی ہوئے تیور ہین خدا خیر کرے

ساتھہ غیرونکی وہ اخلاق سے پیش آتی ہین
ہمسے برہم ہین مکدر ہین خدا خیر کرے

ہم بھی اکدن دل ناشاد کو رو بیٹھینگے
گر یہی طور ستمگر ہین خدا خیر کرے

اگ مین پھونس مین ضد ہی یہ مثل سنتی ہین
آج ہم اور وہ برابر ہین خدا خیر کرے

خون دلکا نہو افضل کہین مژگانکی پرکہ

خار کہائے ہوئی دلپر ہین خدا خیر کری

سہرا در تقریب شادی ختنہ برخوردار سعادت آثار محمد اسمعیل خان

طول عمرہ پسر مصنف

ہو مبارک تجھے ای رشک گلستان سہرا
رنگ لائی تیری چہرے پہ وہ چیدان سہرا

حور و غلمان نے لیا تار نظر گوندہنے کو
لائی دولہا کے لئے خلد سے رضوان سہرا

سر پہ رکھتی ہی ہوا عقد ثریا کی لڑی
لب پہ آئی ہی بنا لعل بدخشان سہرا

شاخ گل جھومتی ہی دیکھ کے رنگ محفل
وجد مین گاتی ہین مرغان خوش الحان سہرا

اس تجلی کو نہو دیدۂ انجم کی نظر
چشم بد دور ہوا رخ کا نگہبان سہرا

کسقدر رو کے منور ہی کہ عالم ہے نثار
کیون نہو ایسے مہ عید پہ قربان سہرا

رخ پہ دولہا کی ٹھہرتی نہین مردم کی نظر
شب کو پرتو سے بنا مہر تابان سہرا

مرحبا صل علیٰ نور کی صورت ہے وہ رخ
جھومتا ہی دم نظارۂ قرآن سہرا

آج ہی رونق بزم طرب اسمعیل
گاتی آئی ہین پرستان سے پریان سہرا

تجکو یہ جشن مبارک رہے ای نور نظر
رخ تابان کا بنے سایۂ یزدان سہرا

زیب سر ہو تیرے تاج ہو آمین آمین
لعل و یاقوت کا ہو سلسلہ جنبان سہرا

جلوۂ حسن طبیعت ہی ہے آمین افضل
زیب دیتا ہی اسی جتنا ہو نازان سہرا

سہرا

کہدو حورون سی ہتھ ولے بنائین سہرا　　سہری دولہ کے لی خلد سی لائین سہرا

نظر دیدۂ بد تاکہ جدا اوس سی رہے　　کرتا ہے دم رخ رنگین پہ دعائین سہرا

گرد رخ چار طرف پہرتی ہین چار پرون لڑیان　　لے رہا ہی تیری مکھڑے کی بلائین سہرا

ساعت نیک ہی اقبال و حشم کہتے ہین　　ٹیک جنکا ہی وہی سر سے چہوائین سہرا

سیم و زر لعل و گہر کرکے تصدق شب عیش　　باندہتا ہی رخ روشن کی ہوائین سہرا

ذوق و غالب نہین مومن نہین فضل افسوس
کس سے لین داد سخن کسکو سنائین سہرا

سہرا

ہو مبارک تجہے ای نوشۂ کامل سہرا　　ہو مبارک تجہے ای زینت محفل سہرا

باندہتے غنچہ و گل ہین تیری سر پر مقنع　　لب مشتاق سی گاتے ہین عنادل سہرا

اللہ اللہ تیری عارض روشن کی ضیا　　کیون نہ سو جان سی ہو خیرہ تیری مائل سہرا

حرکت عارض پر نور کی رکہتا ہی نکیون　　طی کری مصحف رخسار کی منزل سہرا

تیرہ بختونکی نظر کیسے وہانتک پہونچے　　ہے تیری چہرۂ پر نور پہ حائل سہرا

حالت وجد مین عارف کیطرح جہومتا ہی　　ہی تیری حسن خداداد کا قائل سہرا

سر پہ باندہا ہی تیری سورۂ یوسف پڑہکر　　کیون نہو آج عزیز دل ہر دل سہرا

دیکہکر حورین لگین شوق سی باہم کہنے　　جیسا دولہا ہی ویسا ہی ہی اسی قابل سہرا

کنگنا ہاتہہ پہ شیدا ہی گلے پر بدہی — طرہ سہرے پہ فدا رخ پہ ہی مائل سہرا

صورت مہر رہی اوج پہ ہر دم افضل
ہے کسکے قمر رخکا مقابل سہرا

رباعی

وہ سید کل نبی مرسل — کامل ہے سبہوں سے سبسے اکمل
کہتے ہین ملک فلک پہ باہم — در ہر دو جہان محمد افضل

رباعی

گر توسن طبع میرا شوخی وکہلاے — میدان سخن مین ہر سخنور گہبراے
وہ مصرعہ تیغ زن زبانسے نکلے — گردن پہ عدو کی جس سے خنجر چلجاے

رباعی

گر بدر کو ہے کمال اکمل ہون مین — صف مین شعرا کی سب سے اول ہون مین
پائیگا عدو پایۂ تفضیل کہان — فضل صمد سے آج افضل ہون مین

اشعار متفرق

قتل پر میری بہانی ہین سراسر پیدا — کیا نہین ہی بت قاتل تجہے خنجر پیدا
اونکا ہو رہ کہین یا اونکو بنا لی اپنا — حوصلہ کوئی تو کرا ہی دل مضطر پیدا
کیا ہی جرم وا بجہہ پہ الہی قاتل کی ہاتہہ ٹوٹین — اوٹہائی پاہی نہ تیغ و خنجر الہی قاتل کی ہاتہہ ٹوٹین
پکڑ کی ہاتہہ مینی گوشۂ دل تڑپ تڑپکر ہر اک بسملا — یہہ کہتا ہی بحال مضطر الہی قاتل کے ہاتہہ ٹوٹین

مثنوی ناوک عشق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے قلم کر تو گوہر افشانی — مجھکو لکھنی ہے حمد یزدانی

جھک پڑے سجدہ شکر بار ہمین — بندگی ہے تو خاکسار ہمین

رہ خالق مین چل تو سر کے بل — مشکلین جسقدر ہین سب ہوجان حل

انکھین اوس خاک راہ پر رکھدے — خط فرمانہ اوسکے سر رکھدے

کر دعا عجز و انکسار کے ساتھ — اوسکو الفت ہی خاکسار کے ساتھ

وہ خدا جسکا ہر جگہہ ہے ظہور — سبحہ خوان جسکے ہین وحوش و طیور

جزو کل اوس سے سب نمایان ہے — کبریائی اوسیکو شایان ہے

کیا انسان کو خاک سے پیدا — اور دیئے مرتبے اسے کیا کیا

در نعت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

وہ حبیبِ خدا نبی کریم — جسکی ہیلی ہو دو جہانین شمیم

گلِ نسرین ہی باغِ وحدت کا — اور کرشمہ ہے اوسکی قدرت کا

پہونچے اوس وصف تک کہان ادراک — شان مین جسکی آچکا لولاک

تھے جو ہر وقت خاص صحبت مین — وہی اصحاب ہین حقیقت مین

ذکرِ خیر اونکا ہی ضروری ہے — گر نہ لکھون خدا سے دوری ہے

سرورِ صادقان شہِ صدیقؓ — احمدِ پاک کے ندیم و رفیق

قاطعِ رشتۂ خبیث و لعین — ہین عمرؓ با ہزار شوکتِ دین

غنی عثمانؓ ہین عظیم الشان — کس زبان سے ہو اونکا وصف بیان

اور حضرت علیؓ ہین شیرِ خدا — اون سے قایم ہوئی ہی راہِ ہدا

باغِ جنت کے ہین یہ چارون پھول — کہتے ہین انکو چار یار رسول

تیرا مقدور کیا ہے ای افضل — لکھ سکے حمدِ ربِ عز و جل

بس ہین تھام لے عنان قلم — آگے لکھنی ہے داستانِ الم

ایک لکھنا ہے قصۂ جانکاہ — فکرِ مضمون تو ہے شام و پگاہ

مناجات

یا غفور الرحیم رحمت کر — گلِ مضمون تو عنایت کر

غنچۂ دل مدام شاد رہے — گر یہی نگہتِ مراد رہے

توسنِ طبع کو روانی دے | نونہال قلم کو بالی دے

آغازِ داستان

باغ مین آمد بہار ہے اب | یون قلم داستان نگار ہے اب

لئے پہرتا تہا دل کہین کا کہین | دیکہتا ہون کہ ایک مہرہ جبین

نظر اولجہی ہوئی زمانے سے | بال سلجہا رہی ہے شانہ سے

آئینہ بہی رکہا ہے پیش نظر | دیکہتی ہے ادہر اُدہر بنکر

کمسنی کچہہ بہار لیتی ہے | دل اُبہر کر اُبہار لیتی ہے

غمزہ سینہ کو چاک کرتا ہے | عشوہ جان کو ہلاک کرتا ہے

حسن پر کبریا کا سایا ہے | دست قدرت نے خود بنایا ہے

ہے صفا یہان تلک نقشا | گویا سانچے مین نور کے ہے ڈہلا

لب رنگین ہین رشک لعل یمن | سلک دندان ہین آب در عدن

سرمگین پتلیان قیامت ریز | مسی مالیدہ لبِ ستم آمیز

اوجلے ماتہے پہ چاند جہومر کا | چودہوین رات کا مہ زیبا

بجلیان کا نین چمکتی ہوئین | شوخیان حسن کی جہلکتی ہوئین

کیسا گیسو مین پیچتاب اُسکے | دام مین جلوہ شباب اُسکے

بال بلکہائے ناز کرتے ہوئی | حسن کو بے نیاز کرتے ہوئی

کبہی بنتی کبہی بگڑتی ہوئی | ہر کسی سے نگاہ لڑتی ہوئی

ہر طرف ٹوکھیوں سے تاک او جہانک ‏ دونوں آنکھیں غضب ستم چہانک

کبھی نیچی نظر اوٹھا دینا ‏ اور کبھی پہر کے مسکرا دینا

گر کبھی کھل کھلا کے ہنس وہ پڑی ‏ چھٹ گئی راستے مین پھول جھڑی

سہر پہ اک پریشان کا فوری ‏ حضرت حسن کی ہے منظوری

ساق سیمین کو رکھہ کے زانو پہ ‏ بیٹھی مونڈہے پہ ہی غضب تنکر

ہم ہی جاتے تہے سیر کرتے ہوئے ‏ اسطرف اسطرف گذرتے ہوئے

دفعتًا اونسے چار آنکھیں ہوئین ‏ دل مضطر کے پار آنکھیں ہوئین

کردیا اوس نگاہ نے بسمل ‏ سینہ مین یک بیک گیا دل ہل

تہامتا تہا بہت جگر کو مین ‏ پر کہچا جاتا تہا ادہر کو مین

قصہ کوتاہ یہہ بمجبوری ‏ بر سر راہ پہر بمجبوری

کرتا پڑتا ہوا مین گہر آیا ‏ عیش کہویا گیا تو غم پایا

نگئیں بیتاب رہان دل لے ‏ رات جون تون گذاری مشکل سے

صبح ہوتے ہی دلمین یہہ ٹہانی ‏ دلکی اوس در پہ کیجیے قربانی

کہ ونکہ یہہ ماہ عید قربان ہے ‏ وہ بہی تو جان لیہہ کچہہ ہان ہے

یہان سمایا یہ خیال یہہ تہا ‏ دو گہڑی بعد دیکھتے ہین کیا

نوکر اک اوس نگار اطلم کا ‏ یک بیک میرے پاس آ پہونچا

ہوکے استادہ پہر بصد تعظیم ‏ مجہسے کہنے لگا پس از تسلیم

مجکو آقا نے میرے بہیجا ہے — بندہ اسواسطے اب آیا ہے

آپکا سایہ جب سے دیکہہ لیا — کچہہ اونہوں نے نہ کہایا ہی پیا

شب کٹی ہی خدا خدا کر کے — بچ گئی ہین وہ رات مر مر کے

صبح اوٹہتے ہی مجکو بلوایا — آپکا کشف حال فرمایا

کہ مجہے دیکہتے جو جاتے تہے — چہوٹتے جہاتے جو آتے تہے

کہا مینے کہ جانتا ہون حضور — کہیئے مد نظر ہے کیا منظور

لگین کہنے یہہ جاکے اونسے کہو — تم بہی بہر رحم ہو غضب دیکہو

آپکے غم مین جان سے جاتی ہین — چلیئے صاحب تمہین بلاتی ہین

حسب ارشاد بندہ آیا ہے — یہہ نوید سعید لایا ہے

مین یہہ بولا کہ اب نہ جاؤن گا — تخلیہ ہو تو شب کو آؤنگا

کہا جسوقت آپ جا پہونچے — ثاب کیا پہر کر غیر آپہونچے

قصہ کوتاہ بخت پر کر کے — شب کو اوس مہ جبین کی گہر پہونچے

اک میرے مہربان تہے ہمرہ — کوچۂ عاشقی کے خضر راہ

جانتے تہے وہ ساری گہاتونکو — دلمین رکہتے تہے ایسی باتونکو

تہی طبیعت بہی شاعرین رسا — اور کبہی دل کسی پہ مایل تہا

شہر مین بہی وہ با وجاہت تہے — معدن گوہر شرافت تہے

غلغلہ خاطر رسا کا تہا — اونپہ لطف خفی خدا کا تہا

عمل حُب کے عامل کامل | طے کئے راہ عشق کی منزل

ہو جب ایسے رئیس کو مرا پاس | کونسا کام ہے کہ آئے نہ راس

اُوسنے ہنسکر غرض سلام کیا | مجھسے پوچھا مزاج ہی کیسا

کہا مین نے کہ مہربانی ہے | مغتنم ہے جو زندگانی ہے

کہا رُک رُک کے بات کرتے ہو | کون بیٹھا ہے کس سے ڈرتے ہو

آپکو ہے حجاب کاہے کا | بے سبب پیچتاب کاہے کا

بولا مین حالت ابتدائی ہے | بیخبر رسم آشنائی ہے

جان بلب ہے ان بتون سے ڈرتا ہون | اسلئے رُک کے بات کرتا ہون

دل کافر گھسیٹ لے آیا | کہین آوارگی ہے کام مرا

بولین آوارگی کا یہان کیا کام | آتے رہتے ہین صبح سے تا شام

تاک اکر لگاتے ہین لاکھون | روز چکر لگاتے ہین لاکھون

ہنسکے انا کو پہر اشارا کیا | جا سبو چہ مین ہونگے پان لا

سنکے قحبہ چلی تھرکتی ہوئی | اوڑہنی خاک پر پہڑکتی ہوئی

اور کہا مستاد ہان پان نہین | خالی ٹہلیا پڑی ہی پان نہین

وہ لگین کہنے جاؤ مجھہ ہی جان | قرض لیکر کسی سے لے آ پان

مین نے کچھہ جیب سے دیا کہا جاؤ | نئے بازار سے ابھی لے آؤ

سنتے ہی اک چمک گئی بجلی | اتنی ہی دیر مین گئی آئی

آنکر اونسے کتری چکنی ڈلی
چو گہڑے کی الاچی ڈالی

دست رنگین ادا سے پان بنا
نقرئی خاصدان مین پیش کیا

یہان جو کہانے مین کچہہ ہوا اصرار
بولین یہہ ہنسکی کیا ہی کیون سرکار

اور کچہہ یہان نہین جو کرئی پیش
برگ سبز است تحفۂ درویش

گو نہین آپکے ہین قابل ہم
کہائیے آپ کو خدا کی قسم

آپ کی بیرخی تاسف ہے
آپ کو ہم سے کیا تکلف ہے

جب مصروہ ہوئین تو مینے کہا
پان کہانے مین عذر کا ہیکا

بس یہہ سنتے ہی لیکے تہالی سے
رکہدیا پان موںہہ مین شوخی سے

دو دو فقرے ہوے جب ایسے بہم
اور بہی ہوگئے پریشان ہم

شوق کہنے لگا یہین رہیے
شورہ دلکا تہا کہ کچہہ کہیے

ابر آیا کہا کہ ظلمت ہے
لیجئے اب تو بندہ رخصت ہے

کہینچکر ہاتہہ سے مراد اسن
کہا گہبرائے کیون ہو شفقین من

یہین کیجے مقام رہیے گا
میری سنیے گا اپنی کہیے گا

کہا مین نے کہ مین پہر آونگا
لطف گفت و شنید پاونگا

کہا کہاؤ تو میرے سر کی قسم
کل ضرور اسطرف کو آئینگے ہم

مینے پہر اونکے سر پہ رکہکر ہاتہہ
کہا آئینگے اشتیاق کے ساتہہ

ہو کے اوس مہ جبین سے رخصت ہم
آے گہر تک مگر بہت پر غم

وہ رفیق شفیق گھر کو گئے — ہم اکیلے پڑے مکان میں رہے

چین کیسا کہاں کا صبر و قرار — تنگ تھی زندگی سے جان زار

تھا خیال اونکا اپنا دامن گیر — یاد گیسو تھی پاؤں کی زنجیر

دل مفتون کو تھامتا تھا میں — جان محزونکو تھامتا تھا میں

روکتا تھا بہت طبیعت کو — کہ کہیں راز عشق فاش نہو

سخت مجبور تھا پریشان تھا — آئینہ کی طرح سے حیران تھا

یہی کہتا تھا کیا کروں یارب — سینہ میں دل مچلتا ہے بیڈھب

یا الٰہی یہ کیسی آن بنی — دشمن جان میری جان بنی

کس سے احوال دل کروں اظہار — کوئی ہمدم ہے نے کوئی غمخوار

دس بجے دنکے پھر وہ خادم خاص — لیکے آیا پیام با اخلاص

عرض کرنے لگا بصد اصرار — یاد کرتی ہیں آپ کو سرکار

کہا میں نے ابھی ہے دنکا سماں — کوئی غماز آنجائے وہاں

کہا دروازہ بند کردینگے — بلکہ اک ایک رخنہ بھر دینگے

تا کہ کوئی ادھر نہ آنے پائے — آدمی کیا نظر نہ آنے پائے

تم چلو تو سہی نہ فکر کرو — اجی حضرت بس اتنا سوچ تو لو

تمکو افسوس کچھ خیال نہیں — اونکو رنج اور تمہیں ملال نہیں

اونکا یہ حال تم ہو بے پرواہ — کتنے بیدرد ہو خدا کی پناہ

جوش وحشت نے پھر کی جرأت | چلدئے اسطرف کو بے منت
راہبر اپنا نالۂ دل تھا | عشق کا سلسلہ سلاسل تھا
تھا پس و پیش لشکر حرمان | با ہزاران ہزار شوکت و شان
ہوا جسوقت اُس مکان مین گذر | یعنی تھی جس جگہہ وہ رشک قمر
آئی تسلیم کی اُدہر سے صدا | مینے ماتھے پہ ہاتون ہاتھ لیا
پھر تو شکوہ گلہ کا کھول کر دفتر | مجھسے کہنے لگین بہت رو رو کر
ہم تو ہجرا مین شور و شین کرین | اپنے گھر بیٹھے آپ چین کرین
کروٹون مین کٹے ہماری رات | خواب راحت مین آپ ساری رات
تم رہو چاندنی پہ واہ ستم | تارے گن گن کے شب گذارین ہم
داغ حسرت سے یہان جگر گلزار | عیش و عشرت کی تم اُڑاؤ بہار
شمع سان ہم پگھل پگھل کے جلین | اور خبر تک بھی آپ آکے نہ لین
ہو بُرا آتش نہانی کا | مٹ گیا ولولہ جوانی کا
اسمین صاحب کسیکی کیا ہے خطا | میری قسمت مین یون ہی لکھا تھا
رہی چندے جو یونہی حالت دل | مر مٹے گی ہماری حسرت دل
رحم کھاؤ ذرا خدا کے لئے | راہ پر آؤ مصطفے کے لئے
اوس گل تر سے جب سنا یہ کلام | مینے در پردہ بس لیا دل تھام
تاکہ سوز دروں نہ ظاہر ہو | پھر مرے حال سے نہ ماہر ہو

لیکن الفت کا اور اور تھا رنگ — چٹکیاں لے رہی تھی دل میں امنگ

جان دینے کو جان تھی موجود — التجا کو زبان تھی موجود

اوٹھ گئے پھر تو پائے صبر و سکون — اور بڑھا چپکے چپکے دست جنون

آرزو دل کو گدگدانے لگی — حسرت وصل جان کھانے لگی

گئے صبر و قرار سینے سے — ملکے نکلا لہو پسینے سے

ضبط بولا چلو یہاں سنے چلو — عشق بولا نہ اس جگہ سے ٹلو

راہبر روی اندیشہ تھا بہت — قدم عشق پیشتر تھا بہت

وہ نظر شوخ وہ رخ سادہ — شوق گستاخیوں پہ آمادہ

دل کی بیتابیوں پہ ہاتھ رہا — بند رکھی زبان کچھہ نہ کہا

پھر وہ پہلو مراد پانے لگی — بیٹھی بیٹھی کھوا ہلانے لگی

نور مستور تھا نگاہوں کا — جھمکٹا تھا لبوں پہ آہوں کا

منہ برستا ہوا وہ دیدۂ تر — سرسوں پھولی ہوئی وہ چہرے پر

کہا میں نے ہے کیا بیاں تو کرو — راز پوشیدہ کچھہ عیاں تو کرو

موہنہ سے بولو تو ماجرا کیا ہے — بیٹھے بٹھلائے ہوگیا کیا ہے

کیا ہوا ایسی کیوں ہراساں ہو — زلف کی طرح سے پریشاں ہو

جھوٹ کے لٹو سے کیوں بہاتی ہو — بات کیا ہے جو جان سی جاتی ہو

کہا ممکن نہیں سبکدوشی — ابتو جب تک نہو ہم آغوشی

لب نازک سے کہلے بس یہ سخن ۔۔۔ باہین گردن مین ڈالدین فورن

منع کرتا تہا مین بہت لیکن ۔۔۔ مانتا کب تہا وہ بت کم سن

جوڑکر ہاتہہ پہر لگین کہنے ۔۔۔ مجھے زندہ ہی دوگے تم رہنے

تم اگر میری زندگی چاہو ۔۔۔ تو مین اسوقت جو کہون وہ کرو

ہم کناری کی پہر اُمنگ آئی ۔۔۔ بیٹھے بیٹھے لی ایک انگڑائی

خود بخود بیخودی سی ہونے لگی ۔۔۔ دلمین اک گدگدی سی ہونے لگی

رنگ شوق طرب جمانے لگا ۔۔۔ آنکہہ پر کچہہ نشا سا چہانے لگا

بسکہ تہا یہان بہی شوق دوش بدوش ۔۔۔ دل نے گھبرا کے کہولدی آغوش

شوق بولا حیا جدا کردے ۔۔۔ آنکہہ کی طرح اوٹھ گئے پردے

تہا ترقی پہ جوش پنہانی ۔۔۔ در جوانی چنانکہ میدانی

رہا دن بہر مذاق بوس وکنار ۔۔۔ شب کو لوٹی بہار وصل نگار

ہوئین راز و نیاز کی باتین ۔۔۔ گرم تہین سوز و ساز کی باتین

تہی نشہ سے جو وہ گلابی آنکہہ ۔۔۔ تہی مے سرخ کی گلابی آنکہہ

ہاتہا پائی مین کہل گئے جو وہ بال ۔۔۔ اور بہی آگیا جنون پہ وبال

سسکیان موہنہ سے جب نکلتی تہین ۔۔۔ بنکے چہریان جگر پہ چلتی تہین

رخ پہ نیرنگ کیا دکہاتا تہا ۔۔۔ رنگ ایک آتا ایک جاتا تہا

تن نازک مین نرمیان کیا کیا ۔۔۔ اور طبیعت مین گرمیان کیا کیا

گلے مل مل کے ذوق دید رہا — رات بھر لطف صبح عید رہا

پھر فلک اپنے رنگ پر آیا — بازئے ہجر سامنے لایا

خلل انداز وصل ہونے لگا — ساز و سامان عیش کھونے لگا

پاس رسوائی نے کہا کہ چلو — دن بہت چڑھ گیا ہے لیجیے ہو

کہا رخصت اب ای سمن بر ہے — آہ بھر کر کہا کہ بہتر ہے

خیر صلہ سے جائیے گا آپ — کل بھی تشریف لائیگا آپ

کہا زندہ رہے تو آئین گے — اور اگر مر گئے بلائین گے

کہا بس بس نہ ایسی بات کہو — یہہ قیامت نصیب دشمن ہو

وہانسے اوٹھے ہوی جو آتے تہے — راہ مین اک قدیم دوست ملے

لگے کہنے کہان سے آتے ہو — چپکے چپکے کدہر کو جاتے ہو

کیا کسی مہروش پہ مرتے ہو — دور دورہ جو دن کو کرتے ہو

آہین بھرتے ہو تو رہین مبطور — کیا کہین لگ گئی ہوا کچھہ اور

اونسے گو لاکھہ لاکھہ عذر کیا — بھئے سمجھدار صاف تاڑ لیا

کہا حضرت نہ اتنی باتین بناؤ — کہین چھپتی ہین عشق و مشک بتاؤ

مول کیون لے لیا یہہ درد سر — رحم کر رحم اس جوانی پر

پارسائی کہان گنوائی ہے — کس صنم پر طبیعت آئی ہے

ان بتون کی ہو جسپہ چشم کرم — اوسپہ قہر خدا رہے ہر دم

جسپہ یہہ جان و دل سے مایل ہون
اوسپہ لاکھون بلائین نازل ہون

جس سے اخلاص سے پیش آئین
جلیے جی اوسکو گور مین پہونچائین

لگے جو پہلو و کنار مین ہو
وہ سدا قہر کے فشار مین ہو

جسکو الفت جتا کے ردین یہہ
اوسکو دونون جہانسی کہوئین یہہ

انکا جس آشنا پے پیار رہا
اوسپہ چارون طرف کی مار رہی

مسکرا کر یہہ جس سے بات کرین
اوسکی برباد کائنات کرین

جسکو یہہ چاہین اوسکو ای غافل
بجز اندوہ کچہہ نہین حاصل

دل لگی انکی دلکی دشمن ہے
چہیڑ چہاڑ انکی برق خرمن ہے

انکا ہر فقرہ ہے پیام اجل
ہر ادا انکی کرتی ہے بیکل

لب بلب ہونا انکا آفت ہے
انکا مونہہ لگنا بس قیامت ہے

انکے رنگی پہبن پہ لوٹ نجائے
انکے گیسو سے سلسلہ نہ بڑہائے

انکی چشم وفا سے آنکہہ چرائے
انکی باتونسے دہیان بہی نہ لگائے

یہہ وہ ہین لوگ رہزن ایمان
مانگتا ہے پناہ بہی شیطان

سن انہین مین سی ایک صاحب کا
ایک مقولہ مجہے ہے یاد آیا

ایک شب تہا مین انکی گہر مہمان
لگے کہنے وہ مجہسے ای نادان

ہم حسینون کا جسپہ سایا ہو
سایہ مین وہ پری کے آیا ہو

ہین زمانے کے ہم وہ حیلہ ساز
ہے اک ادنا سا اپنا یہہ اعجاز

جسکو چاہین ولی بنا دین ہم
جہوٹ اسمین نہین خدا کی قسم

اور اگر شیطنت پہ آئین ہم
بڑہ کے شیطان سے بنائین ہم

ہمنے سنکر کہا کہ دشمن دین
تیری باتون کا کیسے آئے یقین

ہین بناوٹ کی ساری یہ باتین
ہین لگاوٹ کی ساری یہ گہاتین

بسکہ حامی تمہارا شیطان ہے
تمکو شیطان بنانا آسان ہے

ہان بنانا ولی کا مشکل ہے
بس یہہ دعوا تمہارا باطل ہے

کیونکہ ضد ہے ولی و شیطان مین
ربط کیونکر ہو کفر و ایمان مین

کہا جب ہم نگاہ ڈالتے ہین
اور یہہ چشم سیاہ ڈالتے ہین

پہر وہ اک اک ادا پہ مرتا ہے
کلمہ ہم بتون کا بہرتا ہے

جسکو دیکہا کہ کچہہ اثاثہ ہی پاس
کرکے تسلیم اوس سے بے وسواس

کہتے ہین ای حضور والا شان
لونڈی کے ہاتہہ کا بہی کہالو پان

میری خاطر یہہ کیجیے تکلیف
چند ساعت کو لائیے تشریف

وہ یہہ سنتے ہی بیدہڑک آئے
شعلہ کیطرح سے لپک آئے

بصد اعزاز اونکو بٹہلایا
ہر طرح اونکے دلکو بہلایا

پہر بنا کر اک اونکو پان دیا
ہمکو بہی کچہہ اونہون نے نذر کیا

جان سپارے پڑ گئے پہر ڈہنگ
پان کہاتے ہی جمگیا بس رنگ

ملتجی ہو کے اونسے پہر ہمہ تن
عرض کی ہمنے یہہ کہ مشفق من

لینے دینے کی کیا شکایت ہے ہمکو کافی فقط محبت ہے

شوق سے روزمرہ آئیں آپ اپنی لونڈی ہمیں بنائیں آپ

یہہ تو سچ ہے کہ دلربا ہیں ہم پر شریفوں کی خاکپا ہیں ہم

وہ یہہ سمجھینگے اس بناوٹ کو سادہ لوحی ہے کسقدر دیکھو

انکی شوخیکو لوگ روتے ہیں کیسے بھولے یہ لوگ ہوئے ہیں

اسقدر یہہ جو رنگ لائی ہے دل میں کیا کیا امنگ آئی ہے

غرض ایسی ہی صحبتیں دو چار ہوئیں جب اوسنے یہہ ہے تکرار

ایک شب اوسنے کنج خلوت میں آکے ہم کہہ اوٹھے محبت میں

اے میری دلربا میرے ہمدم ہے یہہ پیشہ برا خدا کی قسم

آج گو صاحب سریر ہیں ہم کل کو آنکھوں میں بس حقیر ہیں ہم

سچ کہوں اسمیں ذلتیں ہیں بہت ذلتیں اور رذالتیں ہیں بہت

ایک بندہ جو کوئی ملجائے اور وہ ہمکو قبول فرمائے

چھوڑ دیں ہم اسے خدا کی قسم بھولکر لیں نہ اسکے نام کو ہم

اتنا سنتے ہی بس وہ ذات شریف میری کرنے لگے بہت تعریف

اور کہا گر نگاہ رغبت ہو ہم ہیں حاضر ہر ایک خدمت کو

کہا ہمنے مضائقہ کیا ہے جوڑا ایسا کسیکو ملتا ہے

کچھہ توقف کرو کہ تھوڑا سا قرض لوگونکا ہے ہمیں دینا

بعد اسکے ہمین یہہ ہے قبول ‏ ‏ کیونکہ حکم خدا ہے حکم رسول

پہر وہ بولے یہہ ہے ہنس ہنسکر ‏ ‏ تمکو درکار کسقدر ہے زر

جان اور مال سے ہین ہم موجود ‏ ‏ بولنا جہوٹ ہو کوئی مردود

ہین یہہ بولی کہ ہای میری نصیب ‏ ‏ مجکو دیئے ہین چارسو کی قریب

گئے وہ اس امنگ مین گہر پر ‏ ‏ رکہہ کے گہر والونکا زر و زیور

چار سو لاکے ہمکو نذر دئیے ‏ ‏ شکر کرکے خدا کا ہمنے لئے

رات پہر اونکو اپنے پاس کہا ‏ ‏ اوٹہہ گئے پردہاے شرم و حیا

کیا کہون کس طرح وہ رات کٹی ‏ ‏ رات ساری ہرنکے ساتہہ کٹی

ہر طرح اونکی دل کو شاد کیا ‏ ‏ شاد و آباد و بامراد کیا

کبہی دانتون مین لی زبان اونکی ‏ ‏ کبہی ہاتہون مین رکہی جان انکی

کبہی سینہ ملا یا سینے سے ‏ ‏ کبہی تنگ آگئے پسینے سے

کبہی ناز و ادا کی باتین کین ‏ ‏ کبہی دل پہانسنے کی گہاتین کین

کبہی عطر حنا بدن کو ملا ‏ ‏ کبہی عناب لب کا بوسہ لیا

کبہی گیسو کی بو سونگہائی اونہین ‏ ‏ کبہی خنکی پہین دکہائی انہین

کبہی کروٹ بدل کے سو جانا ‏ ‏ کبہی حیرت زدہ سا ہو جانا

کبہی کہنا نہ توڑو ہاتہہ مرا ‏ ‏ کبہی کہنا کہ چہوڑو ہاتہہ مرا

کبہی سینہ کا داغ دکہلایا ‏ ‏ اور کبہی سبز باغ دکہلایا

کبھی چوسا لعاب شیرین کو
کبھی دکھلایا دست رنگین کو

کبھی رخ کی بلائین لینے لگی
کبھی لاکھون دعائین دینے لگی

کبھی سیرین دکھائین آنکھون نے
کبھی آنکھین لڑائین آنکھون نے

کبھی کہنا نکل گئی کرتی
کبھی کہنا مسک گئی چولی

کبھی کہنا کہ آدھی رات ہی پر
بول اوٹھا کیون ابھی سے مرغ سحر

کبھی آنچل سے موںہہ لپیٹ لیا
اور کبھی پاؤنکو سمیٹ لیا

کبھی کہنا رہو قرینے سے
کبھہ جھٹک دینا ہاتھہ سینے سے

کبھہ لگاوٹ سے مسکرا کے کہا
تونے دل گدگدا کے چھین لیا

تو نہ جب تک ہوا ہی زیب بغل
پڑی رہتی ہے دل مین اک ہل چل

اک گھڑی اک پہاڑ ہوتی ہے
زندگی جانکی جھاڑ ہوتی ہے

درد لیتا ہے چٹکیان دل مین
آتش غم سے ہے دھوان دل مین

جان کھاتے ہین حسرت و ارمان
ارزوئین بہم ہین نالکنان

شور برپا کیا ہے افغان نے
جھڑ لگایا ہے چشم گریان نے

دل سے رخصت ہوے ہین صبر و سکون
لب پہ ہے تا ہونکا حال زبون

ضبط دل سے نہین اوٹھا جاتا
دم ہے آہونکا یان گھٹا جاتا

رگ جان دیتی ہے انی کا مزا
زخم لیتے ہین چاندنی کا مزا

الغرض رات بھر کے ماری وہ
صبح ہوتے ہی گھر سدھاری وہ

ہمنے خوش ہو کے اونکو چلین منائی
پہر وہی داغ دل کو دہونے لگے
جب گئے یون ہی کچھہ گذر ایام
گہر بلایا اوسے بہانے سے
دی بہت غیب اوسکو لالہ جی
ایک مور کہہ کو ہمنے پہانسا ہے
سامنے اوسکی ہم جو تمکو بلائین
اجی صاحب سنا یہ ہمنے تہا
خیر بہگوان کی رہے کرپا
پر ہماری رقم تو دیتی جاو
ہین یہہ تمسے کہون گی لالہ جی
تم ہی کہاتہ اپنا دیکہہ آو
تم یہہ کہنا کہ ہین روپے پچاس
اس رقم پر گذر گیا اک سال
مشورہ کر کے وہ دوکان پر آئے
ہمنے نوکر کو پہر اشارا کیا
وہ اوسی وقت اونکو لے آیا

شب کو پہر وہ حضور اقدس آئے
پہر وہی ذکر فکر ہونے لگے
اک مہاجن کہ جسکا ہیرا نام
کیا آگاہ اس فسانے سے
پرورش ہمپہ کیجے اتنی
دیا شادیکا اوسکو جہانسا ہی
آپ آئی ہی مجہسے یون فرمائین
ڈہنگ شادیکا ہمنے ہی ڈالا
آپکا وعدہ ہو سب پورا
بوجہ اتنا نہ سر پہ لیتی جاو
دیکہے جاونگی ایک اک کوڑی
پہر رقم اپنی مجہسے لیجاو
اجی صاحب ہماری آپکے پاس
نادہندی سے روز دیتی ہو ٹال
یہہ بہی تشریف تہوڑی دیر میں لائے
کر تولا لالہ جی کو جلدی لا
آتے ہی یہہ اونہون نے فرمایا

اجی صاحب یہ اوڑی ہی خبر | کریں آمادہ آپ شادی پر
پر ہمارا جو کچھ تقاضا ہے | کہیئے پھر اوسکا کیا ارادہ ہے
کہا لالہ جی آپکا کیا ہے | کہا بی صاحب کو بچا سا ہے
کہا کل تم ضرور لیجاؤ | آج کی اور پھر فرماؤ
اس بہانے سے اونکو ٹالدیا | بار یہہ بھی انہیں پہ ڈالدیا
اور پھر ہاتھ جوڑ کر یہہ کہا | اب نہیں ہمپہ قرض اسکے سوا
یہہ بھی مشکل نہیں ہے ہوگی حل | آج وعدہ وانہیں دیا وو کل
وہ یہہ سنتے ہی لیں کرتے غور | آئے اپنے مکان پر فی الفور
پھر یہہ سوچا کہ کیا کریں تدبیر | کہاں بھریں یہہ کاسہ تقدیر
یاں تو کوڑی نہیں کفن کے لئے | قرض لیں کس سے سیمن کے لئے
سوچتے سوچتے ہوا یہہ خیال | کسی ہمدرد سے کہو احوال
سنکے شاید وہ میرا حال تباہ | کوئی اس کام کی نکالیں راہ
پہونچے القصہ اک شفیق کے پاس | عرض کی تسے لیکے آئے ہیں آس
گر ہو امکان تو التماس کریں | ورنہ کاہیکو بے حواس کریں
بولے وہ شوق سے بیان کیجے | اپنا مقصود دل عیاں کیجے
کہا حضرت کسی سے گر نہ کہو | پہلے اقرار پھر قسم کہا لو
تب وہ قصہ زبان پہ لائے ہیں | اپنی بیتی ہوئی سنائے ہیں

پھر اونھون نے کہا خدا کی قسم / نکھینگے کسی سے بھول کے ہم
کہا ایک شہر مین ہے ماہِ لقا / اوسنے وعدہ کیا ہے شادیکا
وہ میری شیفتہ و شیدا ہے / بھول صورت سی عشق پیدا ہے
دھوم ہے اوسکی اک زمانے مین / ناچنا مور ہے وہ گانے مین
میری چاہت کا دم وہ بھرتی ہے / ایک مدت سے مجھپہ مرتی ہے
سب حسینون مین وہ نرالی ہے / آجکل مین وہ آنیوالی ہے
یہ بہت معتبر کہانی ہے / کچھہ مشیخت نہین جتاتی ہے
قرض ہی اوسپہ پانسو کی رقم / کہائے جاتا تہا اوسکو اسکا غم
آنیوالے جو اوسکے گھر کے تھے / بس اونھون نے یہہ ڈھنگ جب کیے
سوچے شاید نکاح کرتی ہے / کسی گبرو جوانپہ مرتی ہے
گھر بسانے کی اسکی جیمین ہے / یہانے جانیکی اسکے جیمین ہے
جب یہہ شہرت جہان مین پہونچی / ساہوکارونکی کانمین پہونچی
آیا اک اک رقم کے لینے کو / وان نہ تہا ایک پیسہ دینے کو
مینے ازراہ جوشِ مشتاقی / چارسو کی تو کی ہے بیباقی
اک پچاسا لیکے اونہین دکار / ڈالتی مین مجھی پہ اسکا ہی بار
اور یہان نام کو نہین پیسا / فکر کیجے پچاس کا کیسا
دل نے پھر آپکا دیا شورا / کہ یہہ منسوبہ اونسے ہو پورا

چارا اب کیجے ملال بیجد کا / جلد کچھہ کیجے فکر مقصد کا

اپنے گھر کے مکانکو بیچ کے ہم / اک مہینے مین تمکو دینگے رقم

سنکے بولے وہ اے خدائی خوار / خوب پیچھے لگا لیا آزار

ارے یہہ لوگ کسکے ہوتے ہین / اسپہ کیون لوگ جان کھوتے ہین

انکی مکاریان ہین کار قدیم / حق ہے پھر انّ کیدکنّ عظیم

سنکے یہہ گفتگو بصد اکراہ / گھر کو واپس ہوی بہ نالہ و آہ

غیرت عشق کہا گئی دل کو / یون کیا سہل ایسی مشکل کو

تہا جو اپنا مکان رہنے کا / اوسکو لیکر پچاس مین کیا

لیکے پہر دلربا کے گہر پہ گئے / رہے عشرت کے خوب رنگ نئے

ہر طرح کی غرض دکہا کے دوا / اوسے جو کچھہ تہا وہ بھی چھین لیا

جب یہہ دیکھا کہ کچھہ نہین اب پاس / اور آیندہ بھی رہی نہین آس

تب بناوٹ سے یون بگڑ کے کہا / واہ جی تمکو چاہیے ایسا

دیکھکر تمکو اہل عقل و تمیز / آپ کی تھی نکاح کی تجویز

واقعی یہہ خطا ہماری تھی / غلطی کچھہ نہین تمہاری تھی

بولے وہ کیون تمہین یہ غصا ہے / کچھہ تو کہیے یہہ ماجرا کیا ہے

کہا کہنے کی بات ہو تو کہون / خوب ہی یہہ کہ چپ ہی بیٹھہ رہون

پھر وہ بولے تمہین ہماری قسم / ہون خبردار دل کے راز سے ہم

لب نازک سے جب یہ سنکے کہا — ہم جلیس اک تمہارا آیا تہا

گفتگو دیر تک رہی ہم سے — بات اونہون نے یہ پھر کہی ہمسے

آپ جن سے نکاح کرتی ہین — وضعدار یہ جنکی مرتی ہین

ہمسے کہتے تہے وہ قسم کہاکر — بڑے کو تاک کرینگے گھر لا کر

دو ذرا اسکو گھر مین آلینے — پھر پڑینگے وہ لینے کے دینے

خلگیا آپکا یہی ہے خیال — اس سے درگذرو ہی یہ کار محال

سنکے اس گفتگو کو ہوش اوڑے — تہا مگر دل کو یون لگے کہنے

کون یہ بدنہاد کہتا تہا — نام اوسکا بتائیے تو ذرا

کہا نام اوسکا ہم جو تمکو بتائین — دو شریفونکو بے سبب لڑوائین

خاک کیا کیا نہ کچھہ غرض جہانی — ایک وہ گلبدن نہین مانی

ہوکے مجبور گھر چلے آئے — گیروا سارے کپڑے رنگوائے

شمع رو سے ہوئی جو بیزاری — لو لگائی خدا سے یکباری

لیکے تسبیح اور مصلا بچھا — عمل حب کا شغل ہونے لگا

ہوئی رحمت خدا کی پھر نازل — بنگئے یک بیک ولی کامل

در جفای عشق

عشق ہے اک بلای بے درمان — عشق ہے آدمی کا دشمن جان

اسنے لاکھون کو زہر مار کیا — اچھے اچھونکو اسنے خوار کیا

دوستی اسکی دشمن دل ہے | آشتی اسکی زہر قاتل ہے

پارہ ہائے جگر کہلاتا ہے | ہر نفس خون دل پلاتا ہے

سرفرازونکو سرفگندہ کیا | بادشاہونکو اسنے بندہ کیا

خاک چہنوائی ہے نفیسون سے | تنکے چنوائے ہین نکیسون سے

دربدر کو بکو پہراتا ہے | نظر خلق سے گراتا ہے

باندہتا ہے یہہ نقش بیتابی | پہونکتا ہے فسون بیخوابی

فطرتین اسکی کوئی کیا جانے | کئے لاکہون یگانے بیگانے

جسکے سرپر ہوا اسکا دست کرم | اوسکے سرپر ہین جنونکے قدم

حیرتین ہمیشہ اریان نالے | سب اسیکے ہین دیکہنے والے

لاکہون دہبے ہین اسکے دامن پر | خون ہزارونکے اسکی گردن پر

اس سے خالی نہین ہے دشت جبل | اس ستمگر کا ہر جگہہ ہے عمل

اسنے فرہاد کو کیا ہے ہلاک | سر مجنون پہ اسنے ڈالی خاک

یہہ فرشتونکو سرنگون لٹکائے | اسنے ہاروت کو کنوئی جہکوائے

سرجہکاتا ہے بردبارونکا | خون کرتا ہے گلعذارونکا

عدد سر کوئی سول سیتا ہے | کوئی گہٹ گہٹ کر جان دیتا ہے

کوئی اس غم مین گہر سی بیگہر ہے | کوئی پتہر سے پہوڑتا سر ہے

کوئی گلیون مین غل مچاتا ہے | کوئی صحرا کی خاک اوڑاتا ہے

ہے کوئی مورد جفا و ستم / سر پہ ٹوٹا کسیکے کوہ الم

کوئی تیغ ادا کا گھایل ہے / کوئی تیر نگہ کا بسمل ہے

تپ ہجر سے کوئی جلتا ہے / کف افسوس کوئی ملتا ہے

چاک کرتا ہے کوئی پیراہن / کاٹتا ہے کوئی رگ گردن

ڈوبتا ہے چہ ذقن مین کوئی / پھنس رہا زلف پر شکن مین کوئی

کوئی بیخود ہے کوئی مستانہ / کوئی وحشی ہے کوئی دیوانہ

کوئی گیسو کی مار کھاتا ہے / کوئی ابرو کے صدقے جاتا ہی

کہین یہ تاج بادشاہی ہے / اور کہین کاسہ گدائی ہے

ماہ نو کا ہی نور چھینا ہے / اس سے ٹکڑی کتان کا سینہ ہے

دل بلبل کیا ہے اسنے فگار / قمریونکو لگی ہے چیخ پکار

پھرا اسکی لگی کا سودا رے / پھانکتا ہے چکور انگارے

یہی سرمایہ خرابی ہے / یہی صد برق اضطرابی ہے

ہر زبان پر اسی کا چرچا ہے / سبکے سر مین اسی کا سودا ہے

یہ وہ جن ہے کہ جسکے سر پہ چڑھے / وہ کسیکی سنے نہ اپنی کہے

سایہ ہوتا ہے بد بلا اس کا / مونہہ نہ دکھلائے بس خدا اسکا

ایسے دانا نے جب نصیحت کی / عشق بیجا سے مین نے نفرت کی

ابتدا کا علاج تھا ممکن / انتہا کا علاج ناممکن

مانگی عشق بتان سی استغفار | اب نجات ہینگے ٹہان لی زنہار

متوجہ ہوے خدا کی طرف | جہک گئے شان کبریا کی طرف

یاد عصیان کو کر کے روتے تھے | شرم سے پانی پانی ہوتے تھے

دل سے کہتے تہے ای دل مضطر | کیا کرینگے بتا سر محشر

سر سے پا تک غریق عصیان ہین | ہم اسیر بلاے طوفان ہین

دہی کرم اپنے صدا کر خوف نکر | رکھ نظر اوسکی چشم رحمت پر

کیونکہ وہ ذات ہی رحیم و کریم | ابر باران ہی اوسکا فیض عمیم

ہون اگر اس سی بہی گناہ سوا | لے اوڑسے اوسکی لطف کا جہونکا

وہی آتا ہے دو جہان مین کام | وہی آغاز ہے وہی انجام

ڈال دیتا ہے دلمین وہ نیکی | ورنہ کیا کائنات بندے کی

کو کرے آپ کوئی فعل حسن | وہی ذی الجود ہے وہی ذو المنن

سب ہین جلوہ اوسی کی قدرت کے | سب ہین چہینٹے اوسی کی رحمت کے

کوئی بتخانہ کو گیا سیدھا | کوئی بیت العتیق جا پہونچا

سب کی فطرت مین عشقبازی ہے | یا حقیقی ہے یا مجازی ہے

پر حقیقت کا ہے مجاز آغاز | کہلتے ہین عقدہای راز و نیاز

عشق ثانی کلید باطن ہے | رہ تحقیق کا معاون ہے

ہان یہی ابتدای سبق ہے | اسکی دونون جہان مین بستی ہے

یہی گلزار عیش و عشرت ہے — اور یہی نو بہار جنت ہے

یہہ نہوتا نہ آسمان ہوتے — یہہ نہوتا نہ دو جہان ہوتے

یہی دیتا ہے وصل کی دولت — ہے یہہ اس فعل کا ولی نعمت

اسنے ہی دیکھہ تو زلیخا کو — پہر سے کر دیا جوان نکو

گر نہوتا خدا کو عشق نبی — راز مخفی عیان نہوتی کبھی

بہوے بہٹکو نکو رہ بتاتا ہے — یہی بچہڑے ہوے ملاتا ہے

نام پاک اسکا کیا پیارا ہے — دیدہ مہوشان کا تارا ہے

متفق ہین یہہ تین حرف بہم — اب سناتے ہین انکی خوبی ہم

عین پر منحصر عبادت ہے — شین سے سرخرو شہادت ہے

قاف دو نون کے بعد آیا ہے — قرب یزدان اسی سے پایا ہے

وصف جتنا ہو اسکا زیبا ہے — شامل حال ناشکیبا ہے

جسکو گہر کبریا کا کہتے ہین — حضرت عشق اوسمین رہتے ہین

عشق ہے حسن جلوہ انجام — بس اسی نام پر ہے ختم کلام

مثنوی ہے یہ مختصر لکہی — ورق یادگار پر لکہی

اسکی تاریخ دوستان ہے یہہ — آتش عشق کا دہوان ہے یہہ

بس یہی اسکا ہے صلہ اور داد — کرین راقم کو سب دعا سے یاد

ہوئی یہہ نظم بے بدل آخر — بس ہو الاول ہو الآخر

قصیدہ در توصیف و تعشق رئیس عظیم الشان جلیل القدر رفیع مکان جناب رای بدری پرشاد صاحب وکیل و ممبر کمیٹی
دام اقباله

جہاں میں جب تلک ہو چرخ گردان گردون گرداں ہو
یہ رای بدری پرشاد الٰہی بد شادمان ہو

الٰہی جب تلک پرتو فگن مہر درخشان ہو
ترا لطف انکا حامی ہو معاون ہو نگہبان ہو

بلا شک مجمع اوصاف ذات گرامی ہے
بجا ہے گر کہیں ہم مسر جاہ سلیمان ہو

بلا بخت سکندر شان دارا شوکت خسرو
میسر ہے کسی اس عہد میں اوج نمایان ہو

رہے ہمراہ اتکے اقبال حاضر پاسبانیکو
خوشا قسمت کہ جسکی در پہ پیشانی سا بان ہو

سخاوت کا اگر یہ بحر خوبی جوش کھلاتا ہے
تو ہر مفلس کا پر سیم گہر جیب و داماں ہو

ہر اک بیکس کی مشکل میں اک انکی ہو ہی ہے
اگر ناشاد آئے وہ تو کہیں آتے ہی شادان ہو

شجاعت کمر باندہے تو سب چڑہ آئے شیرونکو
اگر ابرو پہ بل آئے تو قتل بد سگالان ہو

کسی پہ چشم رحمت ہو تو وہ فخر خلائق ہو
گرے نظر و لطف جو انکی وہ رسوا اور پریشان ہو

کوئی اس در کا اوپر آرزو لیکر آگر آئے
تو انکی ذات سے بے شبہ مشکل اوسکی آسان ہو

یہ قطعہ لایق ذات گرامی ہم ستائی ہیں
مکرم ہو معظم ہو و سر تاج سلطان ہو

سخی ہو نیک ہو سجاد ہو عاقل ہو دانا ہو
ذر و ہو گہر ہو لعل ہو یاقوت مرجان ہو

صفا ہو کدورت سے بری ہو کبر و نخوت سے
اگر آئینہ دیکھو یہ صفا ہو دل انکا حیران ہو

سبھی ہر دم سلامی ہو ہمیشہ اس آستانی پر
سدا اس پہ حاضر مجمع امیدواران ہو



دعا ہی فضل احقر کی یہہ ہر لحظہ ہر ساعت
کہ یہہ دولت سرا یارب سدا گلزار رضوان ہو

قطعہ تاریخ وتقریظ از موارد طبع طوطی ہندوستان وستاد زمان سلطان
کشور معانی ہمدان فنون سخندانی رشک انوری خاقانی جناب سید
محمد مرتضیٰ صاحب بیان ویزدانی

افضل سخن حمد خداوند ذوالمنن

چمن مین شجر شجر مین گل ـ گل مین ثمر ثمر مین شکر ـ دہن مین زبان زبان
مین بیان ـ بیان مین حسن حسن مین وا کسنے پیدا کی صنعت کردگار نے
قدرت آفریدگار نے

نظم

ہر آن مین ہر ادا مین تو ہے	ہر تان مین ہر صدا مین تو ہے
ثنا ہو کر پہول ہو کر بلبل	ہر رنگ مین ہر نوا مین تو ہے

انسان ایک ساز ہے ـ اس ساز مین اوسی کارساز کی آواز ہے ـ
صفت نور بصارت وہ مرا پر روشن شعر مری پردہ مین نہان تہا مجہے معلوم نہ تہا
سخن آفرین کی حمد ـ زبان سی زبان آفرین کی ثنا ـ چہ خوش چرا نباشد
مری بساط مین نہین ہے کچہہ الہی کریم شعر کہ شمع نہہ سپہر نثار کرون جان مستعار
اسیطرح نعت چراغ آسمان و زمین رسول رب العلمین ـ مناقب آل اطہار
و اصحاب مخلصین ـ مین بہی سخن کا قافیہ تنگ ہے قلم کی پا ہی چوبین کو عذر لنگ ہے

لیکن وہ ایسی کونسی شے ہے جسنے عجز کے ساتھہ لب زبان کو کامیاب حمد و نعت کیا۔ اجی وہ نعیم الہی ہے جو مبدء فیاض نامتناہی نے محمد فضل خان ہیرہ باز میدان علم۔ نافہ کشاے مشک غزالان رقم۔ رنگ آمیز تصویر سخندانی جواہر ریز کان شیوہ بیانی۔ بلبل خوش الحان چمن تقریر۔ نخل بند گلہاے پیوند گلشن تحریر۔ خضر آب حیات ظلمات مداد۔ اسکندر زنگ زداے آئینہ معانی روشن سواد۔ خان رفیع الشان صاحب دیوان شاہ بیت دیوان سخن فقر ہیچمدان یزدانی و بیان کو عنایت فرمائی ہی۔ وہ کیا ہے۔ فصاحت کلام بلاغت مالاکلام طرز ملیح زبان فصیح۔ نمک ادا شکر صفا حسن مقال سحر حلال۔ افسون گفتار۔ کرشمہ اشعار طبیعت پر سوز وگداز۔ نظم پر ناز و نیاز۔ ارباب مذاق کو ذوق اردوی معلے کا مزا چکھا دیا۔ دلونکے صفحات سے کلفت کا داغ بیکقلم مٹا دیا۔ نظم

دیکھنا کس طنطنے کا ہے سخن — شور ہے دلی سے تا ملک دکن

خامہ پر شور ہے ناقوس سا — لکھنؤ ہلتا ہے نیشاپور سا

چشم وابرو پر قلم کی چال ہے — غلغلہ میرٹھ سے تا بھوپال ہے

ڈنکا ہے دنیا مین اس دیوانکا — گونجتا ہے ملک ہندوستان کا

شہرہ ہے اس رنگ کا ہر شہر مین — بولتا ہی اسکا طوطی دہر مین

ہی فضیلت اسکو فضل خان سے — کیون نہ ہو افضل ہو ہر دیوان سے

ہر ورق ایک موتیون کی کان ہے
مسدس فیاض کی کیا شان ہے

تقریظ ریختہ قلم یاقوت رقم شیرین زبان فصیح البیان جناب
منشی بنارسی داس صاحب ضبط ساکن میرٹھ

دامان نگہ تنگ گل حسن تو بسیار
گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد

آج قلم سحر طراز دست شوق مین رنگ فروز چمن آرای ہے اور پرچہ قرطاس گلکاری مضامین رنگین سے جلوہ پیرای رعنای سخن فہمی کی بو معطر کن دماغ جان ہے اور مذاق لپسند طبیعت کا لطف عشرت آرای روح روان - نہین معلوم کس فتنۂ عالم سے نظر دوچار ہونیکو ہے جو بے اختیار دل منتظر ابھی سے سرگرم تماشا ہے واللہ اعلم کونسا آئینہ روے تجلی آرای درخشانی ہے جو طبیعت مشتاق وفور شوق سے آئینہ نما ہے - اخاہ ! شاعر نازک خیال ناظم شیرین مقال افضل و اکمل جناب محمد افضل خانصاحب افضل کے دیوان کی تقریظ لکھنی ہے جسنے ابھی ابھی دیدہ دل کو محو تماشا بنا رکھا ہے ابھی جھلک کا انوکھا جلوہ دکھایا ہے - اللہ اللہ کیا دیوان ہے فصاحت کی جان بلاغت کی کان ہے - بارک اللہ کیا زبان طلاقت لسان معجز بیان ہے کتنا بانکا کلام ہے کہ ایک ایک شعر پڑھنے والوں کو دو نہیں نشتر کا کام کرتا ہے

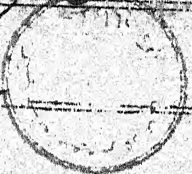
کیا اعجاز بیانی ہو کہ مصرع مصرع مردہ دلان محبت کے لئے قُم باذنی کا دم بھرتا ہے معنی کی نوک کی [illegible]
کھینچی ہو کہ مانی کی عقل دنگ ہے۔ دیوان کیا ہے نگار خانۂ ارژنگ ہے۔ الفاظ کی چستی محاورات
کی درستی لائق دید ہے اور زبان کی شستگی ترکیب کی طرفگی قابل صد [illegible] مضامین کی [illegible] صنائع کی
خوبی بدائع کی اسلوبی۔ ردیف کی کھپت قوافی کی نشست مثال ہے خیالات کی نزاکت الفاظ کے
نکھار مضامین کا قفل و ربط معاملہ کی نوک جھونک روزمرہ کا چلبلا پن [illegible]
کمال ہوا ہے [illegible] از فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ہر کرشمہ [illegible]
[illegible] وہ آب و تاب پائی ہے کہ آفتاب خجل کہ [illegible]
[illegible] رکتا ہے۔ نام خدا چمن آرائی طبیعت نے گلہای مضامین کے وہ پھول [illegible]
ہیں کہ گلزار شرماتا ہے بلکہ عرق انفعال میں ڈوبا جاتا ہے۔ ہاں بقول نسیم

داغوں پہ دیے ہیں داغ کیسے — دکھلائے ہیں سبز باغ کیسے

میں کون اور میری لیاقت کیا جو ان اوصاف کے رمز کو [illegible]
زواہر مضامین کو سلک بیان میں لا سکے۔ مگر خیر الامر فوق الادب سمجھ کر طب[illegible]
بس جو کچھ خیال میں آیا حیطہ تحریر میں لایا

قطعہ تاریخ

ہے دیوان افضل بہر رنگ افضل — ہیں الفاظ نادر انوکھے مضامین
نہ کس طرح بلبل طبع قربان — کہ شعر سخن کے کھلے ہیں ریاحین
رہے یہ چمن تا ابد تازہ و تر — نہ جیسے کبھی پامال تا کہ مست گلچین
ہر ایک مطلع ہے مطلع مہر معنی — ہر ایک شعر ہے پر صفا نور آگین



کہا ضبط آذر نے یہ سر اٹھا کر
ہے دیوان افضل صنمخانۂ چین
۱۲۸۱